من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت له الجنة
الحمد لله که این رساله نفیس بعبارت سلیس بالفاظ مانوس و کلمات سلیس موسوم
سیف حسینی
فضلای کرام المعی لوذعی عالم نحریر فاضل عدیم النظیر
به تصحیح موفور سلاله خاندان مصطفوی مولوی سید مهدی علی ابن سید عمر دراز علی مرحوم
در مطبع اسکندری باهتمام تراب علی زیور طبع پوشید

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده علی ما حللنا افاضة الدموع علی مصاب الحسین و اصحابه المذبوحین بانفاسهم الزاکیة و عدنا باستضحاک جفوننا بالاستعبار علی احوالهم فی یوم کانت لکل عین فیه باکیة و حرم الجنة علی مانعی البکاء و النیاحة علی شهداء الکربلاء صواحب المصیبة الذین هم فی عیشة راضیة و اعد لعدوانهم البغات عذاباً و نکالاً فی الاخرة و سید خلهم فی الهاویة و نشکره علی ما وفقنا لعزاء الحسین ابن خیر البریة و جعلنا من الطالبین بثاره مع ولیه الامام ثانی عشر علیه التحیة و جعل شهادة الحسین لتفضی المومنین من العذاب الالیم و سیلة قویة و المستوقد لمبغضیه فی یوم القیمة نارا حامیة و الصلوٰة و السلام علی رسوله الذی بکی فی قرة عینه و فواد قلبه الحسین و امرنا ایضاً للبکاء علیه و قال من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت له الجنة و علی اله و اولاده الذین هم ائمة الانس و الجنة اما بعد فیقول العبد الغریق فی بحر العصیان الخائض فی لجة الطغیان الراجی الی رحمة ربه الحنان و المنان

۲

اما بعد

المتمسک باذیال اہلبیت بنی الانس والجان باقر علی ابن آغا علی ابن آغا عوض علی
غفر اللہ لہ ولہما بالفضلہ والامتنان کمترین متلمذان جناب قدسی اساس معلی القاب عالم
المعی فاضل لوذعی سلالۃ الاطیاب الامجاد سمّی السادس من حجج اللہ علی العباد مرشد
المومنین والسادات صاحب احسن العادات قدوہ ارباب صدق ویقین قبلہ محبین آل
طہ ویٰسین زبدہ اہل تحقیق وتدقیق سر آمد کملاء فن تجوید سر دفتر حفاظ و قراء قدیم
وجدید گل گلشن محمدی گلبن ریاض جعفری مولوی حافظ جعفر علی لا زالت شموس افاداتہ
طالعۃ واقمار افاضاتہ لامعۃ کہ ان ایام ضلالت وگمراہی تو امان مین قارع صماخ اشتیاق آب
اقدام مومنین کی ہوا کہ ایک رسالہ درباب ممانعت تعزیہ داری سبط رسول جگر
گوشہ علی وبتول کی اور گریہ وبکا اوس شہید گلگون قبا پر کسی شخص نے فرقہ یزیدیہ سے
بطور سوال وجواب لکہکر اور مواہیر یازدگانہ نظرا و قتلہ شہداء کربلا سے مزین کر کے
چہپوایا ہی سبجرد سنّے اس خبر وحشت اثر کی قوت شائقہ اوسکی دیکہنے کی بہ نظر قدح
وجرح مشتاق ہوئی چونکہ یہ دار ومیرٹہ تہا لہذا بیچ خدمت مکرمی معظمی سلالہ دودمان
مصطفوی نقاوہ خاندان مرتضوی صاحب ذہن نقادہ ذی قریحہ وقادہ ناظم باکمال ناثر
عدیم المثال حسن خلق حسن میر احمد حسن صاحب دام مجدہ خلف الرشید جناب مربی الفضلاء عین
العلما باعث ترویج دین مبین خیر البشر دُر دریای جود وسخا بحر مواج دہش وعطا مورد
مراحم لم یزلی منشی میر کفایت علی صاحب دام اقبالہ کی دہلی مین لکہا کہ بنظر الی الغوا
رسالہ مسطورہ کو تلاش کر کے میری پاس بہیجدین چونکہ رسالہ مذکورہ کو مصنف
صاحب نے بخوف اسیاف اقلام حیدریان کا تلم تکین شتاباً سے ایک رسالہ
پیدا کر کر اس ہیچ میرز کی پاس بہیجا جب اس خاکسار کی نظر سے گذرا تو معلوم ہوا

که مصنف اوس رساله کا شیخ نذیر حسین تبع تابعین شیخ نجدی که در حقیقت عدو حسین
علیه السلام هی که جسکی نام کی ترکیب اضافیسی عند ماهرین علوم ادبیه دشمنی با امام حسین
ظاهر و باهر پس اگرچه رساله مذکوره بسبب متضمن هونی مضامین مزخرفه واهیه کی قابل
جواب نه تها مگر بخیال اسکی که عوام کالانعام اسکو دیکهه کر ضلالت و گمراهی مین نه پڑین
لکهنا جواب کا ضرور هوا امید ناظرین با تمیز سے یهه هی که چونکه انسان مساوق هے
سهو و نسیان کا اگر کسی جگهه خلل و زلل دیکهین تو حتی الوسع اوسکی اصلاح مین کوشش
فرمائین اور زبان طعن و تشنیع کو نه کهولین والله معناد للمنافقین عذاب الیم اور نام
اس رساله کا سیف حسینی رکها والله یحب الصادقین و یبغض الکاذبین

نقل

سوال مستفتی چه می فرمایند علماء دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئله که بیان
محرم الحرام شهادت حسنین علیهما السلام حسب روایات کتاب سر الشهادتین روز عاشورا
یا غیر آن جائز است یا نه شنیده میشود که علماء اعلام از دهلی تا لکهنو در عشره محرم بیان
شهادت امامین همامین را معمول خود میدارند و مولانا مرزا حسن علی صاحب
محدث علیه الرحمة که از اجل تلامذه جناب مولانا شاه عبد العزیز صاحب بودند در عشره
محرم شهادت حسنین علیهما السلام را هم بیان میفرمودند و بعضی از اهل علم بیان
شهادت را حرام میدانند و بقول ابن حجر مکی که در صواعق محرقه مرقوم است
تمسک می نمایند عبارته هکذا قال الغزالی یحرم علی الواعظ وغیره روایة قتل الحسن والحسین وما جری
بین الصحابة من التشاجر والتخاصم فانه یهیج الی بغض الصحابة والطعن فیهم و قول
مولوی محمد اسمعیل شهید مرحوم که در صراط مستقیم افاده فرموده اند هم مستند آنها
خلاصه اینست که چون حسنین علیهما السلام بمرتبه شهادت فائز شدند داخل جنت گشتند

وارد ہوئی ہیں جیسی کہ صحیح بخاری ب
پیدا ہوا بقول ان لوگوں کی اس زنا سے پیدا ہوا
ہوا الفراد بضعت منی فمن اغضبہا اغضبنی
زینب و فاطمہ اسما اور رشتہ داران
ہمشیرہ یا بہن ہمیشہ یا مہاجرین و انصار کے
رضی اللہ عنہم اور حضرت ابو بکر
اور بابا ابو سفیان اور ان کے بیٹی
اور جناب علی ابن ابی طالب اور
اور بعض النصار
ہی محمی بابا اور از انکار کے
سبب سے انا اور
ہی سببہ ہی سبب سے الرابعین
بیت بہی حضرت ابن ابی الحدید

۵

اسی طرح پر اس قصہ کو کتاب سقیفہ
احمد بن عبد العزیز اور جوہری نے
لکہا ہی خلاصہ وسکا یہی ہی کہ جب
حضرت ابو بکر سی لوگوں نے بیعت کر
لو زبیر اور یا صحابہ محمد اسوقت کہ
وہ حضرت فاطمہ کے گھر میں چلے
اصحی

بس محل سرور است نہ محل غم و اگر اقربای شما ور چنین مصائب مبتلا شدہ باشند و کسی
آن مصائب را پیش شما بیان کند ہرگز شنیدن آن مصائب را جایز نمی دارید و بمین
اثر از دایرہ محبت خارج میشمارید پس چیزیکہ در حق اقربای خود جایز نمی دارید در حق
امام چگونہ تجویز می کنید انتہی مضمونہ ملخصاً و نیز می گویند کہ کتاب سر الشہادتین از شاہ
عبد العزیز صاحب نسبت کدامی شیعہ تصنیف کردہ بنام شاہ صاحب مشہور ساختہ جواب
ہر سوال مفصلاً و مشروحاً ارشاد شود بینوا توجروا ترجمہ سوال مذکور کہ مصنف
رسالہ مسطور کی شاگرد نے لکہا ہی بلفظہ نقل کیا گیا - کیا فرماتی ہیں عالم دین کے
اور مفتی شرع متین کی بیچ اس مسئلہ کی کہ بیچ مہینہ محرم کی شہادت حسنین کی موافق
روایتوں کتاب سر الشہادتین کی عاشورا کی دن یا سواء اسکی بیان کرنا جایز ہے
یا نہیں اور سنا گیا ہی کہ عالم مشہور دہلی سی لکہنو تک بیچ عشرہ محرم کی بیان شہادت
امامین ہمامین کا معمول اپنا رکہتی ہیں اور جناب مولانا مرزا حسن علی صاحب
محدث کہ بڑی شاگرد دینی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی تہی وہ بہی بیچ عشرہ
محرم کی شہادت حسنین کی کا بیان فرماتی تہی اور بعضی صاحب علم کی بیان شہادت
کو حرام جانتی ہیں اور قول ابن حجر مکی کا کہ بیچ صواعق محرقہ کی لکہا ہی متمسک
پکڑتی ہیں عبارت اوسکی اسطرح ہی عن الغزالی وغیرہ یحرم علی الواعظ وغیرہ
روایۃ قتل الحسن و الحسین وما جری بین الصحابۃ من التشاجر والتخاصم فانہ یہیج
الی بغض الصحابۃ والطعن فیہم یعنی روایت ہی امام غزالی وغیرہ سی کہ حرام ہی
واعظ وغیرہ پر روایت قتل حسن حسین کی اور جو ہوا ہی درمیان صحابہ کی جہگڑے یعنی
اور قصوں سی لیکن تحقیق وہ برانگیختہ کرتا ہی طرف بغض صحابہ اور طعن کرنے کی

انکار جمع ہوئی تہی اور اس امر میں
انکی جانی لگی ہیں ہم روز بہ لوگ
ابو بکر سی بیعت کرنا چاہتی ہیں
اس امر کی مشورہ کی تہی کہ جمع ہوئے
جناب فاطمہ دختر جناب رسول خدا نے
اصحاب کی پاس خانہ ہی

سلیمان بن صرد خزاعی کا حال کہ جسکو صحابہ رسول خدا اور مقتدا اور پیشوا فرقہ
اہل تسنن کا جانا ہی اسطرح لکہا ہی کہ یہہ شخص ماتم داری سید ابرار مین عمدہ شریک
مختار تہا اور یافعی مرات الجنان کی وقایع سال تین سو باون ہجری مین حال شہنشاہ
زمان معز الدولہ کا کہ شیعان خاص اہلبیت سی تہا حیز تحریر مین لایا ہی کہ شاہ مذکور
نی اس ہی سال مین اپنی رعایا و ممالک محروسہ کو خصوص اہل بغداد کو حکم دیا کہ سب
لوگ عزاداری امام حسین کی کرین بلکہ ہر سال اس امر کو اپنی اوپر لازم و واجب
گردانین چنانچہ ہر کہ و مہ ادنی و اعلی نی بنا بر تعمیل حکم اور امتثال امر کی اپنی گہر و نمین
مجالس منعقد کین اور بروز عاشور فرمان قضا جریان شاہ مذکور کا اہل بغداد پر
یون نافذ ہوا کہ تا وقت شام سب دوکانین شہر کی بند رہین اور کوئی شخص کوئی
چیز خصوص قسم طعام سی نہ بیچنی پاوی اور عورات روافض مو پریشان سر و پا برہنہ
سینہ کوبان نوحہ و ماتم کنان گہرونسی باہر نکلین کہ تاریخ ہجدہم ذی الحجہ کو خوشی عید
غدیر کی کی اور نوبت و نقارے بجوائی اور جشن شاہانہ کیا پہر وقایع سال تین سو
پچپن مین لکہا ہی کہ اس سال رافضیون نی ماتم داری امام شہید کربلا کی بعادت
معمولی کی مولف کہتا ہی کہ یہہ غم و سرور ان لوگا بہ متابعت روایت ائمہ ہدی اور
ثواب رسول خدا کی ہی جیسا کہ منقول ہی کہ دوست ہمارا وہ ہی کہ جو ہماری
ایام مصیبت اور غم مین غمگین اور ملول ہو اور ایام خوشی مین خوش اور مسرور ہو
اور امام شافعی نی بہی اس مصیبت مین چند مرثیہ تصنیف کئی اور اصحاب امام ابو
حنیفہ اور اصحاب شافعی نی بہی مرثیہ کہی اور خواجہ ابو المنصور پیشوا فرقہ اہل
تسنن ہر سال اصفہان مین تعزیہ امام غریب مظلوم دشت بلا کا بنایا کرتا تہا اور

اور خواجہ علی غزنوی بہی مابین بغداد کی کہ جسکا نام مدینۃ الاسلام اور دار الخلافہ خلفائی بنی
عباس تہا ایام مین بہی تعزیہ داری امام مظلوم کی ہر سال کیا کرتا تہا اور تعزیہ خواتی عزاخانہ مین رکہتا
اور ہمیشہ مجلسین کیا کرتا تہا اور موضع سب وشتم دشمنان اہلبیت تہا ایکدن کسی شخص نی اوس سے
پوچہا کہ تو معاویہ کی حقمین کیا کہتا ہی اوسنی سنکر اہل مجلس کیطرف خطاب کیا اور باواز بلند کہا
کہ ای مسلمانون یہہ شخص مجہسی پوچہتا ہی کہ تو معاویہ کی حقمین کیا کہتا ہی واقعی کیا خوب لطیفہ کہا
اس شخص نی اور مجہے یاد ہی کہ علامہ زمان اور شعر وسخن مین فتنہ دوران تہا کسی شخص نی بعض بادشاہ
عباسی سی پوچہا کہ کل روز عاشورا کا ہی تو حق مین معاویہ کی کیا کہتا ہی اوسنی کچہہ جواب ندیا پہر سائل
پوچہا پہر اوسنی کچہہ جواب ندیا جب تیسری دفعہ اوسنی پہر پوچہا تو اوسنی کہا کہ ای شخص کیا تو حال
معاویہ کا نہین جانتا جو مجہسی پوچہتا ہی ایا تو حال اوسی معاویہ کا پوچہتا ہی کہ جسکی باپ نی دندان
مبارک جناب رسول مقبول شہید کئی اور جسکی مان نی جگر امیر حمزہ عم رسول کا کہایا اور جسنی
خود امام حسن کو زہر دلوا کر شہید کرایا اور جسکی بیٹی نی سر سبط رسول کا تیغ ظلم سی جدا کیا
ای مسلمانون تم ایسی معاویہ کو کیا کہتی ہو یہہ سنکر حضار مجلس نے کہ حنفی اور شافعی اور حنبلی
اور مالکی تہی بیساختہ زبان لوم وملامت مین معاویہ اور یزید اور اوسکی احزاب اور اتباع
دراز کی اور جناب امام حسین پر نوحہ اور ماتم اور فریاد وزاری کرنی لگی اور صاحب
روضۃ الشہدا نی لکہا ہی کہ روایت مین وارد ہی کہ جب مہینہ محرم کا آئی تو چاہیی کہ
محبان اہلبیت مصیبت شہدا کو تازہ کرین اور تعزیہ داری اولاد رسالت پناہ مین مشغول
رہین اور آتش حسرت سی دلونکو بریان اور جگر کو سوزان کیا کرین ~~ زانرو
این ماتم جان گسل ٭ روان گردد از دیدہ ہا خون دل ٭ اور اخبار مقتل شہدا کو
کہ کتابون مین مسطور ہی تکرار اور آب دیدہ سی غبار ملال کو صفحہ سینہ سی زدودہ کرین

انتہی پس اس سی ثابت ہوا کہ ذکر حال جناب امام حسین علیہ السلام ہمیشہ سی معمول اکثر اہل اسلام کا
رہا ہی اور یہہ امر ثواب عظیم کا باعث ہی خصوص عشرہ محرم الحرام مین کہ یہہ دن وہ دن ہین
کہ جنکی بزرگی خداوند ذو الجلال نی قرآن مین فرمائی ہی چنانچہ فرماتا ہی والفجر ولیال عشر
یعنی قسم ہی فجر کی اور دس راتونکی پس مراد لیال عشر سی دس راتین ماہ محرم کی ہین اور
مفسرون نی بہی لکہا ہی کہ خدای تعالی نی فرمایا ہی کہ قسم کہاتا ہون مین دس رات کی کہ
آدمی تمام سالکو انتظار مین دس راتکی بسر کرتی ہین اور ہکار بار کو اونکی آنی پر موقوف
رکہتی ہین اور ابتدا اونکی شب اول سی ہی اور انتہا اونکی شب دہم یہ ہی اور حدیث مین
وارد ہی کہ کوئی دن اندنونکی برابر مرتبہ مین نہین ہی کہ عمل صالح ان دنونمین بہتر اور افضل
اور دنونسی ہوتی ہین کیونکہ یہہ ایام کربت اور غربت شہدا کی ہین اور ثواب بی حساب
عیوض اوس صبر و رنج کی کہ جو راہ خدا مین اوٹہایا ہی ان دس راتونمین اونکی روحون پر
نازل ہوتا ہی انتہی اور شاہ عبد العزیز دہلوی نی بہی اس آیۃ کی تفسیر مین السیا ہی کچہہ لکہا ہی
اب ہم کہتی ہین کہ بس اس مین شک نہین کہ ذکر احوال اخیار و نیکوکار جملہ اعمال صالحہ سی ہی چنانچہ
حدیث مین وارد ہی کہ تنزل الرحمۃ عند ذکر الاخیار یعنی نازل ہوتی ہی رحمت وقت ذکر
کرنی احوال نیک بختون کی اور ایسی ہی اونکی حالات کو سنکر رونا اور گریہ و بکا کرنا بموجب حدیث
نبوی فی البکاء اثر الرحمۃ اثر رحمت خداوند عالم ہی پس ایام محرم مین ذکر کرنا حال شہادت
حسنین اور اہلبیت حسین کا اور اونکی مصائب پر کہ جو معاویہ غاویہ اور یزید پلید اور اونکی مقتدا
اور توابعین جفا آئین کی ہاتہونسی گذری کہ اجتک کسی فرد بشر پر نہین گذری اور آئندہ
کو بہی نہین گذرین گی رونا اور رولانا اور نوحہ اور شیون کرنا بہ نسبت اور دنونکی زیادہ
فضیلت رکہتا ہی علاوہ برین کہ خدای تعالی یہی فرماتا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث یعنی

نعمت پروردگار اپنی کہا پس ذکر گریہ اسمین شک نہین کہ ذکر مصیبت جناب امام حسینؑ ایک نعمت
عظمی اور آلاء کبری ہی سو اسطی کہ اس ذکر پر آدمی کو رونا آتا ہی اور رونی پر بموجب حدیث
نبوی ہی من بکی علی الحسین اوراَبکی اوتباکی وجبت لہ الجنۃ کی بہشت واجب ہوتا ہی پس اس سی
زیادہ اور کیا نعمت ہوگی کہ جس پر بہشت واجب ہوتا ہی دیکہو نصر اللہ خان نی دہ مخزین
لکہا ہی کہ رونا اور غمگین ہونا اوپر شہادت اہلبیت کی موجب ثواب اور ترقی درجات کا
اور باعث کفارہ سیئات کا ہی اور علامت رحمت اور دلیل شفقت کی ہی اور صحاح احادیث سی
ثابت ہی کہ مسلمان کی گناہ بسبب اندوہ اور غم کی کہ جو اوسکو لاحق ہوتا ہی بخشی جاتی ہین
پس غم اہلبیت کا سبب غفولنی زیادہ تر وسیلہ واسطی کفارہ سیئات اور حصول ثواب ونجات
کی ہی پس ثابت ہوا کہ ذکر مصائب امام حسینؑ مستحب ہی اور مقدمہ مستحب کا ہی مستحب ہوتا ہی
دلیل اس ذکر کی مقدمہ ہونی پر واسطی گریہ مستحب کی یہہ ہی کہ یہہ وہ مصیبت ہی کہ جو شخص اسکو
بدل سنیگا تو بلا شک اوسکو اندوہ و غم عارض ہوگا اور گریہ و بکا طاری بلکہ ہم کہتی ہین کہ
یہہ ذکر خود بہی فی نفسہ مستحب ہی جیسا کہ نصر اللہ خان مذکور حنفی المذہب نی اپنی دہ مخزن
مین لکہا ہی کہ ذکر حال آل عبا اور اولاد مصطفی افضل عبادت اور موجب سعادت ہی کہ امین
فرمان حضرت باری کا ہی کہ خدای تعالی قرآنمین فرماتا ہی کہ اما بنعمۃ ربک فحدث نعمت کا ذکر
کرنا اور اوسکی خوبی کا بیان کرنا ہی اور وجود جناب مصطفی اور ظہور اولاد سید ابرار
رحمت شامل اور نعمت کامل ہی پس اس نعمت عظمی اور عطیہ کبری کی مناقب اور فضائل
کا ذکر کرنا گویا شکر بجالانا ہی اور دوسری یہہ کہ سنان بزرگونکی اخبار کا اور دریافت کرنا
ان حضرتونکی آثار کا تاثیر عظیم رکہتا ہی ہیچ زائل کرتی زنگ عصیان کی آئینہ دل و جان سی
اور ہیچ حاصل کرتی نور ایمانکی اور روشنی نفوسکی اور مقربان درگاہ ذی الجلال کے

او جیسا بیان ہوئی محمد بن جریر طبری
سی کہ شعبی سی جو ہین اہل تسنن سی
روایت کیا ہی اور طبری کہانی
وارد ہی وہ کہتا ہی کہ آنحضرت
ثانی عمر ابن الخطاب اسید بنا
حضیر اور اسلم وغیرہ ایک جماعت
صحابہ کو اپنی ہمراہ لیکر جناب
علی کی اور دروازی پر آیا اور
بلند آواز سی کہا کہ ای علی
لصید اوم بلند کہا کہ ای علی کہ
باہر نکلو اور ابو بکر کی بیعت کرو
قالا انسکی گہر کو مع تمہاری جلا دونگا
اور ابن خزانہ نی نسیان

عمر بن زید بن اسلم سی روایت
کی ہی وہ کہتا ہی کہ جب اون
لوگون نی یہہ کہا کہ جو لوگ
او نہا کر دو از بیم جناب فاطمہ
لائی تہی در حالیکہ ادہر
او رس وقت علی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین اور ایک جماعت
صحابہ کی موجود تہی اور بیعت
کرنی سی حضرت ابو بکر کی
انکار کرتی تہی تب حضرت عمر نی
فاطمہ سی کہا کہ جو لوگ
گہر مین ہو اونکو باہر نکال دو

عبادت اور زہد اور ریاضت اور استقامت اور ہمت اور صبر اور شکر کا معلوم کرنا موجب توفیق
و ہدایت اور سبب رغبت اور ہمت کا ہوتا ہی انتہی اقول فی الواقع جبکہ حال جناب امام حسین
سنا جاتا ہی یا دیکہا جاتا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ اوس جناب کا کسقدر زہد اور عبادت
اور صبر اور شکر اور ہمت ہتی کہ زیر خنجر ہی باوجود بہوک اور پیاس کی یاد خدا رہی
اور تیر و شمشیر و سنان میں تسلیم و رضا اور اسقدر شکر تہا کہ جب کوئی زخم بدن پر
لگتا تہا تو شکر کرتی تہی اور صبر و ہمت یہ حال تہا کہ چہہ مہینہ تک کا بچہ اپنا راہ خدا میں
دیدیا اور جوان فرزند ہمشکل نبی کو اوسی راہ میں خدا کیا اور استقلال اور استقامت
اور ثبات قدم ایسا تہا کہ راہ خدا میں قدم آگی بڑہا کر پہر پیچہی کو نہ ہٹایا پس جو شخص کہ یہہ اوصاف
اوس جناب کی دیکہی یا سنی گا تو لاریب و بلا شک رغبت اوسکی ان امورات کیطرف
مبذول ہوگی پس جس غم میں کمال تاثیر ہی اور کیونکر تاثیر نہو کہ یہہ اوس شخص کا غم ہی کہ جس
پر کوئی رونی والا باقی نہ تہا چنانچہ جناب امام حسین خود فرماتی ہین کہ انا قتیل العبرة
ما ذکرت عند مومن الابکی واغتم قلبہ بمصابی یعنی مین کشتہ گریہ و زاری ہوں نہ لیا جائیگا
نام میرا آگی کسی مومن کی مگر یہہ کہ بی اختیار وہ رونی لگی اور مغموم ہو میری مصیبت
پر واقعی ایسی ہی مصیبت اوس جناب کی ہی کہ پتہر جسکو سنکر پانی ہو جائی مگر یہہ مالغین
پتہر سی بہی سخت تر ہین کہ بسبب قساوت قلبی کی انکا دل نہین پگلتا الحاصل جبکہ خود امام مظلوم
یہہ فرمائین تو پہر ذکر اس مصیبت کا کیونکر جایز نہو چنانچہ روایات صحیحہ سی ثابت ہی کہ جب
جناب زکریا نام پنجتن کا لیتی تہی تو چار نام کی لینی سی ایک فرحت اور سرور اونکو حاصل ہوتا تہا
اور کمال خوش ہوتی تہی اور جب نام نامی ابا عبد اللہ الحسین کا زبان حق ترجمان پر لاتی تہی
تو نہایت حزن و ملال طاری ہوتا تہا اور بی ساختہ اونکی آنکہوں سی آنسو نکل آتی تہی جب

١٢

اوس جناب نی متعجب ہوکر باعث اس امر کا خداوند جلیل سی پوچہا تو خداوند عالم نی سارا
قصہ کربلا کا اونسی ارشاد فرمایا وہ جناب سنکر بہت روئی اور یزید پر لعنت کی پس ان روایتو
سی ہمارا وہ مطلب کی جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ یہہ وہ غم ہی کہ اسکو جو سنی تو وہ رونی لگی
ثابت ہوا اور بہی سیر کبیر مین امام رضا بخاری سنی کا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ ای عزیز
خاک کربلا کی وہ خاک ہی کہ حسین تخم شہادت کا بویا ہی پس جو کوئی کہ مصیبت پر امام حسین کے
اشک خونی چشمہای حق مین اندوہ آگین سی جاری کریگا بہشت عنبر سرشت اوسکی واسطی
ضرور ہوگا محبان اہلبیت کو چاہئی کہ جب محرم کا چاند دیکہین تو مصیبت کو اوس امام کی تازہ
کرین اور دس دن تک مصائب اوس جناب کی سنکر گریہ و بکا مین مصروف رہین اور تعزیت
اولاد حضرت رسالت پناہ کے برپا کہین اور ہر سال اس امر کو اپنی اوپر لازم اور واجب گنین
اور ملا حسین کاشفی نی روضۃ الشہدا مین یہہ حال بعینہ رضا بخاری مذکور کا لکہا ہی اور سیر کبیر مین
امام زاہد کا حال اسیطرح پر لکہا ہی کہ محرم مین بعد عاشورا امام مظلوم کی عزاداری کرتا تہا
اور اوروں کو بہی رغبت دلاتا تہا اور سبب سی ثواب اوسکا بیان کرتا تہا اور خوشخبری دخول
بہشت اور دخول جنت کی سناتا تہا اور شیخ عبد الحق دہلوی نی اخبار الاخیار مین لکہا ہی
کہ فاضل شیخ احمد تیسیانی خاندان نبوت سی نہایت دوستی رکہتا تہا اور اپنی پیر کی وضع و
طریق پر بارہ دن تک محرم مین اور بارہ دن تک ربیع الاولین کپڑی نئی سفید دہوئی نہ پہنتا تہا
اور خاک پر سوتا اور تعظیم سادات پر حکیہ کشی کرنا معمول اپنا سمجہتا تہا اور جناب رسول خدا
اور اہلبیت کی نام پر کہانا کہلاتا تہا اور کوئی نعلین شریف کی اپنی سر پر رکہکر سادات کی گہر
پہنچاتا تہا اور اونکو اور بیتیونکو اور فقیرونکو بلاتا تہا اور حال امام حسین کا اسطرح بیان کرتا
اور ایسا روتا کہ گویا واقعہ کربلا اوسکی سامنی ہوا ہی اور جب عورتونکی نعلین بعینہ کی

۱۳

آواز سنتا تہا تو آپ بہی آنکہونسی خون برسانا تہا اور یہی کتاب جواہر العقدین کی قسم ثانی ذکر
چہاردہم مین لکہا ہی کہ ابن جوزی کی بیٹی نی نقل کی ہی کہ ایکبار ابن الہبادیہ مشاعر کربلا پر
وارد ہوا قبر جناب امام حسین دیکہکر اور مصیبت اوس جناب کی خیال کر کر بہت رویا اور فی البدیہ
چند شعر اوس جناب کی مرثیہ مین کہی اور اون شعرون مین اپنی شریک نہ ہونیکا افسوس کیا
اتفاقاً اوسی حالمین سو گیا جناب رسالتمآب کو خواب مین دیکہا کہ حضرت فرماتی ہین کہ ای شخص
شاد و خوش ہو کہ خداوند عالم نی عوض اس مرثیہ کی تیری نام کو اون لوگونکی زمرہ مین داخل کیا
کہ جو کربلا مین امام حسین کی ساتہہ شہید ہوئی ہین اور وہ شعر یہہ ہین ؎ احسین المبعوث
جدک بالہدی ✤ مما یکون الحق عنہ لسائل ✤ یعنی ای حسین آپکی نانا واسطی ہدایت اون
لوگونکی کہ خدای تعالی بروز قیامت اونسی سوال کریگا مبعوث ہوئی لو کنت شاہد الکربلا
لبذلت فی ✤ تنفیس کربک جہد بذل الباذل ✤ یعنی اگر مین بہی کربلا مین بروز معرکہ آپکی ساتہہ
ہوتا تو بلا شبہ اپنی جان آپ پر تصدق کرتا اور اشرار فجار کو بسعی بازو دفع کرتا و سقیت
حد السیف من اعدائکم ✤ عللاً و حد السمہری الذابل ✤ اور پہنچاتا مین اب دم شمشیر اعدا تمہاری
سی پیاسکو اور آب سنان نیزہ دامن دراز اونکی سی لاکننی اخرت عنک لشقوتی ✤ فبکائی
بین الغری و بابل ✤ لیکن مین اپنی بدبختی سی محروم پیچھی رہا جسمین بس رونا میرا درمیان نجف
اشرف اور بابل کی ہی یعنی حسرتہ النصر من اعدائکم ✤ فاقل من حزن و دمع سائل ✤ یعنی
ای حسین آپ قصور میرا معاف فرمائین کہ مین آپ کی یاری و مدد سی محروم رہا بس بہت کم ہی
حزن اور رونا میرا پس ان روایات سی کہ فضلائی معتمدین فرقہ اہل تسنن نی ذکر کیے ہین تو ثابت
اس ذکر کا مستحق ہونا اور علی ہذا اسنا بر فرقہ محقہ اثناعشریہ کی بہی ثواب اس ذکر کا اتفاقی ہی
کہ ائمہ ہدی سی ثواب مین اس ذکر کی احادیث اس کثرت سی مذکور ہین کہ جو حد و احصا سے باہر ہین

اسکتین باز الجملہ جناب امام ہمام محمد باقر سی منقول ہی کہ ایما مؤمن ذرفت عیناہ علی مصاب جدی الحسین
حتی تسیل علی خدہ بوأہ اللہ فی الجنۃ غرفا یسکنہا احقابا یعنی جو مومن مصیبت سید الشہدا پر
چشم پر آب ہوا اور ایک قطرہ بہی روان ہو رخسارون پر اوسکی ثواب اوسکا یہہ ہی کہ خدا تعالی
اوسی بہشت میں جگہہ دیگا کہ وہ اوسمین ہمیشہ رہیگا اور یہی حدیث مین وارد ہی کہ جب جناب رسولخدا نے
سیدۃ النسا فخر مریم و آسیا بہترین زنان عالم فاطمہ زہرا علیہا التحیۃ والثنا کو شہادت امام حسین کی
خبر دی اور اوس معصومہ نی پوچہا کہ یہہ حادثہ کس زمانہ مین ہوگا تو حضرت نی فرمایا کہ یہہ اوس
زمانہ مین ہوگا کہ جب ہم اہلبیت مین سی کوئی نہوگا پس یہہ سنکر وہ معصومہ بہت روئین اور پوچہا
کہ جب ہم سی کوئی نہوگا تو پہر میری حسین پر کون روئیگا اور کون تعزیہ داری اسکی کریگا
حضرت نی فرمایا کہ خدای تعالی میری امت مین ایک قوم کو پیدا کریگا کہ مرد اونکی روئینگے
میری اہلبیت کی مردونپر اور عورتین اونکی روئینگی میری اہلبیت کی عورتونپر اور ہر سال
سامان عزا تیری حسین کا تازہ کرتی رہیگی ایک قوم بعد دوسری قوم کی دوستون تیریسی
پس قیامت مین مین اونکی مردونکی شفاعت کرونگا اور تو اونکی عورتونکی شفاعت کرنا اور
ای نور دیدہ قیامت کی دن سبکی آنکہین خوف خدا سی روتی ہونگی مگر آنکہہ اوس شخص کی کہ جو رویا
ہوگا مصیبت پہ میری حسین کی پس وہ آنکہہ اوس روز ہنستی ہوگی اور خوشخبری دیجائیگی
ساتہہ نعمات جنت کی اور یہی اوپر طریقہ اہلبیت کی مروی ہی کہ ایک شخص نی جناب امام زین العابدین
کو اپنی فرزند کی شادی مین شریک ہونی کی تکلیف دی اپنی فرمایا کہ بعد معرکہ کربلا اور شہادت
اقربا کی ایسی مجلس مین جانی سی عہد کیا ہی گریان اگر تو مجلس ماتم میری پدر عالیقدر کے
منعقد کری تو البتہ مین اوسمین شریک ہو سکتا ہون پس اوس شخص نی حسب ارشاد
اپنی گہر مین مجلس ماتم برپا کی اور وہ جناب بھی بصورت مصیبت زدونکی چاک گریبان گریہ کنان

وطاقت اسکی او بیان کی آل بیت
سینا ہی ہمین اسکی مصیبت سی انکا [illegible]
زمانہ پا ہی شمر [illegible]
مصیبت سرکی [illegible]
ہو شمر لعنۃ اللہ [illegible]
وفا کی اور حسین [illegible]
نو نفر قتل ہمین [illegible] حضرت علی کی
نصیب ہو جاتا [illegible]
ہیں اسکی ارشاد و ارکان ای گروہ
ساجد خدا سی اور او اور سلطنت
کہ اونکی کیہی اپنی عصمت و ہمین
بیچاو اور اوسی کی اہل گروہ

انتقام سی دفع نکرو بلکہ اسکو گنداہی
گروہ مہاجر ہم اہلبیت ہی خلافت
رسول اللہ کی مستحق ہین اور ہو
ہماری ہم ہین سی کوئی اوسکا
مستحق نہین اور یہہ بی ہم تو بیجا ہو
کہ ایک شخص ہم ہین ایسا جاری
کرہ تو عالم ہو کتاب خدا کا اور
اوسکی سچائی اور اسرار اور
تاویلات اور تنزیلات کو جانے
خوب پہچانتا ہو اور نفع
فی الدین اور حافظ احادیث
رسول مختار اور امام ذو [illegible]

اور مجلس مین تشریف لائی اور واقعہ خوان نی منبر پر جاکر واقعہ کربلا شروع کیا اور مصائب جناب امام حسینؑ بیان کرنی لگا اہل مجلس کو اون مصائب کی سننی سی اسقدر رقت طاری ہوئی اور جوش گریہ ہوا کہ سب بی ہوش ہو گئی جب صاحب خانہ کو ہوش آیا تو امامؑ کو اپنی جگہ نہ دیکہا متحیر ہو کر ہر طرف دیکھنی لگا آخر کو دیکہا کہ وہ جناب قریب دروازی کی زمین پر کہڑی ہین اور رو رہی ہین صاحب خانہ نی عرض کی کہ فدا ہون آپ پر میری مان باپ کیا باعث ہے کہ حضرت یہان آکر کہڑی ہوئی ہین اوس جناب نی ارشاد کیا کہ ای شخص ارواح طیبہ انبیا و اوصیا اور ملائکہ مقربین اس مجلس مین اسقدر آکر جمع ہوی ہین کہ جگہ مجلس مین کہڑی رہنی کی نہین رہی ہی اسواسطی مین یہان آکر کہڑا ہوا ہون اب صاحبان انصفت شعار عدالت آثار خیال فرمائین کہ اس مجلس اور اس ذکر کی کسقدر توقیر اور فضیلت اور عظمت ہی کہ جس مجلس مین اس ذکر کی سننی کو ارواح انبیا کی اور فرشتی تشریف لاتی ہین لیس ان احادیث اور روایات سے استحباب اس ذکر کا اور مسنونیت اس مجلس کی ثابت ہوی بلکہ جواز تعزیہ یعنی نقل ضریح مقدس اور علم شدہ مجلس خانہ مین رکہنا بہی متحقق ہوا اول تو اسواسطی کہ سند اسکی کتب فریقین مین موجود ہی اسواسطی فرقہ شیعہ تو اسکو بناتا ہی مگر اکثر اشخاص فرقہ جماعت بہی اسکو بناتی ہین پس بموجب حدیث اہل سنن لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِی عَلَی الضَّلَالَۃِ کی بنانا تعزیہ کا جایز ہوا دوسری یہہ کہ طرفین مین یہہ قاعدہ اصول فقہ کا مسلم الثبوت ہی کہ مقدمہ مباح کا بہی مباح ہوتا ہی یعنی جو چیز کہ سبب پڑی طاعت اور عبادت کی اور موجب ہو امر خیر اور نیک کی تو وہ بہی طاعت اور عبادت ہی پس بموجب اس قاعدہ مقررہ طرفین کی بنانا تعزیہ کا کہ وہ بہی مقدمہ گریہ مستحب کا ہی شعائر اللہ مین داخل ہوگا اور امورات مسنونہ مین شمار کیا جائیگا اور اسی جگہہ سی ثابت ہوا کہ اہانت اور استخفاف او بی ادبی ایسی

چیزون کی درحقیقت اہانت شعائر اللہ کی ہی کہ جو مستلزم ہی کفر اور ارتداد اونکے

اہانت کرنیوالی کی اور تعظیم اور تکریم ان چیزونکی بمضمون آیہ وافی ہدایہ ومن یعظم شعائر اللہ

فانہا من تقوی القلوب باعث طہارت اور تقوی قلب ہی یعنی فرماتا ہی خدای تعالی کہ جو شخص

تعظیم کری شعائر اللہ کی پس وہ تعظیم موجب طہارت قلب ہی اور مراد شعائر اللہ سی وہ

چیزین ہین کہ جو واسطہ اور ذریعہ ہین عبادت معبود بحق کی جیسا کہ جوہری نی صحاح

مین اسکی تصریح کی ہی اور کہا ہی کہ الشعائر اعمال الحج وکلما جعل علما لطاعۃ اللہ یعنی شعائر

اعمال حج ہین اور جو چیزین کہ کردانی جاوین علامت واسطی طاعت خدا کی اور صاحب

مدارک نی تفسیر آیہ ومن یعظم حرمات اللہ مین لکہا ہی کہ الحرمۃ ما لا یحل ہتکہ یعنی حرمت

اوس چیز کو کہتی ہین کہ جسکی ہتک حلال نہو اور ظاہر ہی کہ ہتک ان چیزونکی حلال نہین ہے

اسواسطی کہ ہتک اور ذلت اور بی ادبی ان چیزونکی درحقیقت ذلت اور بی ادبی

اوس شخص کی ہی کہ جسکی طرف یہہ چیزین منسوب ہین پس انکی ہتک حرمت اور

نہ تعظیم کرنا ان اشیاء متبرکہ معظمہ کا فی نفس الامر ذلت دینا اور بی ادبی کرنا رسول خدا کا

اور اونکی نواسہ شہید کربلا کا ہی اور یہہ امر سب مذہب مین حرام ہی پس بی ادبی

تعزیہ کی ساتہہ بہی حرام ہی جیسا کہ خود محدث دہلوی مولوی شاہ عبد العزیز باوجود اس

تعصب اور عناد کی کہ اونکی تحفہ سی حرف حرف اور عناد صاف ٹپکتا ہی تحفہ اثنا عشریہ کے

باب مطاعن کی دوسری طعن مین لکہتی ہین کہ جو کوئی عاشورا کی دن خوشی کرتی اور

امام حسین کی اہانت اور خاندان پیغمبر کی حقارت کری ایسی شخص کو مرتد جانین تو بہتر ہی

اب جو شخص کہ تعزیہ داریکو منع کرتی ہین اور خوشی کرنیکا فتوی دیتی ہین اور محرم مین بقدر

خوشی ہوتی ہین کہ گویا ہر عزیز ہی اونکو چاہی کہ وہ اس قول پر عمل کرین اور یہی حکیم سنائی

معروف مولوی رستم علی نی کہ اکابر اہل سنت سی ہی ایک کتاب ابطال مذہب امامیہ مین بہت شد و مد سی لکھی ہی اوس کتاب مین لکھا ہی کہ اسمین ہرگز شک نہین کہ امام بارہ اور نقل تربت شریف بعد تیار ہونیکی لائق تعظیم کی ہین اور بالضرورت ادب اونکا شایان ایمان ہی انتہی دوسری یہہ کہ یہہ بہی اصول فقہہ کا مسئلہ ہی کہ ہر شی مین اصل اباحت ہے اور عدم تحریم یعنی جبتک کہ شارع کی جانب سی اوسکی حرمت پر حکم صادر نہوا ہو اور بعد کو بہی یہہ ثابت نہو جای کہ شارع نی اس چیز کو حرام کیا تب تک وہ شی مباح ہی اور کرنا اوسکا درست ہی اور یہہ بہی قاعدہ اصول کا ہی کہ اصل برات ذمہ کی ہی مشغولیت سے یعنی جبتک کہ شارع کی جانب سی تکلیف اوس شی کی ثابت نہو تب تک مکلف اوس سی بری الذمہ ہی پس ان دونو قاعدونپر اباحت تعزیہ کی اور براءت ذمہ تعزیہ دار کی متفرع ہے اسواسطے کہ کہین کسی جگہہ قرآن مین یا حدیث نبی الانس و جان مین ممانعت تعزیہ بنانیکی نہین آئی پس اہل سنت کی نزدیک بہی بنانا تعزیہ کا مباح اور جائز ہوگا اور معاضد ہمارے اس قول کا مذہب کعبی کا ہی کہ وہ بہی ایک عالم ہی علمای اہل سنت سی اور نہایت معتبر اسفرقہ کا ہی وہ کہتا ہی کہ جو چیز ہی یا وہ واجب ہی یا حرام اور جواز بنانی تعزیہ کا قواعد اصول فقہ اور کتب احادیث اور اقوال اور افعال علما سی ثابت ہی تو عدم حرمت اوسکی یقینی متیقن ہوگی بلکہ کعبی کی نزدیک واجب ہوگی تیسری یہہ کہ دلائل المعجزات اور دلائل الخیرات مین نقشہ روضہ مطہرہ جناب رسول مقبول اور قبر آنحضرت اور قبور شیخین کا کہینچا ہوا ہی اور سرنامہ پر اوسکی یہہ عبارت لکہی ہوئی ہی کہ ہذا قبۃ الروضۃ المبارکۃ التی دفن فیہا رسول اللہ وصاحباہ یعنی یہہ نقشہ قبہ روضہ مبارک کا ہی کہ جسمین رسولخدا اور دو نو یار اونکی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر مدفون ہین اور صورت

اوسکی یہہ ہی

چوتہی یہہ کہ جناب رسولخدا نی ایک شخص کو جسنی چوسٹہ چوکہٹ بہشت اور حور عین کی قسم کہائی تہی اوسکو واسطی ابراء ذمہ کی قسم سی اجازت دی کہ ماں اور باپ کی قبروںکی نشان بنا اور اونکو چوم چنانچہ یہہ قصہ مفصلاً مطالب المومنین اور فتاوای عالمگیری اور خزانۃ الروایۃ مین کہ صحاح اہلسنت سی ہین لکہا ہے اور احقر العباد نی وسیلۃ الزائرین مین مفصلاً اسکو نقل کیا ہی پانچوین یہہ کہ کتاب درر وغرر مین کہ معتبرین کتب اہل سنت سی ہی لکہا ہی کہ حقوق مرشد کی مرید پر خارج حد و احصا سی ہین اور صاحبان عرفان کی نزدیک چار ہادی ہین ایک کتاب الہی کہ بیان احکام اور موشگافی بنیان اسلام ہی دوسرا ہادی احادیث نبی خیر الانام ہین کہ مفسر احکامات کتاب الہی ہی تیسرا ہادی علمای دین ہین کہ موشگافان احکام الہی اور نکتہ سنجان احادیث رسالت پناہی ہین چوتہا ہادی مرشد ہی کہ جو ہادی ہی طریقہ باطنی کا اور مرشد ہی راہ طریقت کا کہ یہہ راہ جزو شریعت ہی پہر صاحب درر نی حال شیخ عبد اللہ بلخی کا بعد اس تمہید کی لکہا ہی کہ اپنی مرشد شاہ احمد بخاری سی اسقدر اعتقاد اور خلوص ارادت رکہتا تہا کہ ہر سال بلخ سی اونکی زیارت کو بخارا مین جاتا تہا اور جب وہ مرگیا تو عبد اللہ نی ایکبار حریر پر اپنی پیر کی تصویر کہنچوائی اور سار الفتنہ اوس مکان کا کہ جسمین وہ بیٹہتا تہا اور نقشہ اوسکی مقبرہ کا اور مسجد کا اوس پارچہ پر نقش کرایا اور ہر روز اوسکی زیارت کیا کرتا تہا چہٹی یہہ کہ مولوی جامی نی رسالہ فتوح الحرمین مین نقشہ اور صورت مکہ منورہ اور مدینہ طیبہ اور کوہ ابو القبیس اور روضہ بقیع اور کوہ صفا اور مروہ کی لکہی ہی اور مولوی شاہ عبد الحق دہلوی محدث نی بہی کتاب ما ثبت بالسنہ مین تصویر قبر جناب رسول الثقلین مع الصاحبین مصور کہنچوائی ہے

١٩

ساتوین یہہ کہ صاحب روضۃ الاحباب نی روضۃ الاحباب کی فصل چہٹی باب سیوم مین نقشہ نعلین جناب رسول خدا کا لکہا ھی اور حال اوسکی برکت اور بزرگی کا بہت کچہہ بیان کیا ھی وہ لکہتا ھی کہ نعلین آپکی پوست گاو کی تہی کہ تمثال اور صورت اوسکی نزدیک اس فقیر کی پاس کاغذ کی کتری ہوئی اس شکل پر تہی اور تعریف مین اس نقشہ نعلین کی لکہتا ھی کہ ای طالب نقشہ نعلین رسولخدا تو نی آسمان پر راہ پائی ھی اب جو شخص پیغمبر کی دوستی سچی رکہتا ھی اس جوتی کی نقشہ کو سر پر رکہی اور عاجزی کری اور اوسکا معتقد ہوئی اور پہر برکتین اوسکی لکہی ہین الغرض جبکہ علمای معتقدین نی نقول مقابر اور ضرایح اور کوہ اور نعلین کی لکہی تو پہر نقل ضریح جناب امام حسین کیونکر درست نہ ہوگی کہ یہہ نقل قبر نواسہ رسول مقبول کی ھی حیف ھی موالعین اس نقل پر کہ لوگ باوجود حدیث دانی اور علمیت کے ازراہ اعتقاد اپنی پیرونکی قبور اور جبال اور مساجد اور مقابر اور نعلین رسولخدا کی تصویرین اور نقشی کتابونمین اپنی لکہہ جائین بلکہ اورونکو ہدایت کر جائین اور رسولخدا کی بہی اجازت واسطی بنانی نقل قبر کی ہو اور یہہ فضلہ خوران یزید جگر گوشہ رسول کی نقل ضریح کو منع کرین اور بت ٹہیرائین اور طرفہ یہہ ھی کہ بموجب قول شاعر کی ؎ نازم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ✣ کو خاک راہ ماھم برباد رفتہ باشد ✣ دشمنی اور عداوت اہلبیت نی دیدہ باطن کو ان کوردلونکی ایسا نابینا اور بی بصیرت کیا ھی کہ اپنی علماو نکو بہی انہون نی بت پرست ٹہیرایا ھی اسواسطی کہ جیسی تصویر کسی شی کی کاغذ پر کہینچنا ھی ویسی ھی کاغذ کی کترنا یا کاغذ کی بنانا ھی اگر یہہ بت پرستی ھی تو بلاریب وہ بہی بت پرستی ھی اور جو وہ درست ھی تو یہہ بہی درست ھی والا صاف دشمنی امام حسینؑ کی ساتہہ

انکی ثابت ہووےگی علاوہ ازین بت نام اوس شی کا ہی کہ جو صورت بنی ہوئی ہو ذی روح کی اور تعزیہ فقط نقل مکان روضہ اور نقل قبر جناب امام حسینؑ ہی کہ واسطی گریہ مستحب کی بناکر روبرو اپنی رکہتی ہین نہ اوسکو خدا جانتی نہ اوسکی پرستش کرتی ہین مگر چونکہ وہ منسوب ہی امام حسینؑ کیطرف تو البتہ اوسکی اہانت اور خفت اور ذلت کو سبب کفر کا سمجہتی ہین غرض کہ تصویر ذی روح کی بنانا حرام ہی اور غیر ذی روحکی نقل بنانا حرام نہین بلکہ ہم کہتی ہین کہ اس فرقہ کو چاہئی کہ بنائی تصویر ذی روح کو بہی حرام نہ کہین اور اوسکو جایز اور حلال جانین والا عائشہ صدیقہ اہل سنن بت پرست ہو جائینگے اسواسطی کہ وہ گڑیان بنا کر کہ جو تصاویر ذی روحکی تہین اونسی کہیلا کرتی تہین چنانچہ کتب صحیحہ اس فرقہ مین لکہا ہی کہ عائشہ نی کہا کہ جناب رسولخدا نی جب جنگ تبوک سی مراجعت فرمائی اور میری گہر مین تشریف لائی تو ایک جگہہ میری کہیلنی کی گڑیان رکہی ہوئی تہین اور اونکی آگی پردہ پڑا ہوا تہا اتفاقا وہ پردہ ہوا سی اوڑا اور جناب رسول خدا کی نظر اون گڑیون پر پڑی حضرت نی دیکہکر مجہسی پوچہا کہ اے عائشہ یہہ کیا ہین مینی عرض کی یہہ گڑیان ہین کہ مین انسی کہیلا کرتی ہون اون گڑیونمین ایک گہوڑا بہی تہا کہ اوسپر دو پر لگی ہوئی تہی حضرت نی اوسی دیکہکر ازراہ تعجب کی پوچہا کہ یہہ کسکی نقل ہی مینی عرض کی کہ یہہ گہوڑیکی تصویر ہی آپنی سنکر فرمایا کہ گہوڑی کو پرونسی کیا نسبت مینی عرض کی شاید آپنی نہین سنا کہ حضرت سلیمان کی گہوڑی کی پر تہی یہہ سنکر حضرت متبسم ہوئی اور جامع الاصول مین عائشہ سی منقول ہی کہ اوسنی کہا کہ مین ہمجولیونکی ساتہہ گڑیونسی کہیلا کرتی اور جب جناب رسولخدا تشریف لاتی تو ہمجولیان میری حضرت کو دیکہکر بسبب خوف کے چہپ جاتین اوسوقت وہ جناب اونسی اشارہ کرتی میری ساتہہ کہیلنی کا پہر وہ میرے

کہیلنی لیکین فاضل روزبہانی نی اپنی کتاب ابطال الباطل مین بطور تاویل کی اس حدیث کو
لکہا ہی کہ کہیلنا عایشہ کا گڑیون سی تو صحیح ہی مگر وہ گہوڑونکی تصویرین تہین اور تصویرین
گہوڑونکی بنانا حرام نہین ہی بلکہ انسانکی تصویر بنانا حرام ہی اور بعض نی کہا ہی کہ ان
جن حیوانات اور ملائکہ کی عبادت اور پرستش کرتی ہین اونکی تصویرین بنانا حرام ہے
فاضل مذکور نی ہرچند اپنی مذہب پرسی اعتراض اوٹہانا چاہا لیکن اوٹہہ نسکا اسواسطی کہ
مغرب اور بحرالرایق شرح کنزالدقایق اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح اہل سنت مین
لکہا ہی کہ تصویر ممنوع وہ ہی کہ جو مشابہ مخلوق خدا کی بنائی جائی پس اس سی حرمت عام تصویر
ذی روح کی ثابت ہوتی ہی اور تاویل صاحب ابطال الباطل کی باطل اور یہہ تاویل
اسطرح سی بہی باطل ہوتی ہی کہ اسنی جو کہا کہ انسانکی تصویر بنانا حرام ہی موافق قول اسکی
بزرگونکی یہہ بہی غلط ہی اسواسطی کہ شیخ عبدالحق دہلوی نی شرح مشکوٰۃ مین ایک حدیث
اپنی بزرگان دین سی نقل کی ہی کہ اوس سی بنانا تصاویر انسانات کابہی جایز معلوم
ہوتا ہی یعنی عایشہ سی روایت ہی کہ ان جاء جبرئیل بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی
رسول اللہ فقال ہذہ زوجتک فی الدنیا والاخرۃ یعنی جبرئیل میری تصویر لیکر
ایک پارچہ ریشمی سبز رنگ پر پاس رسول خدا کی آئی اور کہا کہ یہہ بی بی تمہاری ہی
دنیا اور آخرت مین روایت کیا ہی اسکو ترمذی نی اب صاحبان عدالت و انصاف گزین
ان روایات مین غور و تامل فرماوین کہ یہہ طایفہ کسبیہ بخاطر عایشہ صدیقہ اپنی کی خاص خانہ
رسول مقبول مین بت پرستی ثابت کرین اور پہر اوسکی جواز مین تاویلات رکیکہ واہیہ
دور از کار پیدا کرین اور حدیثین اوسکی حلت کی بتائین حرام کو حلال کرین اور کہین کہ
گڑیان کہیلنی کی جناب رسول خدا کیطرف سی رخصت اور اجازت ہی چنانچہ عبدالحق

دہلوی نی شرح مشکوۃ مین اور شارح مشارق الانوار نی شرح مذکور مین لکھا ہی کہ گڑیون کی کہیل مین رخصت ہی اور بسبب عداوت جناب امام حسینؑ کی اونکی نقل ضریح کو کہ جو شکل غیر ذی الروح کی ہی اور کل فریق مین جائز ہی اوسکو حرام کہین اور بت پرستی ٹہیرائین نقشہ نعلین رسول مقبول کو کہین کہ سر پر رکہو اور اوسکی تعظیم و تکریم کرو اور نقشہ قبر فرزند رسول کو کہین کہ اسکو پاؤن سی روندو اور توڑ کر جلا دو اور تصویر قبور شیخین کو کہین کہ اسکی تکریم اور لو قبر کرو اور اوسکی اہانت اور خفت کرنیوالی کو کافر جانین اور تصویر روضہ منورہ جگر گوشہ علیؑ و بتولؑ کی حقارت اور توہین کو جائز رکہین اور اوسکی اہانت کرنیوالیکو مثاب جانین حالانکہ صاحب مشارق الانوار نی یہہ بہی لکھا ہی کہ تصویر بنانی اوس شی کی کہ جو جاندار نہی مثل درخت وغیرہ کی جائز ہی اور انہین شارع سی رخصت حاصل ہی پس اسکو ناجائز کہین اور جسکی بنانی کی رخصت نہو بلکہ رسول خدا اوسکی بنانی والی پر لعنت کرین اوسکو جائز کرین چنانچہ روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ جناب رسول خدا نی عمر بن الخطاب اور عثمان بن طلحہ کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کی دیوار سی سب تصویرونکو کہ جو کفار نی بنا رکہی ہین مٹادو پس عمر نی سوا ای تصویر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمعیلؑ کی اور سب صورتونکو مٹا دیا جبکہ جناب رسولخدا ص اپنی اصحاب خاص کی خانہ کعبہ مین تشریف لائی اور اون دونو تصویرونکو دیکہا تو پوچہا کہ ای عمر تو نی انکو کیون نہ مٹایا اوسنی عرض کی کہ یہہ صورتین پیغمبرونکی تہین مجہی انکی مٹانی سی شرم و حیا آئی حضرت نی یہہ سنکر ارشاد کیا کہ انکو بہی مٹادی اور پہر فرمایا کہ لعنت خدا کی اوس شخص پر اور اوس قوم پر کہ جو تصویر اور شبیہہ اوس چیز کی بنائی کہ جو پیدا کی ہوئی اوسکی نہو اس روایت سی کئی فائدہ حاصل ہوئی اول تو ابطال تاویل صاحب ابطال الباطل کی کہ اوسنی کہا ہی کہ گہوڑی کی تصویر

بنانا جایز ہی نہ دوسری داخل ہونا تحت لعن رسول خدا عالیشہ صدیقہ ام المومنین کا بنانا اس روایت کی کہ اوس جناب نی مخلوقات خدا کی تصویر اور شبیہ بنانی والی پر لعنت کی اور عایشہ صدیقہ شبیہ انسان اور حیوان کی بناکر دو لنبی کہیل تی تہین اور اس روایت مین تخصیص گڑیونکی کہین نہین ہی کہ جس سی رخصت سمجھی جائی الحاصل جبکہ انکی عایشہ صدیقہ باوجود ممانعت اس شد و مد کی کہ مقید بہ لعنت ہو تصاویر ذی روح کی بناوین تو شبیہ بنانا غیر ذی روح کا کہ کسی مذہب اور ملت مین اوسکی ممانعت پایہ ثبوت کو نہین پہونچی کیونکر بت پرستی ہوسکتی ہی مگر صداقت اور عداوت اسی کام کا نام ہی کہ بباعث محبت ام المومنین اور بسبب عداوت اہلبیت کی گڑیونکا کہیل ناجایز کہا اور جو شی جایز اور مباح اور مرخص از رسول خدا تہی یعنی تعزیہ امام حسینؑ کا اوسکو ناجایز اور غیر مشروع قرار دیا فاعتبروا یا اولی الابصار اور چونکہ عادت اس طایفہ کسمبیہ کی یہہ ہی کہ جب اپنی اعتراض کا دندان شکن جواب پاتی ہین اور عاجز ہوتی ہین تو پردہ آزرم وحیا کو رخ بی حیائی سی اوٹہا کر اور طرحسی طریقہ کید و خدع کا اختیار کرتی ہین پس بنابرین جبکہ انہون نی یہہ جواب پایا کہ تصویر غیر ذی روح کی بنانا حرام نہین ہی تو پہر کہنی لگی کہ تعزیہ بنانا بدعت ہی اور ہر بدعت ضلالت ہی پس جواب اسکا اول تو یہہ ہی کہ ہم کہتی ہین کہ تعزیہ ساتہہ کسی معنی کی معانی بدعت سی بدعت نہین ہوسکتا اسواسطی کہ اگر مراد بدعت سی وہ بدعت ہی کہ جو برخلاف حکم خدا اور رسول خدا ہو یعنی جس چیز کو رسول خدا نی حلال کیا ہو اوسکو کوئی شخص حرام کری اور جسکو حرام کیا ہو اوسکو حلال کری تو پس ناظرین کتب حدیث و تواریخ پر ظاہر ہی کہ تعزیہ بنانا جناب امام حسینؑ کا کسی حدیث سی کسیوقت بہی حرام نتہا کہ جسکو حلال کیا اور ہم اوپر بیان کر آئی ہین کہ بموجب قاعدۂ اصول کی جس چیز کی

مخالفت شارع کی سی ثابت نہو وہ جایز اور مباح ہی اور جبکہ تعزیہ کی ممانعت ثابت نہوئی تو وہ
بہی مباح ہوگا اور شی مباح بدعت نہین ہو سکتی مع ذالک جبکہ ماخذ اسکا حدیث
نبوی بہی موجود ہو چنانچہ اوپر حدیث بیان کی گئی کہ حضرت نی واسطی بنانی نقش
قبر کی اجازت دی تہی پہر اسکو بدعت کہنا فرقہ مبتدعین و مرتدین مین داخل ہوتا ہی
چنانچہ ابن حجر نی فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ بدعت اوسی کہتی ہین کہ جو چیز
نئی پیدا ہو اور شرع مین اوسکی واسطی ماخذ اور اصل نہ پائی جائی اور جو چیز ایسی ہو
کہ شرع مین اوسکی واسطی اصل موجود ہو کہ اوسپر وہ اصل دلالت کرتی ہو اوسکو
عرف شرع مین بدعت نہین کہتی نگر یہان گستاخی معاف یہہ معنی بدعت کی بدعات حضرات
خلفای ثلثہ وغیرہ پیشوایان اس فرقہ پر البتہ صادق آتی ہین کہ انہون نی ہزارون
بدعتین دین مین پیدا کین خمس کو بنی ہاشم سی منع کیا حالانکہ رسول خدا ہمیشہ بموجب تعمیل
دافی آیہ واعلموا انما غنمتم من شئی فان للہ خمسہ وللرسول الآیہ کی اونکو دیا کرتی تہی آگ لیکر
خانہ جناب فاطمہ پر چڑہ آئی اور اوس گہر کو آگ لگادی کہ جو مہبط وحی الہی تہا اور اوسوقت اوس
گہر مین جناب امیر اور حسنین اور جناب معصومہ تشریف رکہتی تہین اور بغیر اجازت اوس گہر مین
گہس گئی کہ جسمین فرشتی بغیر اجازت جا نسکتی تہی حالانکہ خداتعالی نی منع کیا ہی کہ بلا اجازت
اور بی اذن کسی کی گہر مین نہ جاؤ جناب امیر کو کہینچ کر باہر نکال لائی اور بجبر اونسی بیعت لے
حالانکہ حکم خدا اور امر رسول جناب امیر سی بیعت کرنیکی واسطی صادر ہوا تہا اور تیح کو
حکم خدا اور رسول مقرر کیا اور پہر اوسی نعم البدعۃ کہا حی علی خیر العمل کو اذان سی
نکال ڈالا اور الصلوٰۃ خیر من النوم کو داخل کیا وضو مین پاؤن دہونیکا حکم دیا اور
مسح کو موقوف کیا حالانکہ حکم خدا واسطی مسح کی ہی اور یہہ ہی باعث ہی کہ محی الدین عربی نی

دیا تہا یہی کہ حضرت اشرفین
بیچ نبی کی بیان ہیں یک کہ دیکہا ہی
کہ وہ ہو ان اونکی آنکہ ہی سے بلند ہوئے
اور یہی بلا اور نبی ابن عباس
روایت کی ہی کہ علی ال حضرت
عمر سی کہا کہ وہ ہو اوس وقت

مگر بعد چہ مہینہ کی اور اولسیر
کسی جرات نہین ہوئی
بعد وفات حضرت فاطمہ کی اور
ہی ابراہیم کی روایت کی ہی کہ
قبلہ اسلمی نی بیعت حضرت ابوبکر
سی نکلی اور کہا کہ ہم بیعت کرینگے

ظلم کرین اور حق میرا لین
ہی مجبر کیا ہی کہ ہم محرم
امیر نی فرمایا کہ انہون نی
تمہارا ہی بعد میری پس جناب
بریدہ سی فرمایا ہی کہ علی ولی
اسواسطی کہ حضرت رسول خدا نے

حکم دونو چیز کا دیا اور کہا کہ دہونا بہی جایز ہی اور مسح کرنا بہی اور مسح کرنا موزون پر بلا ضرورت
تجویز کیا باوجود اسکی کہ اثر اس حکم کا قرآن سی کہیں ثابت نہیں ہوتا علاوہ اور عدہ بہ کو فرایض
مین ایجاد کیا حالانکہ وہ باطل ہی جیسا کہ ابن عباس سی منقول ہی کہ یہہ مسئلہ بدعت
حضرت عمر سی ہی اور باطل ہی پس یہہ امور لغتہ بدعات حضرات خلفا سی برخلاف حکم خدا و رسول
ہین اور اسی قبیل سی حرام کرنا خلیفہ صاحب کا متعۃ الحج اور متعۃ النسا کو اور کہنا اونکا کہ المتعتان
کانتا فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما یعنی زمانہ رسول خدا مین دونو متعہ حلال تہے
اور مین اون دونو کو حرام کرتا ہون پس دیکہو کہ بدعت اسکا نام ہی کہ جس چیز کو خدا اور
رسول حلال کری خلیفہ صاحب اوسکو حرام کرین اور کہین کہ انا احرمہما سوای اسکی ہم
پوچہتی ہین کہ عائشہ صدیقہ سنیان جو بلا اجازت بلکہ باوجود ممانعت خدا اور جناب رسول
خدا کی کہ خداوند عالم نی فرمایا تہا کہ وقرن فی بیوتکن یعنی تم اپنی گہرونمین بیٹہو اور گہرونسے
نہ نکلو اور بہی جناب رسول خدا نی عائشہ صدیقہ سی کہا تہا کہ خوف کیجو تو ای عائشہ اوس
روز سی کہ ایک فرقہ باغیہ کی غول مین تو ہو اور سگان نہر حواب تیری ناقہ پر فریاد کرین گہر
سی باہر نکلین اور ابن عم رسول اور خلیفہ وقت سی کہ خود انکی گردنمین بہی طوق بیعت
اوس جناب کا پڑا ہوا تہا لڑنیکو جایز اور درست سمجہین اور بہ بہانہ خون عثمان کہ جسکو
خود بہی کفر کی نسبت دیتی تہین اور نعثل کی نام پر نام رکہا تہا کہ وہ ایک یہودی ریش دراز تہا مشابہ
بہ حضرت عثمان تہا اور کہتی تہین کہ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا فانہ قد کفر یعنی قتل کرو نعثل کو
قتل کری اللہ نعثل کو کہ بہ تحقیق اوسنی کفر کیا جناب امیر سی لڑین اور ہزارون صحابی کا
خون کرا دیا جیسا کہ روضۃ الصفا اور روضۃ الاحباب وغیرہ کتب معتبرہ اہل تسنن مین ثبت ہی
پس بتاؤ کہ یہہ کونسی بدعت ہی اور ایسی ہی معاویہ نی جو جناب امیر سی مقابلہ کرکی لاکہون

صحابی کا خون کیا یہہ کونسی بدعت میں داخل ہی غرض بدعت اوسکا نام ہی کہ جو خلاف
خدا اور رسول ہو نہ تعزیہ کہ جو موافق حکم خدا اور رسول کی ہوتا ہی پس کیا بی انصافی ہے
کہ تعزیہ کی بنائی کو موجب کفر کا جانیں اور ایسی بانیونکو سبب ارتداد کا نہ سمجہیں اور جو اگر
مراد بدعت سی یہہ ہی کہ جو کوئی چیز بعد زمانی نبی کی پیدا ہو تو ان معنی پر تعزیہ کیا بلکہ اکثر
چیزیں بدعت ہو جاتی ہیں توضیح اسکی یہہ ہی کہ علمائی اہل السنت نی بدعت کو دو قسم پر
منقسم کیا ہی ایک قبیحہ دوسری حسنہ اول کی مذمت کی ہی دوسری کی مدح اور بعض علمای
اہل سنت نی بدعت حسنہ کو چار قسم پر تقسیم کیا ہی ایک بدعت واجبہ مانند تعلیم و تعلم قواعد
علم صرف و نحو کہ اس سی کلام خدا اور رسول سمجہا جاتا ہی اور سمجہنا انکا واجب ہی اور مقدمہ
واجب کا بہی واجب ہی اگرچہ وجوب اونکا شارع سی متعلق نہو اور مانند تشریح الفاظ غریبہ
کہ جو قران واحادیث میں وارد ہیں اور مثل تعلیم اور تعلم اصول فقہ اور سوای اسکی دوسرے
بدعت مندوبہ اور وہ وہ ہی کہ جو زمانہ رسول خدا میں نہ تہی مثل تعمیر مدارس اور کاروان
سرائیں تیسری بدعت محمودہ مثل انعقاد مجالس بحث و ابحاث قربۃ الی اللہ چوتہی
بدعت مباحہ مثل مصافحہ عقیب صلواۃ ظہر اور فراخی عیش و لذات اور بناء خانہ و نکاح
وغیرہ چنانچہ ابن حجر نی شرح صحیح بخاری میں اور عبد الحق دہلوی نی شرح مشکوۃ میں
اسیطرح تصریح کی ہی پس اب ہم کہتی ہیں کہ اگر تسلیم کریں کہ تعزیہ امام مظلوم کا باعث
بدعت ہی تو لا اقل بدعت حسنہ میں داخل ہوگا نہ قبیحہ میں اسواسطی کہ یہہ تعزیہ مقدمہ ہے
گریہ مستحب کا مگر ہاں بدعت قبیحہ چیزیں ہیں کہ جو ہندوستانمیں عوام و خواص اہلسنت میں جاری
ہیں مثل اسکی کہ گورستان مشایخ میں ہر سال فروز وفات اونکی جمع ہو کر گاتی اور بجاتی ہیں اور تواع
اور اقسام کی لہو و لعب اور امورات غیر مشروعہ عمل میں لاتی ہیں اور مرتکب افعال قبیحہ

عال کو ابوبکر صدیق ثانی اثنین اور
بروایت تاریخ ثالثہم ہی اور روز
غار جناب رسول مقبول کے انیس
کہا لم ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما
میں موجود ہی اور اکثر مہاجرین اور

شبیقہ کی ہوتی ہین اور نام اوسکا عرس رکہا ہی اور یہہ جانتی ہین کہ مردہ اس سی خوش ہوتا ہی
پس البتہ یہہ امور بدعت قبیحہ مین داخل ہین اور وہ چیزین بہی بدعت قبیحہ مین داخل ہین کہ جو
اوپر ہم بیان کر آئی ہین مثل تواریخ وغیرہ کی اور ابن حجر نی بہی جو معنی بدعت کی لکہی ہین
تو اون معنی پر بہی تعزیہ داری بدعت نہین ہو سکتی اسواسطی کہ اوسنی لکہا ہی کہ بدعت
اوسی کہتی ہین کہ جس شی کیواسطی شرع مین اصل نہو اور تعزیہ داری کیواسطی تو شرع مین
اصل موجود ہی جیسا کہ بیان ہوا اور دشمنی دوسری اس فرقہ کی اہلسنت کی ساتہ
یہہ ہی کہ جو لوگ کہ جناب عرش قباب امام غریب مظلوم پر روتی ہین اور تعزیہ داری کی
کرتی ہین اونکو یہہ فرقہ بت پرست اور کافر ٹہیراتا ہی اور جن لوگون نی کہ جناب امام کی
قبر کہودنیکا حکم دیا تہا اور زائرونکو زیارت قبر اطہر اوس عالی جناب سی مانع آئی تہی اونکو
امام اور پیشوا اور ستون دین جانتی ہین جیسا کہ جلال الدین سیوطی نی متوکل خلیفہ عباسی کی
مدح مین کہ جسنی انہدام قبر جناب امام حسین کا ارادہ کیا تہا لکہا ہی کہ اوسنی ظاہر کیا سنت کو
اور مدد اور یاری کی اہلبیت کی اور اہلبیت نی بہی مدح اوسکی بیان کی ہی پس یہہ انکی
کمال دشمنی اور عداوت ہی فرزند رسول سی الغرض تعزیہ اور علم کہ فرقہ محقہ بناتی ہین نہ
وہ صورت انسانکی ہی نہ کسی حیوانکی کہ جو حرام ہو بلکہ مقصود اس سی تصور مین لانا ضریح
اقدس کا ہی کہ جسمین وہ جناب مدفون ہوئی ہین اور خیال کرنا علم نصرت شیم لشکر ملائک
پیکر جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا کا تا مومنین کیواسطی معین ہو اوپر بکاء مستحب کی
اور علم اور نشان ہمیشہ سی سب لشکرونمین ہوتی ہین فوج یزید مین اسقدر نشان اور
علم تہی کہ جن پر سر شہیدونکی نصب کئی تہی اور جناب رسول خدا کی بہی لشکر مین رایت تہا
کہ جنگ خیبر مین پہلی وہ رایت شیخین کو دیا گیا تہا اور جب کہ وہ بہاگ کر جہاد پر سی چلی آئی تہی

۲۹

توحضرت نے فرمایا تھا کہ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا کَرَّارًا غَیْرَ فَرَّارٍ چنانچہ جناب رسول خدا نے
دوسرے دن وہ رایت جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب غالب کل غالب کرار غیر فرار کو
مرحمت کیا اور اوس جناب نے جا کر بقوت امامت اوس جنگ کو سر کیا اور کفار نابکار کو زیر
ذوالفقار لا کر دار البوار پہونچایا سبحان اللہ خداوند عالم نے تو اپنے حبیب سے یہہ ارشاد کیا
کہ کہو اے حبیب میرے اپنی امت سے کہ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی نہیں چاہتا
میں تمسے اس رسالت پر مزدوری مگر دوستی اپنے ذوالقربی کی اور رسول خدا نے فرمایا کہ
اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ
حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ لَنْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ
تَخْلُفُوْنِیْ فِیْھِمَا اور اس فریق نے حکم خدا اور فرمودہ رسول ہدی پر یہہ عمل کیا اور یہہ
دوستی اہلبیت سے خرچ کی کہ پہلے تو خلافت کو اونسے چھین لیا حالانکہ بموجب حکم خدا اور
حکم رسول کے وہ حق علی ابن ابیطالب کا تہا اسواسطے کہ خدائے تعالی نے یہہ دو تو آیتیں بنابر
نص خلافت جناب امیر کے رسول خدا پر نازل کیے ایک تو کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اور دوسرے
اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ
کہ مفسرین فریقین نے لکھا ہے کہ یہہ دونو آیہ شان میں جناب امیر کے نازل ہوئی ہین اور
جناب رسول خدا نے بھی بحکم خدا اوس جناب کی خلافت پر نص فرمائی اور کہا کہ مَنْ
کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ اور خلیفہ صاحب نے
مبارکباد دی اور بخ بخ فرمایا اور امام حسن کو معاویہ نے زہر دیکر شہید کیا اور
عائشہ نے اوس معصوم کے جنازے پر تیر لگوائے اور یزید نے تو ظلم کا خاتمہ ہی کر دیا
کہ تمام خاندان رسول کو برباد کیا مگر بنا اس سب ظلم کی مبتنی اوپر ظلم شیخین کی ہے چنانچہ

اور ساتھ فضیلت اقدمیت حضرت کے
اور سبقت اسلام اور ہجرت
اور بزرگی قرابت قریبی اور
جناب کی ساتھ تمسک کیا ہے
اور علوم کا جواب دین ایک طائفہ
نے کہا کہ ہم ہین کہ گمان کرینا

بلاذری نے کہ اعظم محدثین اہلسنت سے ہی لکھا ہی لما قتل ذبیح اللہ الحسین ابن علیؑ
کتب عبد اللہ بن عمر الی یزید بن معاویہ اما بعد فقد عظمت الرزیۃ وجلت المصیبۃ
وحدث فی الاسلام حدث عظیم ولا یوم کیوم الحسین فکتب الیہ یزید اما بعد یا
احمق فاننا جئنا الی بیوت متمددۃ وفرش ممہدۃ ووسائد متصدمۃ فقاتلنا عنہا
فان یکن الحق لنا فعن حقنا قاتلنا وان یکن الحق لغیرنا فابوک اول من سن
ہذا واثر واستاثر بالحق علی اہلہ انتہی یعنی جبکہ ذبیح اللہ حسین بن علیؑ عزت
شہادت کو فایز ہوئی تو عبد اللہ بن عمر نی یزید بن معاویہ کو لکھا کہ اما بعد بہ تحقیق
عظیم ہوئی رزیت اور بزرگ ہوئی مصیبت اور پیدا ہوا اسلام مین حادثہ اور
نہین ہی کوئی دن مثل روز شہادت حسین پس اوسکی جواب مین یزید پلید نی لکھا
کہ ای احمق ہم آئی ہین طرف خانہای افراشتہ اور فرشہای گسترہ اور آراستہ اور
وسادہای تو بر تو انداختہ کی پس مقاتلہ کیا ہمنی اونسی پس اگر حق ہمارا تہا تو ہم اپنی حق پر
لڑی اور اگر حق ہماری غیر کا تہا تو پس باپ تیرا اول وس شخص کا ہی کہ جسنی بنا اس
سنت کی رکہی اور حق اہل حق کا چہین لیا اور حقدار کو حق نہ دیا پس یہہ روایت
شاہد عدل ہی کہ اگر خلفا خلافت کو غصب نفرماتی اور سلطنت رسول مقبول
کو انکی گہر سی اپنی گہر و نمین نہ لیجاتی اور حق اہلبیت کا اونکو دیدیتی تو زینہار کسیکو
جرات اس ظلم کی خاندان رسول پر نہ ہوتی پس یہہ سب حوادث جو حضرات اہلبیت
پر گذری بدولت حضرات خلفا کی گذری اور ظلم یزید کا کہ جو جناب امام حسینؑ پر اور
اونکی آل پر ہوا وہ بہی معلول ہی ظلم اول و ثانی کا اور جو جہگڑی اور فتنی کہ امت محمدی مین پیدا
ہوئی علت اون سب کی وہ ہی غصب کرنا خلافت کا ہی اور وہ ہی اصل اس فرع کی ہی

جلیساکہ کہاکہ قتل الحسین یوم السقیفہ چنانچہ شاعرنی کیاخوب نظم کیاہی ؎ کرد شخصی سوال از دانا ✤ کہ بگو گشتہ شد حسین کجا ✤ گفت کہ اندر سقیفہ اش کشتند ✤ بہر دنیای جیفہ اش کشتند ۔۔ سبب سابق است اصل مرض ۔۔ چارہ اش از طبابت است غرض ۔۔ اور بہی کسی شاعرنی کہاہی ؎ باسیان ذاک البغی اول سلہا ۔۔ اسیب علیا الا بسیف ابن ملجم ۔۔ یعنی ساتہہ تلوار دن اوس بغی کی اول کہینچ لی اوسکی کی زخم حضرت علی کی پہونچانی سات تلوار ابن ملجم کی حاصل یہہ کہ چونکہ خلافت یزید کی فرع ہی خلافت معاویہ کی اور خلافت معاویہ کی فرع ہی خلافت شیخین کی تو پس ظلم یزید بہی فرع ہے خلافت شیخین کا اور یہہ بہی باعث ہی غزالی اور ابن حجر وغیرہ مانعین کی منع کرنیکا کہ چونکہ یہہ لوگ جانتی تہی کہ ذکر احوال شہادت جناب شہید گلگون قبا باعث انکشاف حال ظلم حضرات خلفا ہی اور طعن یزید سبب ہی ترقی طعن کا جانب بالا پس یہہ سمجہکر انہون نی چاہا کہ اس ذکر کو منع کردیجی تا یہہ راز طشت از بام افتادہ چہپ جائی مگر بموجب قول شیخ سعدی ؎ کہ نتوان شست از زنگی سیاہی ۔۔ ظلم کسیکا مخفی نہین رہتا ظالم پر آسمانسی لعنت برستی ہی خصوص ظلم کرنا ایسی برگزیدگان خدا پر ابن حجر وغیرہ نی تو اس ذکر کو منع ہی کیاہی فضلاء ماوراء النہر کو دیکہو کہ اونہون نی تو فتوی اسبات کا دیاہی کہ جسکی دلمین قدری بغض علی کی طرف سی نہو وہ سنی نہین کیونکہ حب علی با تسنن جمع نہین ہوتی پس جنکا یہہ مذہب ہووی انکا منع کرنا بجا ہی اور فتوی دینا علماء ماوراء النہر کا بہی درست ہی اسواسطی کہ بنی امیہ کہ جنکا رئیس اعظم معاویہ بن ابی سفیان تہا ہمیشہ سبب اور اتفاق خوارج جناب علی ابن ابیطالب اور حسنین اور ابن عباس اور جملہ بنی ہاشم کو علی رؤس الاشہاد

مہاجر اور وہ بہی کافر ہی تو
بخوف انصار کی نظر نی پائیگا
ہم ہی اسکو سمجھ کر کہ کوئی
پہی مجتمع اور ہم امر ہیں
دوسری طرح ہم ہم مہاجر ہی
ہم مہاجرین سی ایک خلیفہ ہو
ہو اور جب وہ مری تو
انصار سی ایک شخص خلیفہ

اور یا مجلس عمر نی کہا کہ تجہ سوگند
کہ مخالفت ہم سی کوئی نکریگا
ہم کہ ہم اوسکو قتل کرینگی جب
بن منذر انصاری خزرجی کہ

۳۲

منابر پر برا کہتی ہین اور یہ سب و دشنام پیش آتی تہی بلکہ یہہ بدعت سیئہ انکی ابتک بہی
تک جاری رہی اور باوجود اونکی اس حرکت منجر بکفر کی پہر اونکو اپنا پیشوا اور ہادی
سمجھتی ہین بلکہ یزید کو سیف رسول اللہ کہتی ہین اور امام حسینؑ کیطرف نسبت خروج کی
دیتی ہین اور پہر یہہ بہی کہتی ہین کہ خارجی پر لعنت آئی ہی اس سی معلوم ہوا کہ عداوت
اہلبیت سی عین ایمان اس طائفہ کا ہی عبد الملک کہ جسکو خلفائی اثنا عشر مین
شمار کرتی ہین اوسنی ارادہ کیا تہا کہ جناب امام مظلوم کی قبر کا نشان تک مٹادی تاکہ
کوئی حضرت کی قبر کی زیارت سی مشرف نہونی پائی اور بایں ارادہ پانی دریا کا قبر
اطہر پر چہوڑا مگر قدرت خدا اور اعجاز سید الشہدا سی وہ پانی حیران ہوکر مثل دیوار چار
طرف سی کہڑا رہگیا اور قبر تک نہ آیا اور اسیسبب سی اوس جگہہ کو حائر کہتی ہین سبحان اللہ کیا
خوب محبت اہل اس فرقہ کی اہلبیت کی ساتہہ ہی اور کیا خوب مسلمانی اور عمل قول خدا
اور قول رسول پر ہی کہ خداوند عالم تو انکی دوستی کا حکم دی اور رسولخدا فرمای کہ اولاد
میری سب اہلبیت کی علی میری دوستی ہی اور یہہ لوگ اوسکی غم کو اور اوسکی مصائب
بیان کرنی کو اور اوسکی تعزیہ داری کو منع کرین اور حرام کہین تاکہ انکی محبوب القلوب
یزید پلید اور اوسکی معتقد اور تو العین کو کوئی کلمات لائقہ شان اونکی سی یاد نکری اسواسطے
کہ جتنی انکی پیشوا ہین کہ جنکو انہون نی مصداق یکون بعدی اثنا عشر خلیفۃ کا گردانا ہے
سوای جناب امیر کی اور سب نجس اور ذم و ملام ہین پس اگر ایک پر انمین سی ملامت کو
جایز کہین تو سب پر ملامت جایز ہوجای اور اسیلئی معاویہ کو بیباک ان سب کا
مقرر کیا ہی اور کہتی ہین کہ اگر یہہ بیباک ٹوٹا تو پہر سب و شتم اوپر کو سرایت کریگی تو تحقیق
اس مقال کی یہہ ہی کہ جب اس فرقہ نی اس حدیث متفق علیہ بین الفریقین یکون بعدی

اثنا عشر خلیفہ کا میں قریش کو دیکھا اور اعتراض فرقہ محققہ کا معاحظہ کیا کہ یہہ لوگ کہتی
ہین کہ یہہ حدیث ہماری مذہب سی مطابقت کہاتی ہی کیونکہ ہم بارہ خلیفہ جانتی ہین بخلاف
مذہب اہل تسنن کی کہ یہہ چار خلیفہ سی اور زیادہ نہین جانتی پس ہم اعتراض کی دفع
کرنی کو اور اس حدیث کی مطابق کرنیکو فرقہ مذکورہ نی یہہ بارہ خلیفہ مقرر کئی ابوبکر
عمر عثمان علی معاویہ یزید عبد الملک اور چارون بیٹی اوسکی ایک ولید دوسرا
سلیمان تیسرا ہشام چوتہا یزید اور بارہوان ولید پسر یزید سوا احوال خصوصاً ان
سب کا سوا جناب امیر کی یہہ ہی کہ اول تو بحکم تاریخ ثابت ہوتا ہی کہ انمین سی کوئی صحابی نتہا
دوسری یہہ کہ جناب رسول خدا نی معاویہ اور یزید پلید پر زبان حق ترجمان سی لعنت
کی چنانچہ بیہقی اور زمخشری نی کہ علمای اہل سنت سی ہین ربیع الابرار مین سید ابرار سی
ایک حدیث نقل کی ہی کہ رائی رسول اللہ ابا سفیان مقبلاً علی حمار ومعہ ابنہ یقودہ ویزید
یسوقہ فقال لعن اللہ الراکب والقاید والسائق یعنی دیکھا رسولخدا نی ابوسفیان کو کہ
گدہی پر سوار آتا ہی اور ساتھہ اوسکی اوسکا بیٹا معاویہ ہی کہ لگام اوس گدہی کی پکڑی
آگی کو کہینچتا ہی اور پوتا اوسکا یزید پیچہی سی اوس گدہی کو ہانکتا ہی یہہ دیکھکر فرمایا کہ
لعنت کری اللہ اس خر سوار اور لگام کہینچنی والی اور پیچہی سی ہانکنی والی کو آب دیکہو ای بہائیو یہہ
وہی معاویہ اور یزید ہی کہ جنکی خاطر یہہ لوگ ذکر مصایب امام حسینؑ کو منع کرتی ہین
غرض کہ ان سبکا حال اگر مفصلاً لکھا جائی تو ایک طومار طویل بنی اور یہہ رسالہ گنجایش
اسقدر کی نہین رکہتا لہذا کچہہ کچہہ حال بعض کا انمین سی بطور انموذج کی تحریر ہوتا ہی یعنی
بنا بر مناسبت طبع اور تفنن خاطر کی دو تین حدیثین مذمت مین بنی امیہ کی جو جناب رسول سی منقول
سی کتب صحیحہ معتبرہ اس فرقہ مین واقعہ ہین پیش کش احباب و صاحبان اس فرقہ کی کرتا ہون

تا دیکھکر بہت محظوظ ہوں ازانجملہ ایک حکایت حبیب السیر مین مورخ بدایع نگار احمد اعثم سی
منقول ہی کہ جسکو عالم نحریر فاضل عظریف غواص قلزم فخارہ علوم معقول و منقول شناور
بحر مواج فنون فروع واصول افقہ الناس مفتی میر عباس صاحب دامت ہدایتہ فی جواہر عبقریہ
فی رد تحفہ اثناعشریہ مین باب و رنگ تازہ نثر و نظم مین رقم فرمایا ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ خلیفہ
ہشام ایکدن ایک ناحیہ مین نواحی شام سی ایک جماعت ملازمین و خدام کی ساتھہ باکمال
عزت و احتشام شکارگاہ مین شکار کہیلنی مین مصروف تہا ناگاہ ایک جماعت کو دور سی
جاتی دیکہا ہشام جب ونکی پاس گیا تو دیکہا کہ ایک کاروان اسباب تجارت کا حدود
شام سی لی السمت کوفہ جاتا ہی اور کاروان سالار اوسکا ایک مرد پیر ہی کہ آثار صفائی
ضمیر کی طلعت اوسکی سی ساطع ہین اور لطف و فصاحت تقریر اوسکی ناصیہ سی لامع ہشام
نی بعد سلام اور استماع جواب کی پوچہا کہ ای شیخ تم کہانسی آتی ہو اور کس قبیلہ سی ہو
اور آبا و اجداد کا تمہاری کیا نام ہی اور حسب و نسب تمہارا کیا ہی اور کدہر کو جاتی ہو
اوس پیر روشن ضمیر نی بزبان بلیغ ارشاد کیا کہ مینی کوفہ مین نشو و نما کی ہی اور ابتدا سی آجتک
کسی اور شہر مین اتفاق جانیکا نہین ہوا اگر سوال تیرا احوال ابا و اجداد سی بیجا ہی اور
نظر حسب و نسب پر خطا اگر مین عزیزترین قبائل عرب ہون تو تیری واسطی کچھہ سود نہین
اور اگر ذلیل ترین اقوام عجم سی ہون تو تجکو کچھہ زیان نہین ہشام یہہ سنکر ہنسا اور کہا
حقیقت حال کی معلوم ہوئی کہ ظاہرا تو بیان کرنی نسب سی شرم کرتا ہی اور اوسکو زبان پر
نہین لاسکتا یہہ سنکر وہ پیرمرد غصہ ہوا اور کہا کہ تو غلط سمجہا اور مطلب کو نہین پہونچا
سچ تو یہہ ہی کہ کراہت طلعت اور زشتی ہیئت اور احولی دیدہ اور ردی ترمش یعنی بد
صورتی اور بدشکلی تیری دیکہکر مینی جانا کہ تو ارذل الاراذل احمد اجلف الاجلاف سی

اسواسطی علوخاندان اور سمو دودمان اپنا خیال مین لاکر شکر الہی بجا لایا اور اگر تو چاہتا ہی
کہ میری قوم و قبیلہ سی آگاہ ہو تو سن کہ مین ایک مرد ہون قوم حکم سی اور رہا میری شکونی
اور ما بین میری اور قبیلہ عُکل کی علاقہ نسبی ہی ہشام نی سنکر کہا کہ تو خوب اور
نکو ہیدہ نسبت کہتا ہی خوب کرتا ہی کہ اصل و نژاد اپنا کسیکی روبرو بیان نہین کرتا تیخ
نی کہا کہ وای تجہپر تجھی سزاوار نہین ہی کہ تو باین صورت نازیبا اور طلعت بدنما اور قبیح سیر
اور خبث سریرت عیب بزرگونکا پکڑی اور ایسی باتین کری ؎ باین چاک و چانہ
لفرائی ❊ بیجاست گزاف خودنمائی ❊ بازشتی منظر تکیہ داری ❊ این لاف زنیست بی
حیائی ❊ بارے فرما کہ تیرا حسب نسب کیا ہی اور ناز و افتخار کس سبب سی ہی ہشام نی
باکمال طیش و غیظ کہا کہ مین ایک مرد ہون خاندان قریش سی مرد پیر نی پوچھا کہ کونسی طایفہ
قریش سی ہی قریش مین تو عظیم اور شریف اور کریم اور لئیم سب طرح کی ہین ہشام نی کہا
کہ مین بنی امیہ مین سی ہون کہ اعیان قریش سی ہین اور علو شان مین سب سی زیادہ ہیں
روشن ضمیر یہہ سنکر قہقہا مار کر ہنسا اور کہا کہ مرحبا بک یا اخا بنی امیہ الحق کہ عالی نسبی و والا
حسبی نظم جناب ممدوح ؎ بگفتش مرحبا پیر کہن سال ❊ کہ بس عالی نژادی ای خوشا حال
چہ پاکست و پاکیزہ تبارت ہاہا ازین اجداد شد مرت باد عارت ہاہا معاذ اللہ عجب قومی پلید اند
کہ ہر یک بود شداد و شدید ہی ہاہا ہم الارجاس ولد الادعیاء ❊ بنو الزرقاء اولاد الزناء ❊
ہمہ کارشان بگریز و بگریز ہاہا و گر شد صلح عذار اند خون ریز ہاہا سیہ رویانی از فرط خطا ہا ❊
حنا مالان ز خون آل طاہا ❊ امیر شلنگف تیغ و سنان و اشترت ❊ فقیر شان سنانی از زبان شد
سپہر دین بخاک افتاد زین شان ہاہا بنائی شرع شد بر باد زلیشان ہاہا ہما ہا از وفا بوئی ندانند
بجز جور و جفا خوئی ندانند ہاہا نبود آسا ایشنے در دور الیشان ❊ شب و خلق و آہ از جور الیشان ❊

یکی از قوم الشیان صخر بود است ؁ که بیطاری وخمر کشش نفر بود است ؁ همیشه نفرت کفار میکرد
جفا بر سید ابرار میکرد ؁ یکی زین قوم مردان لعین بود ؁ که بد خواه امیر المؤمنین بود ؁ از وظاهر انشد
غیر از شقاوت ؁ ندیدند اهل دین زو جز عداوت ؁ وگر از ابن بوسفیان چه گویم ؁ وزان
بیباکی وطغیان چه گویم ؁ پدر را منع از اسلام او کرد ؁ به حیدر جنگها در شام او کرد ؁ همون
خود زهر در کام حسن ریخت ؁ که صد لخت جگر زو در لگن ریخت ؁ یکی در کربلا محشر بپا کرد ؁ حسین
تشنه را خونی قبا کرد ؁ زبی آبی جگر یا جمله خون شد ؁ لب لال لبان فیروزه گون شد ؁ پدر
با آب گرخون حسن خورد ؁ پسر کار حسین از تشنگی کرد ؁ یکی مردان این امت ولید است ؁
پلید است وپلید ابن پلید است ؁ گز افتاد بر بیت الحرامش ؁ طلب فرمود می بالای بامش
بگفت انجانه را ویرانه سازند ؁ حریم کعبه را میخانه سازند ؁ یکی عثمان مست پر تفتن ؁ نبود
همسری در عالم کن ؁ که کان سیم وادی هر جوان را ؁ کشیدی بر کمر کوه گران را ؁ سر از ناز
خود بالا نشاندی ؁ حدیث فاعل ومفعول خواندی ؁ اگرچه فاعلش مرفوع می بود ؁ ولی مفعول
را مخفوض فرمود ؁ نکاحش بود بر زن نگاری ؁ که بی وصلش نبود اصلا قراری ؁ دلش
بوده ردیف اشتیاقش ؁ غزلخوان بوده دایم در فراقش ؁ چو آبی وام کرد از نوجوانان ؁ ترید
نونهالی همچو عثمان ؁ ولیکن دیگری از قوم شان بود ؁ که او پیر مغان میکشان بود ؁
صباحی مست ولا یعقل زیاده ؁ بمحراب عبادت ایستاده ؁ دو باغ از ساغر دوشینه چاغش ؁
زباده صبح هم تر شد دماغش ؁ عقب زمردمانش چند صف بود ؁ ولی او در سر طنبور ودف بود
بمستی یار را از غیر نشناخت ؁ حریم کعبه را از دیر نشناخت ؁ ز بسیاری خوشحالی وفرحت
نماز صبح خوانده چار رکعت ؁ بگفت امروز حالی تازه دارم ؁ نشاط وعیش بی اندازه دارم ؁
اگر خواهید ای یاران دلبند ؁ بیفزایم دگر رکعتی چند ؁ ز ماموران فغان برداشت هر کس ؁

که بس کن ای امام ای پیشوا بس ؛؛ حکم شود رانده خیر الوری بود ؛؛ نخوانده مصطفیٰ در شهر تا بود
دمی گویا رسول الله سیرفت ؛؛ باستهزا و شوخی راه میرفت ؛؛ گهی تقلید رفتارش نمودی ؛؛
گهی همچین گفتارش نمودی ؛؛ نبی فرمود این با من نباشد ؛؛ مدینه بهر او مسکن نباشد ؛؛
نه اعیان شما عبد الملک بود ؛؛ که در شر و غوایت منهمک بود ؛؛ خبیثی بی نیا که تولد چند ؛؛
پلیدی مزرع سگ تولد چند ؛؛ بخیلی ناکسی گنده دهانی ؛؛ که حجاج است از عیبش نشانی ؛؛
نبودی از مگس جانبر نمیشد ؛؛ بعهدش هیچ جز منکر نمیشد ؛؛ گناهی از گنا ؛؛ نسل یزید است ؛؛
سلیمان و هشام است ولید است ؛؛ سلیمان بنده فرج و شکم بود ؛؛ برایش نعله صد خر
در الم بود ؛؛ صفاقش تا به بالای تغاری ؛؛ و حوش و طیر را سنگ مزاری ؛؛ ز یک عالم لقوتش
ناشتا بود ؛؛ ز ماهی هفت دریا لیش غذا بود ؛؛ ز نسوان شما ام الجمیل است ؛؛ که در گمراهی
خود بعدیل است ؛؛ نبی تا بود او آزار داوش ؛؛ خدا هیزم کشی نار داوش ؛؛ دگر هند جگر خوار
از شما بود ؛؛ که راه نبی و کین برا رهنما بود ؛؛ یعنی ز اکشیده در بر خویش ؛؛ باو بخشیده مال و زیور
خویش ؛؛ بعیاری فرستاد الشقی را ؛؛ که تا بیجان کند عم نبی را ؛؛ جگر از سینه حمزه کشیده ؛؛
بان لبهای ناپاکش مکیده ؛؛ عفاک الله ز اقوامی که داری ؛؛ زهی آغاز و انجامی که داری ؛؛
شما را شجره ملعون خدا گفت ؛؛ پیمبر لعن در حق شما گفت ؛؛ باین خواری و گرای خر چه نازی ؛؛
باین نام و نسب دیگر چه نازی ؛؛ اور نیشا پوری کی تفسیر میں اور رازی کی کبیر میں ابن
عباس سے روایت کی ہے کہ شجرہ ملعونہ بنی امیہ ہیں غرض کہ ہشام کے پیر مرد سے یہہ سنکر
مثل مار کے پیچ و تاب کھا کر اپنے غلام رفیع نام سے کہا کہ تونے دیکھا کہ پیر شریر سے مجھے کس قدر
کیا رنج پہونچا کہ جہان میری آنکھوں میں تیرہ و تار ہوگیا اور میری کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اس مرد نے
کیا اثر از خوانی کی تونے بھی کچھ سمجھا کہ اسنے کیا کہا غلام ہوشیار نے کہا کہ میں ایسا بیہوش تھا

۳۷

کہ کوئی بات اوسکی مجھی یاد نہین رہی اوسنی کہا کہ اگر یہہ تو نہ کہتا تو اسیوقت مین تیری گردن مارتا مگر خبردار جو کچھ تجھی یاد ہی رہا ہو تو کسیکی سامہنی لکہنا اور بیہقی نی کتاب دلایل النبوت مین بیان کیا ہی کہ رسول خدا نی فرمایا کہ شر قبایل العرب بنو امیۃ وبنو حنیفۃ وثقیف یعنی بدترین اور شریرترین قبائل عرب یہہ تین قبیلہ ہین اور چونکہ شرارت بنی امیہ کی سب سے زیادہ ہی تو سب سی پہلی اوسکا نام لیا اور بہی کنز العمال اور تاریخ ابن عساکر مین ابو ہریرہ سی منقول ہی کہ رسول خدا نی فرمایا کہ اذا بلغ بنو ابی العاص ثلثین کان دین اللہ دخلا وفی لفظہ دغلا ومال اللہ دولا وعباد اللہ خولا یعنی جبکہ اولاد ابو العاص کی تیس نفر تک پہونچی تو دین خدا کو فاسد یا مغشوش اور مال خدا تعالی کو دست بدست اور بندگان خدا کو غلام اور نہایت نگار کرینگی اور بہی اوس جناب نی انکی حقمین فرمایا القد رایتہم فی منامی ینزون علیہ نزو القردۃ یعنی دیکہا مینی رویا مین بنی امیہ کو کہ منبر پر کودتی ہین مثل کودنی بندرونکی چنانچہ یہہ حدیث بیضاوی نی اسرار التنزیل مین اور نیشاپوری نی تفسیر مین اور سیوطی نی درمنثور مین اور رازی نی تفسیر کبیر مین اور زمخشری نی کشاف مین اور عبد الحق دہلوی نی شرح مشکوۃ مین اور اورون نی اور وںمین بہ تقارب عبارات بیان کیا ہی جسکو شک ہو وہ انکو دیکھ لی پس ان احادیث مین تو کل بنی امیہ شریک ہین اب سینی کچھہ احوال انکی بعض ائمہ مذکورہ کا ازانجملہ ایک ولید ہی کہ جو انکا بارہوان امام ہی اوسکی نسبت امین احمد حنبل نی اپنی مسند مین سید بن مسیب سی ایک حدیث نقل کی ہی کہ حضرت نی فرمایا لیحدث فی ہذہ الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد علی ہذہ الامۃ من فرعون قال الدمیری بعد نقل ہذا الحدیث فاولہ العلماء بالولید بن یزید یعنی اس امت مین ایک مرد ولید نام پیدا ہوگا کہ طغیان اور عدوان مین مثل فرعون کی سخت تر ہوگا اور علماء اہل سنت نی اس حدیث کو حقمین

ولید کی لکھا ہی اور ماوردی نی کتاب آداب الدین والدنیا مین لکھا ہی کہ انہ تفاءل بالمصحف
یوماً فخرج واستفتحوا وخاب کل جبار عنید فمزق المصحف وقال الابیات اتوعد کل جبار
عنید فہا انا ذاک جبار عنید اذا وافیت ربک یوم حشر فقل یارب مزقنی الولید ولم یلبث
بعدہ الا ایاماً قلیلۃ حتی قتل شر قتلۃ وصلب راسہ علی قصرہ ثم علی سور البلد یعنی ایکدن
ولید نی کلام مجید سی تفاول کیا یعنی فال لی یہہ آیۃ اوسکی فال مین نکلا واستفتحوا وخاب
کل جبار عنید یعنی کفار جویا ہین اور ڈہونڈتی ہین کشایش کو حالانکہ جبار ان سرکش تمام بی
بہرہ ہین اور رحمت الہی سی نصیبہ نہین رکہتی ولید نی باوجود اس تہدید کی نہایت خشم اور
غصہ مین آنکر قرآن کو پہاڑ ڈالا اور یہہ شعر کفر آمیز کہ جنکی معنی یہہ ہین زبان پر جاری کیے
کہ ای قرآن آیا تو ہر جبار سرکش کو ڈراتا ہی اور خوف دلاتا ہی پس مین ہون جبار سرکش
جسوقت کہ ہو قف گیر و دار مین یعنی قیامت کی دن روبرو پروردگار اپنی کی حاضر ہو تو کہیو
کہ ولید نی مجہی پارہ پارہ اور ٹکڑی ٹکڑی کیا پس بعد اس واقعہ کی تہوڑی دن گذرنی
کہ ولید پلید بہ بدترین وجہ مارا گیا اور سر اوسکا ایک دفعہ اوسکی قصر پر اور دوسری دفعہ
شہر کی فصیل پر لٹکا گیا اور حیوٰۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ ولید ایک حوض شراب سی بہرا
ہوا رکہتا تہا اور جبکہ اوسکا وقت طرب اور خوشی کا ہوتا تہا تو وہ آپ کو اوس شراب
کی حوض مین ڈال دیتا تہا اور شراب اسقدر پیتا تہا کہ کمی اور نقصان شراب کا کنارون
حوض سی ظاہر ہوتا تہا اور جب اوسکی افعال زشت اور اظہار کفر اور الحاد نی اشتہار پایا
تو اہل دمشق نی اوسکی قتل پر اجتماع کیا اور کہتی ہین کہ ایک دن حالت مستی مین ولید نی
ایک کنیز کی ساتہہ نزدیکی کی اور جب نماز کی وقت کی اوسکو خبر دی تو اوسنی قسم کہائی
کہ وہی لونڈی نماز آدمیونکی جماعت کی پڑہوا دی پس اوس کنیز نی لباس ولید پلید کا پہنا

تو رنگ شکل و وضع اپنی تبدیل کی اور ہمال مستی وجناب مین امامت جماعت کی کی واقعی تہا
منصب پیش نمازی مسلمانان کو کہ بزعم وگمان اہل سنت وجماعت حقمین خلیفہ اول کے
دلیل استحقاق خلافت اور امامت کی جانتی ہین اس خلیفہ نی اس خرابی اور ذلت
کو پہونچایا کہ ایک کنیز ناپاک شراب خوار نجس کو سپرد کیا یہہ حال ہی انکی ائمہ کا کہ جنکی
واسطی کہتی ہین کہ انکی زمانہ مین اسلام نی قوت پکڑی اور امور مسلمانوں کا مستحکم ہوا
اور مخلوقات خدا نی انکی بیعت اور فرمان برداری پر اجماع کیا اور بعض انمین سی بگمان
سنیان صاحب قابلیت ریاست کبری اور منصب فتوی اور اجتہاد کی رکہتی تہی بالجملہ
قبایح اور عیوب بنی امیہ کی اسقدر ہین کہ بیان نہین ہوسکتی اور کتب اہل سنت انکی قبایح
سی مملو ہین کہ سبکی لکہنی کی طاقت نہین مگر کچہہ احوال اور بہی انکا آگی بیان کیا جائیگا غرض
بیان کرنی سی انکی قبایح کی یہہ ہی کہ سب پر یہہ بات ظاہر ہوجای کہ جو لوگ انبسو نکی
واسطی ذکر مصائب اہلبیت کو منع کرتی ہین اور جناب امام حسین کی شہادت کو باطل وہم
بتنیک دشمن خاندان رسالت و امامت ہین اور دوست ہین یزید و آل یزید کی اور
یہہ جو سائل نی کہا کہ اور قول ابن حجر مکی کا کہ جو صواعق مین ہی تمسک کرتی ہین آہ جواب
اسکا یہہ ہی کہ ابن حجر خاص معاندین اہل بیت سی ہی اور مذہب اوسکا عین دشمنی خاندان
رسالت کی ہی اور یہی باعث ہی کہ اوسنی شرح قصیدہ ہمزیہ مین کہ جسکو ابو بکر عربی
نی کہا ہی لکہتا ہی کہ شیخ ابو بکر نی کہا ہی کہ یزید نی نہین مارا حسین کو بلکہ اوسکی نانا
کی تلوار نی اوسی مارا ہی اسواسطی کہ یزید خلیفہ رسولؐ تہا اور امام حسینؑ اوسپر
خروج کرنیوالی تہی اور پہر کہتا ہی اپنی شرح مین کہ اول خارجی خرج فی الاسلام حسین
ابن علی حالانکہ انکی نزدیک بروایت مرتضی علی خارجی پر لعنت آئی ہی میان صاحب

زرا اسے سوچو تو کہ جو شخص معاذ اللہ امام حسینؑ کو خارجی جانی الیسی یزید بن خارجی کی قول
سپر عمل کرنا زمرہ خوارج مین داخل ہونا ہی یا نہین ہم تمکو از راہ نصیحت کی کہتی ہین کہ اصل
اس مذہب کی الیسی ہی یعنی دشمنی اہلبیت کی تم اس مذہب کو چھوڑ دو نا حق جہنم مین
نہ پڑو ۵ تا آل نبی ہر کہ برافتاد در افتاد + اور یہہ جو غزالی نی کہا کہ یحرم علی الواعظ
وغیرہ روایۃ قتل الحسن والحسین اور جسکو ابن حجر بطور سند لایا ہی یہہ دلیل ہی اسکی
الحاد کی اسواسطی کہ یہہ وہ ذکر ہی کہ جسکی خبر خود خدا تعالی نی دی ہی اور قرآن مین اسکا بیان
فرمایا کہیعص کہ مفسرین نی اسکی تفسیر مین لکہا ہی کہ کاف اشارہ ہی طرف کربلا کے
اور ہا طرف عترت طاہرہ کی اور یا طرف یزید کی اور عین طرف عطش ذریت طاہرہ کے
اور صاد طرف صبر اہلبیت کی پس معرکہ کربلا خداوند عالم نی ان چند حرفون مین بیان فرمایا
اور یہہ بہی کتب طرفین مین لکہا ہی کہ حضرت آدم سے تا بہ خاتم الرسل سب انبیا کو خدا تعالے
نی اس حادثہ کی خبر دی ہی اور جملہ انبیا اس حال کو سنکر روئی ہین اور خداوند جلیل نے
اور تمامی ملائکہ اور انبیا نی یزید اور لو العین یزید پر لعنت کی ہی اور علمائی طرفین نی یہہ
اس ذکر کو اپنی کتابون مین لکہا ہی پس قرآن کو اور ان کتابون کو سب پڑہتی اور پڑہاتی ہین
اور وعظ و درس انکا کہتی ہین حفاظ و قرا ماہ مبارک مین تراویح مین سبکو یہہ
قرآن سناتی ہین پس غزالی نی جو اس ذکر کو منع کیا در حقیقت خدا اور رسول اور اپنے
علما اور حفاظ و قرا کو مرتکب فعل حرام کا جانا اب لو العین ابن حجر اور غزالی وغیرہ مالعین
اس ذکر کو یہہ لازم ہی کہ مثل حضرت عثمان محرق القرآن کی قرآن اور سب کتب مذہبی
اپنی کو کہ جنمین یہہ ذکر اور حال ظلم اہلبیت مذکور و مسطور ہی جلادین اسواسطی کہ
ان کتابون سی سب حال ظلم صحابہ ظاہر ہوتا ہی اور وہی علت کہ جو غزالی نی اس ذکر کہ

متفرع کی ہی یعنی ہیجان بغض صحابہ اسی سی پیدا ہوتا ہی کسواسطی کہ ان کتابون مین یہہ بہی لکہا ہوا ہی کہ شیخین یعنی ابوبکر اور عمر نی خلافت کو غصب کیا حق اہلبیت کا چہین لیا جناب فاطمہؑ کی گہر کو آگ لگادی اور یہہ خیال نکیا کہ اسمین جناب امیر اور جناب معصومہؑ اور حسنینؑ تشریف رکہتی ہین جناب معصومہ کی پہلو پر دروازہ گرا دیا کہ اوسکی ضرب سی پسلی اوسجناب کی ٹوٹ گئی اور حمل آپکا ساقط ہوا باغ فدک حضرتسی چہین لیا حالانکہ رسول مقبول نی اوسکو بموجب حکم خدا کی کہ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ دیا تہا عائشہ ام المومنین نی اوس امام بحق سی قتال وجدال کیا اور جناب امام حسن کے جنازہ پر تیر لگائی پس جبکہ یہہ ظلم انکی اہلبیت پر کہ جنکی حقمین خدا تعالی نی حکم کیا تہا کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی دیکہی جاینگی یا سنی جاینگی تو انکی دیکہنی والون اور سننی والون کو صحابہ سی کیونکر بغض پیدا نہوگا پس انکو چاہی کہ سب اپنی مذہب کی کتابونکو غرق کردا دین یا مثل حضرت محرق الفران کی کہ طریقہ مرضیہ انکا ہی جلوا دین خصوصیت منع ذکر مصائب امام حسینؑ کی کیا ہی دوسری یہہ کہ یہہ کہنا غزالی کا کہ حرام ہی واعظ اور غیر واعظ پر ذکر مقتل حسینؑ بموجب اسکی رائی اور قیاس اور اجتہاد کی ہی جیسا کہ ظاہر ہی اور ذکر مقتل حسین بموجب حکم خدا اور رسول کی ہے کما مر اور اجتہاد مخالف قران و حدیث کی باطل ہی اور مجتہد کذائی خارج ہی دائرہ اسلام سی کما ثبت فی محلہ تیسری یہہ کہ بعد ولادت حسینؑ ہر فرشتہ بحکم خدا تہنیت اور تعزیت لایا بلکہ قبل ولادت بہی خداوند عالم نی اپنی حبیب اور سب انبیا کو بوساطت ملائکہ سب حال شہادت شہزادہ خافقین کا سنوایا اور رسول خدا نی بہی اپنی امت کو اس حال کی بیان کرنی اور اسپر رونیکا حکم فرمایا چنانچہ مَنْ بَكَى عَلَى الْحُسَيْنِ أَوْ أَبْكَى أَوْ تَبَاكَى

وجبت له الجنة شاہد عدل اسپر ہی وبقطع نظر از بنی آدم تا جن و وحش اور طیر اسپر روئے

ہین اور روتی ہین آسمانکی رونیکی علامت کہ شفق ہی اب تک ظاہر ہوتی ہی اور از

روز شہادت تا این دم ملائک بہی حضرت کی قبر پر روتی ہین اور سب علما اور فضلا

ادنی اور اعلی سب روتی آئی ہین چنانچہ کتب سیر و تواریخ مین یہہ سب مذکور ہی

اور شیخ فرید اور مرید اوسکا نظام الدین کہ دونون سنی اور صوفی مشہور ہین اونہون

نی نقل کی ہی کان فی البغداد رجل جلیل یستمع مصائب الحسین و یبکی فبکی یوما و ضرب

الرأس علی الارض حتی سال الدم منہ ثم غشی علیہ و مضی فزارہ فی اللیلة عند الحسین

و یقول نجانی اللہ من حب الحسین یعنی ایک مرد مومن عاشق جناب امام حسینؑ نہایت

جلیل القدر بغداد مین تہا کہ ہمیشہ وہ دیندار مصائب جناب امام حسینؑ سنکر رویا

کرتا تہا خصوص ماہ محرم مین پس ایک سال بروز عاشورا مصائب اپنی آقا کی سنکر

اسقدر رویا اور سر کو اسقدر زمین پر دی مارا کہ وہ آخر پہٹ گیا اور خون اوس سی

جاری ہوا اور بیہوش ہو گیا اور اوسی بیہوشی مین قضا کر گیا پس لوگون نے

اوسی شب کو اوسی خواب مین دیکہا کہ وہ مومن خدمت جناب امام حسینؑ مین حاضر ہے

اور خوش ہو ہو کر کہتا ہی کہ مجہی خدا نی بمحبت و بتصدق حسین ابن علی بخشا اب بدیدہ ہوش

دیکہنا چاہئی کہ یہہ وہ غم ہی کہ جسکی باعث اوس شخص کی نجات ہوئی ایسی غم کو یہہ

شخص حرام کہتا ہی اور نہین ڈرتا کہ حرمت اس شی کی کہان پہونچتی ہی پس اس شخص

نی نہ خدا کو چہوڑا نہ نبی کو نہ ملائکہ کو اور ہم کہتی ہین کہ غزالی ائمہ اربعہ سی انکی بڑا نہین

جنکی اجتہاد پر اتنا فقہ اس مذہب کی ہی وہ تو اسمین مرثیے بیان کر گئی ہین چنانچہ

مرثیہ شافعی کا مشہور ہی اور آگی ہم بہی اوسمین سی کچہہ بیان کرینگی مگر اس قول امام غزالی

۴۳

سی ہمیں کئی فائدہ حاصل ہوئی اول تو یہہ معلوم ہوا کہ مابین صحابہ کی جھگڑی اور
قضیے واقع ہوئی دوسری یہہ کہ وہ قضیے ایسی ناحق ہیں کہ جنکی سننے سی صحابہ سی بغض
پیدا ہوتا ہی تیسری یہہ کہ شرکت صحابہ کی تباہی خاندان رسول اور شہادت
جگر گوشگان بتول میں ثابت ہوتی ہی والا انسی بغض پیدا ہونی کی کیا وجہ چنانچہ ملا سعد الدین
تفتازانی نی اس امر کی تصریح کی ہی کما قال فی شرح المقاصد یعنی اَنّ ما وقع بین الصحابة
رضوان اللہ علیہم من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ
والمذکور علی السنة الثقات یدلّ بظاہرہ علی اَنّ بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حدّ
الظلم والفسق وکان الباعث لہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک
والریاسة والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کلّ صحابیّ معصوما وکلّ من لقی النبی
بالخیر موسوما الا انّ العلماء لحسن ظنہم باصحاب رسول اللہ ذکروا لہا محامل وتاویلات
بہا یلیق وذہبوا الی انہم محفوظون عمّا یوجب التضلیل والتفسیق صونا لعقائد المسلمین
عن الزیغ والضلالة فی حق کبار الصحابة رضوان اللہ علیہم سیّما المہاجرین منہم والانصار
والمبشرین بالثواب فی دار القرار رضوان اللہ علیہم واما ما جری بعدہم من الظلم
علی اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن الظہور بحیث لا مجال للاخفاء ومن الشناعة
بحیث لا اشتباہ علی الآراء اذ کاد یشہد بہ الجماد والعجماء ویبکی لہ الارض والسماء
وتنہدم منہ الجبال وتنشق منہ الصخور ویبقی سوء عملہ علی کرّ الشہور ومرّ الدہور فلعنة اللہ
علی من باشر او رضی او سعی ولعذاب الآخرة اشدّ وابقی انتہی بعض کلامہ یعنی اس
کلام کی یہہ ہیں کہ جو کچھہ واقع ہوا درمیان صحابہ کی محاربات اور منازعات سی اوپر اسوجہ
کہ کتب تواریخ میں مسطور ہی اور زبان ہای ثقات پر مذکور ہی دلالت ظاہری کرتا ہی

اس امر پر کہ بعض صحابہ طریق حق سی پہر گئی ہین اور حد ظلم اور فسق پر پونہچی اور ریتھا
سبب اسکا عداوت اور عناد اور تعصب و حسد اور طلب ملک و ریاست اور میل
طرف لذات اور شہوات کی اسواسطی کہ نہین ہی ہر ایک صحابہ سی معصوم اور نہ ہر ایک
اونمین سی کہ جو ملا ہی نبی سی ساتہہ خیر کی موسوم مگر یہہ کہ علمائی بسبب حسن ظن کے
اون امور کی تاویلات ذکر کی ہین جو اونکی لایق ہین او ر گئی ہین طرف اس امر کے
کہ وہ تضلیل و تفسیق سی بری ہین تاکہ عقائد مسلمین زیغ و ضلال سی محفوظ رہین بیچ
حق کبار صحابہ کی خاصۃً مہاجر و انصار کی جو بشارت دی گئی ہین ساتہہ ثواب کی
بیچ دار قرار کی اور جو کچہہ کہ واقع ہوا بعد انکی ظلم اوپر اہلبیت نبی کی پس وہ ایسا ظاہر
ہی کہ مجال اخفا کی نہین اور اوسکی شناعت ایسی ہی کہ عقول پر مخفی نہین اور
قریب ہی کہ گواہی دین اوسکی جمادات اور حیوانات بیجمای اور رووین اونکی لئی
ارض و سما اور پہٹ جائین اونسی پہاڑ اور شق ہوجائین پتہر اور باقی رہیگا برا
عمل اوسکا ہمیشہ پس لعنت خدا کی اوس شخص پر کہ جو مباشر اسکا ہوا اور سعی
اسمین کی ہر اینہ عذاب آخرت شدید تر اور پاینده تر ہی پس اس سی ثابت ہوا کہ یہہ
سب ظلم جو خاندان رسول پر ہوئی علت ان سب کی وہی غصب کرنا خلافت کا ہی
کہ جو شیخین باوجود عدم استحقاق کی منصب کبریای خلافت پر بیٹہہ گئی حالانکہ خدا
و رسول کی انکی خلافت پر نص نفرمائی تہی و الا خلافت انکی نزدیک منصوص ہوتی
نہ اجماعی اگرچہ بسبب عدم دخول جناب امیر و بنی ہاشم وغیرہ اس اجماع مین یہہ
اجماع ہی صحیح نہین سوای اسکی یہہ خلفا تو اتنی بہی لیاقت نرکہتی تہی کہ جتنی لیاقت
ابوحنیفہ افتا اور قضاوت کی رکہتا تہا کہ جسکی امام المشککین فخر رازی نی توہین اور

شیخین کی ہی اور دلیل ہماری اسپر یہہ ہی کہ ابو عمرو بن عبد البر صاحب استیعاب نی ترجمہ عبد الرحمان بن سہل الانصاری مین قاسم بن محمد سی نقل کی ہی کہ اوسنی کہا اکیروز ایک شخص متوفی کی نانی اور دادی حضرت ابو بکر کی پاس ترکیکا جہگڑا کرتی ہوئی آئین پس ابو بکر نی جدہ مادری یعنی نانی متوفی کو متروکات اوسکی سے چہٹہ حصہ دیا اور جدہ پدری یعنی دادی کو اوسکی کچہہ ندیا عبد الرحمان حارثی بدری نی سنکر ابو بکر سی کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ جدہ مادری کو کہ اگر وہ پہلی متوفی کی مرجاتی تو نواسا اوسکا اوسکی میراث نہ پاتا تو نی سدس دیا اور جدہ پدری کو کہ اگر وہ پہلی متوفی کی مرجاتی تو پوتا اوسکا میراث اوسکی لیتا تو نی کچہہ ندیا حضرت ابو بکر یہہ سنکر متنبہ ہوئی اور متوفی کی مال کو اون دونون مین برابر تقسیم کیا پس اس حدیث سے کئی امر متفرع ہوئی ایک یہہ کہ خلیفہ رد کی زمین الیسی مسئلہ متعارف مین ناواقف ہو دوسری یہہ کہ ترجیح مرجوح کی کیا زعمہ عبد الرحمان یا ترجیح من غیر مرجح کس سبب انکی خاطر مین گذری تیسری یہہ کہ کہنے عبد الرحمان کے حکم اپنی سی رجوع کی حالانکہ اور بیہقی نی قرۃ العین کرۃ العمل مین عبد الرحمن سی اور اوسنے اپنی باپ سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا کہ مین ایکروز بہ ضرورت ابو بکر کی پاس گیا اونہون نی کہا کہ مین دوست رکہتا تہا اس بات کو کہ میراث عمہ اور خالہ کی جناب خاتم الرسل سی دریافت کرتا اور جلال الدین سیوطی نی اتقان کی نوع سیوم وشستم مین لکہا ہی کہ ایکروز ابو بکر سی معنی آیہ وفاکہۃ وابا کی پوچہی کہا کہ ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی ان انا قلت فی کتاب اللہ بالا اعلم یعنی اگر معنی کتاب خدا مین کہون اوس چیز کو کہ نہین جانتا مین تو کونسا آسمان مجہپر سایہ ڈالیگا اور کونسی زمین مجہی اوٹہائیگی اگر کہون کتاب خدا مین اوس چیز کو کہ نہین

جانتا مین اوسکو انہی اور ظاہر ہی کہ معنی اب کی تعلق رکہتی ہین ساتہہ لغت عرب کی یعنی یہہ ایک لغت عربی ہی کہ جسکی معنی سب فصحای عرب بغیر رجوع کرنی کی طرف تفسیر وحدیث کی سمجہتی ہین پس جبکہ حال خلافت پناہ کا زبان دانی مین ایسا ہو تو لیاقت فتوی اور اجتہاد کی کہ علاوہ علم تفسیر وغیرہ سی ملکیہ قدسیہ اور قوت قویہ چاہتا ہی ان صاحب کو یہہ قوت کہان میسر تہی اور یہی حال لغت دانی خلیفہ صاحب کا تو شیخ بخاری کی لکہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ اپنی صحیح مین لکہا ہی قال النبی ان اخی نوحا لما اذاہ السقطم فمسح یدہ علی عرباض فخرج منہ سمسم فقال ابوبکر یا رسول اللہ ما السقطم و ما العرباض و ما السمسم فقال السقطم الزبابۃ والعرباض الورد الخیطل والعشنم الضیون فقال ابوبکر ما لنا طاقۃ فبین لنا فقال السقطم والزبابۃ والقرنب الفارۃ والعرباض والورد والخیطل الاسد والسمسم والعشنم والضیون السنور الحدیث خلاصہ معنی یہہ ہین کہ پیغمبر نی فرمایا کہ جب بہائی میری نوح کو سقطم نی ستایا اور اذیت دی تو ہاتہہ اپنا عرباض پر پہیرا پس اوسکی آنکہ سی سمسم باہر آیا پس ابوبکر نی معنی ان تینون لفظون کی پوچہی فرمایا سقطم زبابہ قرنب کا نام ہی اور ورد خیطل کا اور عشنم ضیون کا ابوبکر نی یہہ کہا کہ یا حضرت مجکو طاقت انکی سمجہنی کی نہین ہی آپ ان لفظون کی معنی ارشاد فرمائین اوس جناب نی ارشاد فرمایا کہ سقطم اور زبابہ اور قرنب کی معنی موش کی ہین اور عرباض اور ورد اور خیطل کی معنی شیر کی ہین اور سمسم اور عشنم اور ضیون نام ہین بلی یعنی گربہ کی پس یہہ لغت خلافت مآب کے ذہن عالی مین نہ آئی حالانکہ یہہ لغت عربی تہی پہر باوجود اس علم و فضل کی مسند آرا ہوئی خلافت اشرف الانبیا کی اور یہی فضایل اور محامد ابوبکر مین لکہا ہے

۴۷

که حیذ یهود خدمت خلافت مآب مین حاضر ہوئی اور کہا کہ ہم اپنی نبی کی اوصاف بیان
کرو ابوبکرؓ نی کہا کہ ای قوم یہود بہ تحقیق کہ مین اوس جناب کی ساتھ غار مین مثل ان
دو انگشت کی نزدیک اور متصل تھا اور ہمراہ اوسکی کوہ حرا پر گیا اور اوسوقت
اونگلیان میری حضرت کی اونگلیون سمین تہین لیکن بیان کرنا اونکی حال کا اور
اونکی اوصاف کا بہت مشکل ہی بہہ کہکر اشارہ کیا طرف علی ابن ابی طالب
کی پس یہود اوسجناب کی خدمت کثیر الافادت مین حاضر ہوئی اور عرض کے
کہ اس کلام خلیفہ صاحب سی ظاہر ہوا کہ جو فضیلت کہ اتباع خلیفہ صاحب خلیفہ جے
کی واسطی بسبب صحبت غار کی ثابت کرتی ہین وہ کچہہ فضیلت اونکی واسطی مفید نہین
فقط حضرت کی ملازمت اور مرافقت سی اتصال جسمانی اور معیت مکانی اونکو حاصل
ہوا نہ تقرب ربانی اور فیوض یزدانی اور اس سی اور کیا زیادہ ہوگا کہ باوجود
مصاحبت اوس قبلہ اہل نیاز کی نشیب و فراز مین کمال بی بصیری سی اوصاف
اوسجناب کی نہ پہچانی اور نہ بیان کر سکی ہم نہین جانتی کہ صاحب ذخایر جو اس
حدیث کو باب فضائل ابوبکر مین لایا ہی کونسی فضیلت حضرت ابوبکر کی اسمین
فرار دی ہی سوای جہل اور عدم تعارف اونکا ساتھہ حال رسولخدا کے
اور سبب سی ان سچی صاحب نی جواب اعرابی مین کہا تہا کہ مین خلیفہ نہین ہون
اور یہی باعث تہا کہ اقیلونی فلست بخیرکم و علی فیکم کہا تہا اور اسی جہت سے
خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب نی کہا تہا کہ ان بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ وقی اللہ شرہا فمن
عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنی بیعت ابی بکر کی تہی بی اصل اور بسو تدبیر سی خدا نی
اوسکی شر سی بچایا پس جو شخص کہ اعادہ کری مثل اس بیعت کی پس قتل کرو تم اوسکو

پہر بہی سبب تہا کہ کہا لیتنی کنت سالت رسول الله ہل للانصار فی ہذا الامر حق یعنی
کاش کہ مین رسولخدا سے پوچہتا کہ آیا واسطی انصار کی بہی اس خلافت مین حق ہے
پس اگر خلیفہ صاحب لیاقت خلافت کی اور قابلیت ریاست کبری کی رکہتی اور
جناب رسول خدا بحکم خدا اور بواسطہ وحی کی انکو خلیفہ کر جاتی تو پہر اپنی خلافت
مین خلافت مآب شک کیون فرماتی اور خلیفہ ثانی اس خلافت کو بی اصل کیون ٹہراتے
اور ایسا ہی حال تہا علم و دانش اور فہم و فراست حضرت فاروق کا کہ فخر رازی
نی تفسیر آیہ ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی مین لکہا ہی یُروی فی ہذا المعنی ان یہودیا
من فضلاء الیہود جاء الی عمر فی ایام خلافتہ وقال اخبرنی عن اخلاق رسولکم فقال
عمر اطلبہ من بلال فہو اعلم منی ثم ان بلالا دلہ علی فاطمۃ ثم دلتہ علی علی فلما سال
عنہ قال صف لی متاع الدنیا حتی اصف لک اخلاقہ فقال الرجل لایتیسر لی فقال
علی عجزت عن وصف الدنیا وقد شہد الله علی قلتہ حیث قال قل متاع الدنیا قلیل
فکیف اصف لک اخلاقہ وقد شہد الله بانہ اعظم حیث قال انک لعلی خلق عظیم
یعنی ایک بزرگان یہود سی خلیفہ ثانی کی پاس اونکی ایام خلافت مین آیا اور کہا کہ ای
خلیفہ اخلاق اور اوصاف اپنی پیغمبر کی مجہسی بیان کر خلیفہ صاحب بی عاجز ہو کر کہا
کہ اسکو بلال سی پوچہہ کہ وہ مجہسی زیادہ حالات نبی سی آگاہی رکہتا ہی پس بلال نی
جناب سیدۃ النسا فاطمہ الزہرا کیطرف رہنمائی کی اور جناب معصومہ نی حضرت امیر المومنین
کیطرف دلالت کی جب یہودی اوس جناب کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنی مطلب کی
استدعا کی تو اوس جناب نی ارشاد فرمایا کہ ای یہودی اول تو اسباب اور متاع
دنیا کی تفصیل بیان کرتا کہ مین اخلاق محمدی کی تفصیل تجہسی بیان کرون یہودی نی کہا

کہ یہہ امر میری حیطہ اختیار و اقتدار سی باہر ہی جناب امیر نی فرمایا کہ تو ای بجتہیر کہ لقد
شرح کر بیسی حال دنیا کی عاجز ہی حالانکہ خدا یتعالی نی اوسکی قلت اور کمی کی گواہی
دی ہی اور فرمایا ہی کہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنیا قلیلٌ یعنی متاع دنیا بہت قلیل اور کم ہے
پس مین اخلاق نبی کو کیونکر بیان کرون حالانکہ اوسکی عظمت اور کثرت پر خدای
عزوجل نی گواہی دی اور فرمایا کہ تو ای محمدؐ صاحب خلق عظیم ہی اس روایت سی کئے
فائدی حاصل ہوئی ایک تو نا واقفیت خلیفہ صاحب کی حال خوش مآل پیغمبر آخر الزمانؐ
دوسری یہہ کہ خود باقرار خلیفہ صاحب حضرت بلال حال رسول ذو الجلال سی بہ نسبت
خلیفہ جیو کی زیادہ تر واقف اور آگاہ تہی اور پہر با وجود اسکی لیاقت منصب خلافت
کی نرکہتی تہی پس حضرت عمر کیونکر قابل اس منصب جلیل کی ہوئی تیسری یہہ کہ
کلام بلاغت نظام معجز انجام جناب امیر علیہ السلام سی صاف ظاہر ہوتا ہے
کہ خاص وہی جناب اس منصب جلیل کی لیاقت رکہتی تہی نہ اور کوئی اور یہہ بھی
کہ غیر اس منصب جلیل کی کیونکر لیاقت رکہی جب کہ علم خدا اور رسول اوسکو حاصل نہ ہو
چنانچہ کتب صحیحہ اہل سنن مین لکہا ہی کہ خلیفہ ثانی اکثر لوگونسی الزام پاتی تہے
یہانتک کہ عورات پردہ نشین بہی اونکو ملزم کرتین تہین اور بارہا جناب امیر نے
اونکو مسائل مین ہدایت کی اور خلیفہ جیو کی ہر بار لولا علیؑ لہلک عمرؓ زبان پر جاری
کیا پس فاضل پر مفضول کو ترجیح دینا خلاف عقل و نقل ہی اور یہہ جو سائل نے
خلاصہ قول مولوی اسمعیل کا لکہا ہی کہ جو حسنین مرتبہ شہادت کو پہونچی داخل
جنت ہوئی جگہ خوشی کی ہی نہ محل غم کا آہ یہہ قول مولوی مذکور کہ پر از مکر و زور ہے
مردود ہی اسواسطی کہ یہہ جو علت خوشی ہونی کی شہادت حضرت امام حسینؑ پر

تو فرمایا کہ لقد ظلمت عدد المدر والمدر یعنی برابر اوس اعرابی اضطراب نکہ کہ بن ظلم کیا گیا ہون بقدر شمار سنگریزہ و کلوخ کی یہ وہ لوگ جو اس امر کا دعوی کرتی ہین کہ حضرت علیؑ کی ابوبکر سی

و نہیب اجب ترتیب ایا حضرت نے اوس سی فرمایا کہ واہ مظلمتاہ کی اوسنی بلند کی آواز فریاد و نالہ اور کلمہ ناگاہ ایک اعرابی آیا اور امیر المومنینؑ خطبہ پڑھتی تہی

دخول جنت اور علو مرتبت کو گردانا ہی یہہ فقط ازراہ تلبیس اور تذویر کی بخوف
شیعان خاص حسنین کی ہی و الا درحقیقت علت اسکی انکی نزدیک وہی خوشی کرنا
اور شاد ہونا اور ہنسنا انکی خلیفہ زادی یزید ابن معاویہ اور اوسکی اتباع کا ہی کہ
جب سر شہدا کی اور اسرای اہلبیت رسول مقبول دربار یزید مین آئی تو اونکو
دیکھکر یزید اور تمامی اہل دربار خوش ہوئی اور ہنسی اور بہت شادی کی پس اس
علت کو بخوف فرقہ محقہ علت مذکورہ بالا کی ساتہہ بدلا و الا اگر حال شہدا قابل
شادی اور خوشی ہوتا تو چاہئی تہا کہ جناب رسالت مآب حال شہدا پر خوش
ہوتی اور ہنستی حالانکہ اوس جناب سی خلاف اسکا ظہور مین آیا ہی جیسا کہ مشکوۃ
مین کہ صحاح کتب اہل سنت سی ہی لکہا ہی نعی النبیؐ زیداً و جعفراً و ابن راحۃ للناس
قبل ان یاتیہم خبرہم فقال اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذ ابن راحۃ فاصیب و عیناہ
تذرفان یعنی خبر پہونچائی آنحضرت نی مرنی زید اور جعفر اور ابن راحۃ کی پہلی اس سی
کہ اوی لوگونکو خبر اونکی مرنیکی پس فرمایا اوس جناب نی کہ لیا نیزہ زید نی پس شہید کئی گئی
پھر لیا نیزہ عبد اللہ نی پس شہید کئی گئی یہہ حال فرماتی تہی وہ جناب اور روتی جاتی
تہی پس اگر حال شہدا محل سرور و شادی ہوتا تو جناب رسول خدا کیون روتی
بلکہ خوش ہو ہو کر بیان کرتی اور بہی صحیح بخاری مین لکہا ہی اور اوسکو روضۃ الاحباب
والی نی بہی نقل کیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ زید اور جعفر اور ابن راحہ کو مینی تخت
زرین پر بہشت مین دیکہا کہ مثل فرشتونکی پرواز کرتی تہی پس باوجود حصول
اس مراتب اور دخول بہشت کی اسما بنت عمیس سنی اپنی کتاب مین نقل کی ہی کہ وہ کہتی ہین
کہ جناب رسول خدا خبر شہادت جعفر طیار سنکر میری گہر مین تشریف لائی اور فرزندان

جعفر کو بلا کر اپنی پاس بٹھلایا اور دست حق پرست اونکی سر پر پھیرتی تھی اور روتی تھی
پس اس سی ثابت ہوا کہ گریہ و بکا حال شہدا پر اسوہ اور پیروی رسول خدا کی ہی
اور عین عبادت ہی اور اسی جگہ صاحب روضہ نی داد انصاف کی دی ہی اور کہا ہی
کہ تنبیہ از ضمن خبر جعفر و حزن رسول خدا بجہت او معلوم میشود کہ شخص در معصیت
بمجرد بکا و حزن از دایرہ صابران و راضیان بقضای حق تعالی بیرون نمیرود زیرا کہ
آن حال اثری است از آثار رحمت و رقتی کہ خداوند تعالی در دل بندہ مومن
ایجاد فرمودہ بلکہ توان گفت کہ شخص اگر از مصیبت متاثر گردد و معالجہ نفس خویش
بصبر و رضا کند رتبہ او ارفع خواہد بود از کسی کہ باک ندارد از وقوع مصیبت و منجزع
نگردد از ان زیرا کہ آن علامت قساوت قلب است واللہ اعلم اور بہی علی محمد خان
مرادابادی فاروقی حنفی نی اپنی رسالہ مین کہ جسکا نام غمکدہ رکہا ہی مفتاح الجنان
اور معارج النبوۃ وغیرہ سی نقل کی کہ طرماح نی ابن عدی سی روایت کی ہی وہ کہتا ہے
کہ جب فوج اشرار نابکار یزید علیہ ما علیہ کی کربلا سی روانہ ہوئی تو مین لاشہای
شہدا مین حالت غش مین پڑا ہوا تہا بعد دیر کی جب ہوش مین آیا تو دیکھا مینی کہ
بیس سوار بلباس سفید کہ بو عنبر اور مشک کی اونمین سی آتی تہی آنکر اپنی گھوڑونسی
اوتری اور اونمین سی ایک شخص نی لاشہ حسین کو اوٹھا کر بٹھایا اور کوفہ کیطرف
اشارہ کیا کہ سر امام حسین کا جسد اقدس سی آنکر ملحق ہوا جب مینی بغور دیکھا تو وہ
بزرگ جناب محمد مصطفی تہی اور اوس جناب نی حضرت آدم اور انبیا سی کہ ہمراہ حضرت
کی تہی کہا کہ تمنی دیکھا کہ میری امت نی میری آل سی کیا سلوک کیا اور یہہ فرما کر بہت
روئی اور بہی رسالہ تحریر الشہادتین مین لکہا ہی کہ جب قافلہ اہلبیت کا مدینہ میں پہنچا

تو اہل مدینہ اونکو دیکھکر روئی اور پیٹی اور اسقدر اونپر لشکر غم نی ہجوم کیا کہ بیالنسی
باہر ہی اور ایسا شور و فغان اونمین بلند ہوا کہ شور قیامت کو یاد دلوایا اور ام
سلمہ کو روتی روتی غش آگیا اور منقول ہی کہ حسن بصری اسقدر شہدای کربلا پر
رویا کہ رخسارونمین زخم ہوگئی تہی حضرت ادم حضرت ہابیل پر کہ جب قابیل نی اونکو
شہید کیا اسقدر روئی کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور جناب امام زین العابدین
کا رونا تو مشہور ہی کہ چالیس برس اپنی پدر بزرگوار شہید دشت کربلا کو رونے
سوای اسکی جناب رسولخدا اکو شہادت حضرت امیر حمزہ پر نہایت حزن و ملال عارض
ہوا اور بہت روی اس سی ثابت ہوا کہ حال شہدا قابل گریہ و بکا ہی نہ جای شاد
و سرور پس علت خوشی اور شادی اس فرقہ کی وہی پیروی معاویہ اور یزید اور
اوسکی اتباع کی ہی نہ حصول مراتب و مدارج جنانی دوسری یہہ کہ قول مولوی
اسمعیل کا مخالف ہی قول رسول مقبول کی کہ اوس جناب نی فرمایا کہ من بکی علی الحسین
او ابکی او تباکی وجبت لہ الجنۃ واہ کیا خوب مذہب ہی اس فرقہ کا جناب رسول خدا
تو حکم دین اوس جناب پر رونیکا اور مولوی اسمعیل حکم دی اوس جناب پر خوش ہونیکا
اور ہنسنی کا واقعی اگر جناب امام حسین زندہ ہوتی تو بیشک مولوی اسمعیل پہلی
سب سی اوس جناب پر جہاد کو چڑہتا اور یہی سکہو نپر جاتا اور یہہ تو لاچار ہوگئی ہین کہ
خدا تعالی نی اپنی حبیب محمد مصطفی کو قرآن مجید مین خاتم النبیین کر ملقب کیا ہی ورنہ
یہ لوگ دعوی نبوت کا کرتی جیسا کہ مسیلمہ کذاب نی کیا تہا مگر اس فرقہ کی عداوت کو
اہلبیت رسول ہی سی ساتہہ دیکھنا چاہئی کہ ایسی شخص کو شہید کہین اور جناب امام حسین کو
خارجی مقرر کرین اور کہین کہ خرج الحسین بسیدہ قتل بسیف جدہ اور لفظ شہادت کو

وغیرہ ولی ان او دشمنان من محبین
بھی ہو تو اتفاق [illegible]
کا اسکی وقت من نبو اور
حکمیہ اجماع کہ [illegible]
خلاف جناب [illegible]
تو خلاف جناب بھی اوسکی [illegible]
سوای اسکی جناب امیر باتفاق
[illegible] معصوم تہی
فرزندین محفوظ اور معصوم تہی
اور رسولخدا ان اونکی حقمین
فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت
اور الحق مع [illegible]

اوس جناب کی نام پر بھی موقوف کرین اور لفظ قتل کا بجای لفظ شہادت کی اطلاق
کرین جیسا کہ غزالی کی روایت مین وارد ہی کہ بحیرم علی الواعظ وغیرہ روایۃ قتل الحسن
والحسین الخ اور یہہ جو مولوی اسمعیل نی کہا ہی کہ اقربا تمہاری ایسی مصیبتو نمین
مبتلا ہون الخ کافی ہی اس قول کی رد کو احادیث نبوی کہ جنمین حکم ہی اوس جناب
کی مصایب کی ذکر کرنیکا اور اوسپر رونی رولانیکا بس جبکہ جناب رسول خدا اور
علی مرتضی خود حکم دین کہ تم ہر سال بلکہ ہر وقت اوس جناب کی مصایب کو بیان کرکے
روؤ اور ہمکو پرسا دو تو پہر مولوی اسمعیل کون ہی جو منع کرتا ہی اور جب خود صاحب
مصیبت کی یہہ مرضی ہو کہ میری مصیبت کو بیان کیا کرو تو منع کرنا مولوی اسمعیل کا
باعث اوسکی عناد کا ہی رسول خدا کی ساتھہ مگر ہان مولوی اسمعیل کی نزدیک مثل
خلفائی غاصبین تابعداری حکم رسول کی جائز نہین تو البتہ یہہ قول مولوی مذکور کا اس
فرقہ کی نزدیک درست ہوگا مگر مخرج ہوگا اسکو دایرہ ایمان سی اسطور پر بہی اب ہم
مولوی صاحب کی تو ابعین سی پوچہتی ہین کہ جبکہ خداوند عالم نی ہمراہ و کراۃ نوانسطہ
ملایک مقربین اپنی حبیب کو اس حادثہ کی خبر دی اور فرشتونکو حکم کیا کہ جا کر تعزیت
اوس جناب کی کرو اور آج تک فرشتہ اوس جناب کی قبر پر روتی ہین اور آسمانکی رونیکی
علامت آج تک ہر روز ظاہر ہوتی ہی یعنی شفق اسکا کیا جواب دینگی بجز اسکی کہین کہ
مولوی صاحب مذکور ہی ثانی معلم الملکوت بلکہ اوستاد معلم الملکوت ہتی اور یہہ جو سایل
نی لکہا کہ اور یہی کہتی ہین کہ کتاب سر الشہادتین شاہ عبد العزیز کی نہین ہی سو حقیقت
یہہ ہی کہ شیعونکو ایسی کیا غرض ہی کہ جو محنت کرکر کتاب لکہین اور اوسکو منسوب
کرین کسی غیر مذہب والی کیطرف یہہ امر تو اون لوگون کو چاہئی کہ جنکی مذہب مین

کچھہ خلل ہوا اور جنکا مذہب بقول خلیفہ ثانی بی اصل ناشی سوء تدبیر سی ہوا ہو
تو البتہ اونکو لازم ہی کہ اپنی مذہب کی اصل بنانی کو ایسی باتین کرین اور شیعون
کو کیا غرض جو جہوٹ بولین اسواسطی کہ انکا مذہب تو فضل خدا سی ایسا درست
اور صحیح فساد سی اور سالم عیب سی ہی کہ کچھہ انکو احتیاج اسبات کی نہین اور سوای
اسکی اہل سنت کی مذہب کی بی اصلیت پر ایک بڑی قوی دلیل یہہ ہی کہ جس کتاب مین
مدح یا صفت اہلبیت کی یا کوئی دلیل اپنی مذہب کی بطلانکی دیکھتی ہین تو سراسیمہ ہوکر
اپنا پیچھا چہوڑانیکو اوس کتاب سی انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ کتاب کسی رافضی کی
لکھی ہوئی ہی پس باوجودیکہ شاہ عبد العزیز کو بہت زمانہ نہین گذرا اور دیکھنی والی
ابہی تک موجود ہین کہ جنہون نی اس کتاب کو اونسی سنا ہی اور اونکی زمانہ مین چھپ
چکی تھی اور ہر گلی کوچہ مین پڑی پہرتی تھی شیعونکی طرف نسبت دیدی فقط اسواسطی
کہ اوسمین بعض حق باتین لکھین ہین کہ جنسی انکی دین کی خرابی ہوتی ہی اور اسی پر
صحت اقوال مولوی عبد العزیز صاحب کی اگرچہ بڑی معتبر گنی جاتی ہین قیاس کرنا چاہئی
اپنی کید نسبت حکیم باب دویم تحفہ اثنا عشریہ مین اونہون نی بہی فرمایا تہا کہ علی ہذا القیاس
کتب بسیار تصنیف نمودہ اند وبہر یک از معتبرین اہلسنت نسبت نمودہ یہہ حال ہی
اہل اس مذہب کا اور چاہتی ہین کسیطرح سی اہلبیت کی فضایل مٹ جائین اور کوئی
اونکا نام نہ لینی پائی واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یہان تک تو جواب تہا سوال
مذکور کا اوپر طریقہ اہل تشیع کی اب سنیی جواب ضلالت انتساب نذیر حسین
شیخ نجدی صاحب کا اور مین بقدر جواب مذکور کو گوشمالی انشاء اللہ کیجیگا قال فی جواب
جواب در صورت مرقومہ راجح در قصہ کربلا امتناع وحرمت است چنانکہ صاحب مجموعہ

وموبوی اسمعیل شہید مرحوم افادہ فرمودہ صورت مرقومہ مین رائج قصہ کربلا مین
امتناع اور حرمت ہی جیسا کہ صاحب صواعق اور مولوی محمد اسمعیل شہید نی افادہ
فرمایا ہی اقول وبہ نستعین جواب ناصواب مجیب غیر مصیب صاحب کا کہ انکی بلاہت اور
سفاہت پر باعلای صوت ندا دیتا ہی مخدوش اور منقوض ہی اس جہت سی کہ چونکہ
مجیب صاحب نی اپنی اس دعوی کو بلا بینہ و برہان بیان کیا اور کوئی دلیل اور
کوئی سند رجحان حرمت اس ذکر پر آیات اور احادیث سی قایم نہین کی لہذا
قابل سماعت صاحبان عقل سلیم اور طالبان حق ویقین کی نہین ہو سکتا اور اوپر
ہم جواب باصواب مین اپنی استحباب اس ذکر کا اور مسنونیت اس بیانکی بوجہ
احسن احادیث آیات سی ثابت کر آئی ہین پس منع اس شیخ صاحب کا بمقابلہ قول
خدا اور رسول کی قابل منع ہی نہ لایق سمع ثم قال ونیز جناب شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی در قول جمیل ارشاد نمودہ عبارتہ ہکذا ترجمہ اور بہی جناب شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی نی قول جمیل مین ارشاد کیا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی رُوِّینَا فی سُنَنِ ابْنِ
ماجۃ وغیرہ اَنَّ القَصَصَ لَمْ تَکُن فی زمان رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا فی زمانِ اَبی بَکرٍ
وعمر ورُوِّینا اَنَّ الصَّحابۃَ کانوا یخرجون القصاص من المساجد فعلمنا اَنَّ القصص غیر
موعظۃ وانہ مذمومۃ وانہا محمودۃ واما الآفات التی تعتری الوعاظ فی زماننا فمنہا عدم
تمیزہم بین الموضوعات وغیرہا بل غالب کلامہم الموضوعات والمحرفات وذکرہم الصلوات
والدعوات التی عدّہا المحدثون من الموضوعات ومنہا قصصہم قصۃ کربلا والوفاۃ وغیر
ذلک وخطبہم انتہی ما فی القولِ الجمیلِ یعنی روایت کی گئی ہم سنن ابن ماجہ وغیرہ مین یہہ
کہ قصہ خوانی نہ تہی زمانہ رسول خدا مین اور نہ تہی زمانہ ابو بکر اور عمر مین اور روایت

اور نہین ہو ما محمد الا رسول الخ یعنی
نہین ہی محمد مگر رسول کہ بیشک ہوچکی
بہت سی رسول گذر گئی الخ
یا مارا جاوی تو تم دین سی پہر جاؤگی
اور جو دین سی پہر جاویگا خدا کو
ضرر نہ پہونچا سکیگا اس آیت مین انصار

تو نہین مرادہ ... نہ سجا
اگر فوت ہوگئی پیغمبر ... کار
کیون ایسی مضطرب ہوگئی ہو
پہر کر فریاد کی اور کہا کہ ایہا الناس
اور مسجد کی دروازہ پر کہری
سوار ہوکر شہر مین آئی

کی گئی ہم کہ صحابہ کرام نکال دیتی ہتی قصہ خوانونکو مسجد مین سی ہی سمجہی جاتا کہ قصہ گوی
غیر ہی وعظ ونصیحت کی اور یہہ قصہ گوئے مذمت کی گئی ہی اور وعظ و نصیحت پسندیدہ
چیز ہی یعنی شرع مین اور یہہ آفتین جو سبق آئی ہین واعظونکو ہماری زمانہ مین ہوا ہین
سی ایک علامت تمیز ہی اونکی درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کی بلکہ غالب
کلام اونکا موضوعات اور محرفات ہین اور ذکر کرنا اونکا اون نمازون اور دعاونکا
جنکو محدثون نے موضوعات مین گنا ہی اور از انجملہ بیان کرنا اونکا قصہ کربلا اور
وفات کی اور سوای اوسکی یعنی اور موسمون مین قصہ گوئی کرنی اور اونمین خطبہ خوانی
کرنا تمام ہوا مضمون جو قول جمیل مین ہی اقول وبہ نستعین یہہ قول مثل بول شاہ ولی
اللہ کا کہ زمانہ رسولخدا مین قصص نہ ہتی اور نہ زمانہ ابی بکر و عمر مین اور قصہ خوانونکو صحابہ
نکلوا دیا کرتی ہتی وہ مردود و منقوص ہی کئی وجہ سی اول تو یہہ کہ شیخ ولی اللہ نے
جہال کی اضلال وگمراہی کی واسطی حکم خاص کو پیرایہ عام مین جلوا دیا ہی اور سوای
نفسانی و اغوای شیطانی حکم ربانی اور امر محبوب سبحانی کا ابطال چاہا تو صحیح اسکی
یہہ ہی کہ قصہ دو طرح پر ہین ایک جہوٹی مثل قصہ امیر حمزہ وغیرہ کہ جنسی کتابین جہوٹی
قصونکی مملو اور مشحون ہین اور دوسری سچی مانند حوادث اور سوانحات واقعیہ
امورات اور معاملات نفس الامریہ کی کہ جو وقوع مین آئی ہین اور صادق ہین کسیطرح
کا ریب و شک اور جہوٹ اور بناوٹ کو اونمین راہ و دخل نہین اور وہ قصہ ہین
کہ جنکو خدا تعالی نے احسن القصص کر تعبیر کیا ہی اور اور قصی غزوات جناب رسول
مقبول اور حال فراری بعض صحابہ جہاد سی اور فتوح قلاع بر دست حیدر کرار غیر فرار کے
پس ذکر کرنا اور سننا اور پڑہنا اور دیکہنا اور رکہنا جہوٹی قصونکا تو بلا ریب حرام ہے

اور ہماری ائمہ سی بہی مذمت مین ایسی قصونکی بہت سی حدیثین وارد ہین چنانچہ
عین الحیات مین جناب امام محمد تقی علیہ السلام سی منقول ہی کہ جناب رسولخدا نے
کہ ذکر علی ابن ابیطالب عبادۃ ومن علامات المنافق ان یتنفر عن ذکرہ ویختار
استماع القصص الکاذبۃ واساطیر المجوس علی استماع فضائلہ ثم قرء واذا ذکر اللہ
وحدہ اشمازت قلوب الذین لایومنون بالاخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ہم
یستبشرون فسئل من تفسیرہا قال اما تدرون ان رسول اللہ کان یقول اذکروا علی
ابن ابیطالب فی مجالسکم فان ذکرہ ذکری وذکری ذکر اللہ فالذین اشمازت
قلوبہم من ذکرہ واستبشروا عن ذکر غیرہ اولئک الذین لایومنون بالاخرۃ ولہم
عذاب مبین یعنی یاد کرنا علی ابن ابیطالب کا عبادت ہی اور علامات منافق سی تنفر کرنا
اور بہاگنا ہی اوسکی ذکر سی اور اختیار کرنا اور ترجیح دینا ہی سننی قصون دروغ اور
جہوٹ کو اوسکی فضایل کی سننی پر اور افسون مجوس کی پہر اوس جناب نی یہہ
آیۃ وافی ہدایۃ تلاوت فرمایا کہ اذا ذکر اللہ وحدہ الخ پس پوچہی انحضرت سی تفسیر
اوسکی فرمایا کہ کیا نہین جانتی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ یاد کرو علی ابن ابیطالب کو اپنی مجلسونمین
پس بدرستی کہ یاد کرنا علی ابن ابیطالب کا یاد کرنا میرا ہی اور یاد کرنا میرا یاد کرنا خدا
کا ہی پس وہ لوگ کہ بہاگتی ہین دل اونکی یاد کرنی علی ابن ابیطالب سی اور خوش اور
شاد ہوتی ہین ذکر کرنی غیر اونکی سی پس یہہ وہ لوگ ہین کہ ایمان نہین رکہتی ساتہہ
آخرت کی اور خاص انکی واسطی ہی عذاب دردناک خوار کرنیوالا اور ابن بابویہ نی کتاب
اعتقادات مین بیان کیا ہی کہ سئل الصادق عن القصاص ایحل الاستماع لہم فقال
لا وقال من اصغیٰ الی ناطق فقد عبدہ فان کان الناطق عن اللہ فقد عبد اللہ وان

لکان النّاطق عن ابلیس فقد عبد ابلیس یعنی پوچھا جناب صادقؑ سے حال قصہ خوانونکا
کہ آیا سننا انکے قصون اور کتابونکا حلال ہی یا نہین فرمایا کہ جو شخص کہ سنے کسی کی بات
پس بہ تحقیق اوس سننے والے نے اوس کہنے والے کی پرستش کی اور جو شیطان کی بات
کی یعنی جہوٹ اور باطل کہا تو اوسنے شیطان کی پرستش کی اور اوسکو تو جانے
ان دونون حدیثونسے ثابت ہوا کہ جہوٹے قصے کہنے حرام ہین اور سچے قصے کہنے درست
اور جایز اور اگر مطلق قصے یعنی جہوٹ اور سچے دونو حرام ہون تو اولا قران کا
پڑہنا ہی چاہئے کہ حرام ہو جاے کہ اوسمین بہی بہت سے قصے خدایتعالے نے بیان فرمائے ہین
دوسری کتابین طرفین کی کہ قصونسے بہری ہوئی ہین اونکا دیکہنا اور پڑہنا حرام ہو جائے
دیکہو کتب صحیحہ اہل سنت کہ اونمین لکہا ہے زید بن اوفی سے کہ اوسنے کہا کہ دخلت
علی رسول اللہ فی المسجد فذکر قصّۃ مواخات رسول اللہ بین الصحابۃ فقال علیؑ للنبی
لقد ذہبت روحی وانقطع ظہری حین رأیتک فعلت ما فعلت باصحابک ما فعلت غیری
فان کان ہذا من سخط علیّ فلک العتبیٰ والکرامۃ فقال رسول اللہ والذی بعثنی بالحق
ما اخترتک الا لنفسی فانت منّی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وانت
اخی ووارثی یعنی زید کہتے ہین کہ حاضر ہوا مین خدمت مین جناب رسول خداؐ کی اوسی
حال مین کہ وہ جناب مسجد مین تشریف رکہتے تہے پس ذکر کیا گیا قصہ مواخات کا کہ رسول خداؐ
مابین صحابہ کے عقد مواخات و برادری کیا پس عرض کیا جناب علیؑ نے خدمت جناب رسول خداؐ مین
کہ پرواز کیا روح نے میری اور ٹوٹ گئی پشت میری جسوقت کہ دیکہا مینے آپکو کہ کیا
آپنے جو کچہہ کہ کیا اپنے اصحاب کے ساتہہ سواے میرے یعنی ایک صحابی کا دوسرے
صحابی کے ساتہہ عقد مواخات باندہا اور میرا عقد مواخات کسیکے ساتہہ نکیا پس

یہہ امر اگر از راہ غصہ کی ہی تو لیس واسطی اسکی کراہت اور بزرگی ہی رسول مقبول نی
فرمایا کہ مجہی قسم ہی اوس شخص کی کہ جسنی مجہی مبعوث کیا ہی براستی کہ نہین اختیار کیا مینی
تجہی مگر واسطی نفس اپنی کی تو میرا بہائی ہی مین تجہسی عقد اخوت باندہونگا پس تو مجہ
بمنزلہ ہارون کی ہی موسی سی مگر یہہ کہ نہین ہی کوئی نبی بعد میری اور تو بہائی میرا ہی
اور وارث میرا ہی انتہی اب مقام غور ہی کہ یہہ صاحب کیا بہاوری سی فرماتی ہین کہ
مسجد مین بیان کیا گیا اور کسی نی قصہ خوانونکو نکال دیا سوا اسکی بعد زمانہ رسول
مقبول کی آج تک کسی عالم فاضل کو یہہ نہ معلوم ہوا کہ جو اس شیخ نجدی کو معلوم ہوا
کہ سب ہمیشہ ان قصونکو کہ جو قرآن مین ہین اور کتب تواریخ و تفاسیر مین بیان
کرتی رہی اور اپنی تالیفات اور تصنیفات مین اونکو نقل فرماتی رہی چنانچہ کچہہ تو
اوپر مذکور ہوئی اور دو چار اور واسطی تفنن خاطر ناظرین کی زیب قرطاس ہوتی
ہین اولا دیکہو ملا جامی نی کہ اتنی بڑی فاضل اور عالم اس مذہب کی ہین حضرت
یوسف اور زلیخا کی قصہ کو نظم کیا ہی اور انکی علمانی غزوات جناب رسولخدا اور علی
مرتضی اور شیخین کو اور اونکی مناقشات اور مشاجرات کو جو فیما بین واقع ہوئی ہین
اپنی سب کتابونمین لکہا ہی یہانتک کہ معارج النبوۃ مین کہ انکی عالم متبحر ملا معین کی تصنیف
سی ہی قصہ مصر و بیعت خلیفہ اول کو اسی شرح و بسط کی ساتہہ لکہا ہی کہ جسکی دیکہنی
اور پڑہنی سی شرم آتی ہی یعنی لکہا ہی کہ جناب رسول مقبول قبل ہجرت امر دعوت کو
بہت مخفی رکہتی تہی پس جبکہ بتیس ۳۵ آدمی اسلام لائی تو ابوبکر نی رسولخدا سی کہا
کہ اب آپ اسلام کو ظاہر کرین اور کفار کو دعوت کرین طرف اسلام کی اپنی نی فرمایا کہ
ای ابوبکر ابہی ہم بہت قلیل ہین اور کفار کثیر اونسی مقابلیکی طاقت نہین رکہتی ہین

قرآن مین انکو انصار سی بہی بیان کیا
اور انکو تفضیل دی ہی اور جناب ...
اور مہاجر ہم سی بہتر ہین کہ ...
اسواسطی کہ حضرت رسول خدا نی ہم سی ...
فرمایا ہی کہ امام قریش سی ہونگی پہر
سلمان کہتی ہین کہ مین جناب امیر کی
خدمت مین گیا اور اوسی ماجرے کی خبر
دی حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان
ونسی اور خلافت ہم ہی مستحق ہین
کی حجت پکڑی ہی کہ ہم کو ... الغفار
جن باتونکی ساتہہ ...
اون باتونسی حجت پکڑی ہی

سنی جا بحجت ... اول جسنی کہ ابوبکر
سی بیعت کی ... بعد
کہ سب سی پہلی ... بیعت کی
اور بعد اوسکی ابو عبیدہ ... اور
بعد اوسکی عمر ابن ...
حضرت نی فرمایا ... معاذ بن جبل نی ...

ابوبکر نے حضرت کا کہنا نمانا اور بہت اصرار کیا لاچار ہوکر جناب رسولخدا مسجد مین تشریف

لائی اور حضرت ابوبکر کو اجازت دی خطبہ خوانی کی پس جو ہین حضرت ابوبکر منبر پر

گئی اور خطبہ پڑہنی لگی کفار عرب چار ونطرفسی اونپر ہجوم لائی اور خلیفہ صاحب

کو گہیر لیا پہر ہر طرفسی انپر مار پڑنی لگی عتبہ بن ربیعہ نی تو وہ ظلم دہور کیا کہ پاوٗنسی

جوتیان اتار کر جناب خلافت مآب کی مونہہ پر تڑا تڑ اس زورسی لگائیں کہ رخسارکو

اور بینی حضرت کی شیجائی لکہاہی کہ ناک حضرت خلیفہ صاحب کی سوجکر گال کی برابر

اگئی تہی اور دونون چیزونمین سی تمیز جاتی رہی تہی اور یہہ نہ معلوم ہوتا تہا کہ ناک

حضرت کی کونسی ہی اور رخساری کونسی ہین اور ریاض النضرتین بہی اس قصہ کو

اسی طرح پر لکہاہی کہ عن عائشۃ قالت لما اجتمع اصحاب رسول اللہ وکانوا تسعۃ وثلاثین

رجلا الح ابوبکر علی رسول اللہ فی الظہور فقال یا ابابکر انا قلیل فلم یزل یلح علی رسول اللہ

حتی ظہر رسول اللہ وتفرق المسلمون فی نواحی المسجد وقام ابوبکر فی الناس خطیبا و

رسول اللہ جالس وکان اول خطیب دعی الی رسول اللہ وثار المشرکون علی ابی بکر

وعلی المسلمین فضربوہم فی نواحی ضربا شدیدا ودنی منہ الفاسق عتبۃ بن ربیعۃ فجعل

یضربہ بنعلین مخصوفین ویحرفہما لوجہہ واثر ذالک حتی ما یعرف الفہ من وجہہ انتہی

اور ترجمہ اسکا بعینہ ملامعین کی عبارت ہی اور باوجود اسکی ان سب علمانی اسکو

اپنی کتابونمین لکہاہی اور سب لوگ ان کتابونکو پڑہتی ہین اور اس قصہ کو بیان کرتے

ہین پس اگر یہہ بات کہ قصہ حقہ واقعیہ کی کہنی سی اور لکہنی سی آدمی مردود ہوتاہے

تو یہہ علما پہلی مردود ہوئی حالانکہ اس قصہ مین کیسی اہانت اور ذلت خلیفہ صاحب

کی ہی پس اسکا بیان کرنیوالا تو مردودونمین داخل ہنو اور کسی نی ایسی قصہ کو گو مسجد

مسجد سی نکال نہ دیا اور منع نکیا اور ذاکر جناب امام حسینؑ مردود وینمین داخل ہو حالانکہ
اوس جناب کی ذکر مین کسیطرح کی اوس جنابکی اہانت اور ذلت نہین ہی اسواسطے
کہ اوس جناب کی قصہ مین اوس جنابکی شجاعت اور بہوک اور پیاس اور صبر کا حال
بیان ہوتا ہی کہ تین دنکی بہوک اور پیاسمین ایسی لڑی اور اعجاز دکہایا کہ ہزارہا
نامردونکو بہگایا اور کئی ہزار آدمیونکو ذوالفقار حیدر ریسی اوس غضنفر بیشہ
شجاعت و بطالت نے قتل کرکر بدار البوار بہجوایا اور اونیس ۱۹ سو زخم بدن اطہر
پر کہائی اور پہر باوجود اس زور و شجاعت اور اعجاز کی اسقدر صبر کیا کہ سب
فرزندون اور عزیزونکو زخم کہاتی سر کٹاتی دیکہا حالانکہ طاقت خیبر شکنی کی
رکہتی تہی باوجود اس زور خداداد کی سبب ظلم اعداکی اٹہائی پس اگر حکم خدا
نہوتا تو کسکی طاقت تہی جو اوس جناب کو شہید کرتا غرض یہہ کہ اوس جنابنے
ذلت سی سر نہین دیا بلکہ بہادری اور شجاعت سی شہید ہوئی حتی کہ انبیای
سابقین حال شہادت حضرتکا سنکر غشغش کرتی تہی اور حیرتمین رہتی تہی اب
منکرین شہادت اور مانعین ذکر انحضرت اپنی دلمین غور و فکر کرین کہ یہہ امورات
بجز صاحب اعجاز کی اور کسسی ہو سکتی ہین کوئی صاحب ہمین بتائی کہ ہزارہا آدمی
کسینی ایسی شدت کی بہوک اور پیاس اور دہوپ اور کثرت زخم مین ماری ہین اور
انیس ۱۹ سو زخم کس بہادر تہمتن رومن بدن نی کہائی ہین انسانکی واسطی نہایت
دو چار زخم کاری کافی ہین کسی فرد بشر کی طاقت نہین ہی کہ اتنی زخم کہا کر اسقدر
جیتا رہی پہر اسپر اوس جنابکا یہہ حال تہا کہ جب کوئی عزیز یا رفیق شہادت
پاتا تہا تو وہ جناب جاکر اور کفار سی جہاد کر کر اوسکی نعش اٹہا کر لاتی تہے

یہی اعجاز نہین تو اور کیا ہی بہر حال بیانمین ان امورات کی کمال مدح اور
توصیف اوس حضرت کی ہی ہان البتہ توہین اور تذلیل بیان کرنمین قصہ سقیفہ
بنی ساعدہ کی ہی کہ جسوں سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ان خلفائی آل اطہار اور
عترت اخیار پر اوس شخص کی کہ جس سی یہہ لوگ بظاہر ہدایت یافتہ ہوئی
ہیں وہ ظلم وستم کی کہ جنکی حصر کی بشر کو تاب وطاقت نہین کہ اون جبرونکا خلاصہ
یہہ ہی کہ سلطنت محمدی کو اونکی خاندان سی نکالکر اپنی گہر مین لیگئی جناب امیر کے
گردنمین رسن والکر کہینچ لی ہوئی نکال لائی کہ جسکو خدائی نفس نبی قرار دیا تہا
جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا بضعہ رسولخدا سی کہ جنکو خداوند جلیل رسولخدانے
اونکو اونکی وجہہ معاش مین عنایت کیا تہا چہین لیا اور اوس جنابکی گہر پر آگ لیکر
چڑہ آئی کہ جو خانہ فیض کا شانہ رسول اور ہبط وحی الہی تہا اوسکو آگ لگادی
پس کسقدر اسمین ذلت انکی ہی یا ذلت انکی بیان کرنمین قصہ قرطاس کی ہی کہ
جس سی یہہ صاف ہویدا اور روشن ہی کہ جناب رسولخدا کو نسبت ہذیان اور
ہجر کی دی اور کہا کہ ان ہذا الرجل لیہجر اور یہہ وہ کلمہ ہی کہ عرب اسکو دشنام
جانتی ہین پس دشنام رسولخدا کو مسلمان کہلا کر کسقدر اہانت انکی اسمین ہی
اور سب سی زیادہ رسوائی وفضیحت خلیفہ ثانی صاحب کی اونکی لو اطبین اور مفتد اونکی
ہاتہ سی یہہ ہوئی ہی کہ امام سیوطی نے حاشیہ قاموس مین وہ بات لکہی ہی کہ جسکی لکہنی
سی یقین ہی کہ لو اطبین کو کمال شرم وحیا آتی ہوگی گو وہ مرض اکثر بزرگ
مشایخوں کو ایام طفولیت مین عارض ہو جاتا ہی کہ جانا اوسکا بہت دشوار ہو جاتا ہے
مگر ظن غالب ہی کہ خلافت مآب کا وہ مرض کہ جسکو امام سیوطی نے لکہا ہی بعد غصب

خلافت گم ہو گیا ہوگا گو برائت بالکل حاصل نہو ئی ہو اور اس حال کو حضرت افلح صاحب
کہ جو خدمت گذار خاص تھی خوب جانتی ہونگی اگر ہم مین سی کوئی لکھتا تو اوسکو محمول
با فخر او عداوت کرتی اور جبکہ دوست خاص امام سیوطی نی لکھا تو اب کیا
کہہ سکتی ہین اور شاہ عبد الحق دہلوی نی شرح مشکواۃ مین خلیفہ صاحب کی گھڑی ہوکر
بیتاب کرنیکی علت اس امر کو گردانا ہی اور ایسا ہی یہہ قصہ خلیفہ صاحب کی شک
کرنیکا بروز حدیبیہ نبوت جناب رسالتمآبؐ مین ثعلبی نی لکھا ہی کہ خلیفہ صاحب
نی کہا ما شککت منذ اسلمت الا یومئذٍ یعنی کہا عمر نی کبھی مجھی ایسا شک نبوت مین
نہین ہوا جیسی کہ اسلام لایا جیسا شک نبوت نبی مین بروز حدیبیہ ہوا اور غزالی نی
احیاء العلوم کی فصل چہارم کی جزو اول مین لکھا ہی کہ عمر فاروق ایک روز حذیفہ
سی پوچھتی تھی کہ رسولخدا نی تجھی سب نام منافقونکی بتائی ہین ایا انمین میرا نام بھی
ہی یا نہین سبحان اللہ ان حالون کی بیان کرنیمین تو ذلت اور اہانت خلفا کی ہو اور
جناب امام حسینؑ پر جو ظلم گذری جنکو کہ خدا اور رسولؐ اور ملائک نی بیان کیا ہی
اونکی بیان کرنیمین اوس جناب کی ذلت اور اہانت ہو غرضکہ اگر قصونکا بیان کرنا مطلق
ممنوع ہوتا تو یہہ لوگ ایسی قصہ اپنی کتابونمین کیون لکھتی اس سی معلوم ہوا کہ یہہ قول
اس شیخ نجدیکا بالکل باطل اور حلیہ صدق و صداد سی عاطل ہی فقط اس کہنی سی
اسکو یہہ منظور ہی کہ ذکر جناب امام حسینؑ موقوف ہو جائی و اعجبا قصہ جیش اسامہ
کہ جس سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ متخلفین جیش مذکور پر جناب محمدؐ نی لعنت کی اور فرمایا
کہ لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ حالانکہ حضرت خلفا بھی اس لشکر مین داخل تھی
اور تخلف ان سبکا کتب طرفین سی ثابت ہی اور ایسی ہی قصہ زد و کوب حضرت ابا

ذر غفاری کا کہ حضرت عمر ابن الخطاب کی ہاتھہ سی ہوا کہ جنکی تعریف اور فضائل مین
بی علاوہ حد احادیث کتب اہلسنت مین لکھی ہوئی ہین اور یہی قصہ حضرت عائشہ صدیقہ
سنیہ کا کہ جنمین یہہ لکھا ہی کہ ام المومنین عثمان کو علیشہ نعثل کی ساتھہ تشبیہ دیا کرتی تھی
اور کہتی تھی اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا فانہ قد کفر کذا فی مجمع البحار و فی روضۃ الصفا
اور یہہ بہی لکھا ہی کہ طلحہ اور زبیر قتل عثمان مین شریک تھی کہ جنکو عشرۂ مبشرہ مین گنا ہی
اور پہر عائشہ کی ساتھہ متفق ہوکر جناب امیر علیہ السلام سی لڑی اور اوسی جناب کے
ہاتھہ سی ماری گئی الحاصل اسی قبیل کی ہزاروں قصہ خلفاء اور تابعین اور تبع تابعین
کی کتب صحیحہ اہل نحلہ مین لکھی ہوئی ہین اور سب لوگ ان کتابونکو پڑہتی ہین اور پڑہاتی
ہین اور انہین کتابونکا درس فرماتی ہین اور کوئی ان پڑہنی والونکو مسجد و سنی باہر نہین
نکالدیتا پس ثابت ہوا کہ جن قصونکی ممانعت ہی وہی قصہ جہوٹی ہین کہ جنکی کہنی والی
مسجد و سنی نکالی جاتی ہین نہ قصہ حقہ مگر مثل مشہور ہی کہ حب الشئی یعمی و یصم تیری
محبت نی اسقدر کور باطن کیا کہ خیال قران کا بہی جاتا رہا اور یہہ خیال مین نرہا کہ
قرانمین کتنی قصہ مذکور ہین اور نہ خیال اخبار و احادیث اور علما کا دیکہو کہ مولوی
عبدالحق صاحب محدث دہلوی نی کتاب اخبار الاخیار و اسرار الابرار صرف بیان قصص
اولیاء ہی مین تصنیف کی ہی اور یہہ جو تفریع اسپر کی اور کہا کہ نہنی جاتا کہ قصہ کوئی
غیر ہی وعظ و نصیحت کی اور یہہ کہ قصہ کوئی مذمت کی گئی ہی اور وعظ و نصیحت پسندیدہ
چیز ہی یہہ تفریع اسکی غلط محض ہی اور یہہ دونون مقدمہ باطل ہین بدلیل اسکی کہ
اکثر قصہ مثل قصص قران اور اکثر حکایات عارفان و زاہدان عین پند و نصیحت ہین خصوص
قصہ انبیا کی کہ نہایت عبرت ہین واسطہ اولی الالباب کی جیسا کہ خدا یتعالی فرماتا ہی

کان فی قصصہم عبرت لاولی الالباب فی الحقیقت جو شخص مثلاً حضرت موسی اور فرعون کے قصہ کو دیکھیگا کہ فرعون بسبب نافرمانی خدا اور رسولکی ہلاک ہوا تو وہ شخص بلاشبہہ اس سے پند پذیر ہوگا اور جانیگا کہ نافرمانی خدا اور رسولکی اور شرک کرنا اوسکی ساتھہ یا دعوی کرنا خدائیکا باعث ہلاکت اور موجب خسران مبین کا ہوتا ہی اور اسی جگہہ سی یہہ بہی منکشف ہوا کہ کل قصی قابل مذمت کی نہین ہین اور یہہ جو اسنی کہا کہ آفتین جو پیش آئی ہین واعظونکو ہماری زبانمین الخ **اقول** یہہ قول مدعی صاحب کا کہ بلا بیّنہ و برہان ہی اور تمہید سے واسطہ داخل کرنی قصہ کربلا کی موضوعاتمین اگر تسلیم کیا جائی یعنی اسکی مذہب کی سب واعظونکو ایسا ہی تصور کیا جای کہ وہ سب کی سب بی تمیز ہین اور کسیکو اتنی لیاقت حاصل نہین کہ باہمین موضوعات وغیر موضوعات کی تمیز کرین تو بہی بیان کرنا خاص ذکر امام حسینؑ کا اون واعظین پر حرام نہین ہوسکتا اسواسطہ کہ حال مصائب اہلبیت اور حسنین علیہم السلام کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت اور شیعہ محقہ اثنا عشریہ میں اصح صحت کی ساتھہ مذکور ہی اور الیساحد استفاضہ اور شہرتکو پہنچا ہی کہ گنجایش کذب اور عدم مطابقت ساتھہ واقع کی اوسمین کسیطرحسی نہین ہوسکتی اسواسطہ کہ مثلاً واعظنی بیان کیا کہ معاویہ نی جناب امام حسنؑ کو جعدہ ملعونہ سی زہر دلواکر شہید کروایا چنانچہ روضۃ الصفا اور روضۃ الاحباب اور روضۃ الشہدا کتب معتبرہ اہل خلافمین مذکور ہی یا اوسنی بیان کیا کہ یزید پلید بن معاویہ غاویہ خال المومنین سنیونکی جناب امام حسینؑ کو مع فرزندان عزیز ان و رفیقان تین دنکی بہوک اور پیاس مین ذبح کیا اور اوسکا مال و متاع لوٹ لیا اور اوسکی حرم محترم کو باصد گونہ ذلت وخواری اسیر کرکر بلوائی عام مین پہرایا تو فرمائی کہ واعظانی اس بیانمین کیا غلط کہا اگر یہہ بہتان بندی انکی واعظین پر فقط اسواسطے

ہی سکو یہہ جانتی ہین کہ اس ذکر مین حال خلفا کا کہلتا ہی اور یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اگر بعد انتقال
جناب ختمی مآب است محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اہلبیت پر اتفاق کرتی اور
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور کونوا مع الصادقین اور وارکعوا مع الراکعین اور انما
ولیکم اللہ کو فراموش نکرتی اور اونسی بیعت کرلیتی اور اپنا مولا و پیشوا جانتی
تو کسیکو خاندان رسول صلعم پر جرأت نہوتی پس اسواسطی یہہ لوگ چاہتی ہین کہ یہہ
ذکر بند ہوجائی تو حال دشمنان خاندان رسول صلعم کا پوشیدہ رہی جیسا کہ غزالی
نی بیان کیا ہی مگر یہہ انکی حماقت ہی اسواسطی کہ جو شی طشت از بام ہی افتادہ وہ مخفی کیونکر
ہوسکتی ہی بلکہ اور باعث انکشاف اور اظہار اونکی حال کا ہوتا ہی اسواسطی کہ عاقل
فہیم سمجہی گا کہ اسمین کچہہ دال مین کالا ہی کہ جو ایسی امر جلی کو منع کرتی ہین الحاصل حال
شہادت سبطین رسول الثقلین صلعم سے مخالف و موالف مین بروایات صحیحہ ایسی
توضیح اور تنقیح اور صحت کی ساتہہ لکہا ہوا ہی اور مطابق کتب مذکورہ کی ایسا زبان
زد خلائق ہی کہ جاہل یہانتک کہ اہلسنت کو بہی حاجت تمیز کی اسمین باقی نہین رہی
فضلا عن العالم پس بریں تقدیر داخل کرنا قصہ کربلا کو موضوعات مین اور شمار کرنا
اونکا اونمین خارج ہونا ہی حیطہ اسلام اور دایرہ ایمان سی ہان البتہ بی تمیزی
واعظین کی اس فرقہ کی بیان کرنمین احادیث موضوعہ فی مدائح الخلفاء مسلم ہی کہ
بسبب اون احادیث کی کثرت یہہ بیچاری کہانتک تمیز کرتی ہین موضوعات اور غیر موضوعات
کی کرین جیسا کہ آگی بیان ہوگا کہ انکی علماء معتبر نی خود اعتراف اس امر کا کیا ہی کہ جملہ
احادیث مدائح خلفا ہی موضوع ہین احقر العباد نی بہی چند حدیث موضوعہ انکی واسطی تفنن
خاطر احباب کی لکہتا ہی کہ معلوم ہو کہ موضوعات انکا نام ہی ازانجملہ ایک یہہ ہی کہ کہتی ہین

که رسول خدا صلعم نے فرمایا لو وضعت فی کفة المیزان و وضعت امتی فی کفة اخری لرجحت
ثم وضع مکانی ابوبکر فرجح بهم ثم وضع عمر فرجح بهم ثم رفع المیزان خلاصه یهه هی که حضرت
فرماتے هین که اگر کفهٔ میزان مین مجهی رکهتی اور دوسری کفهٔ میزان مین تمام امت کو
رکهتی تو مین سب امت پر راجح اور غالب آتا اور جب میری جگهه ابوبکر کو تولین
تو وه بهی سب امت پر غالب آئی اور جب اوسکی جگهه عمر کو رکهین تو وه بهی سب پر غالب
آئی پهر بعد اسکی میزان کو اوٹها لین اور یهه حدیث وضع کی هی مقابل اوس حدیث
کی که جو جناب امیرؑ کی حق مین وارد هی اور اوپر بیان هوا که عمر نے خود کها که ای علیؑ اگر
تمهاری اعمال کو ایک کفهٔ میزان مین رکهین اور تمام امت کی اعمال کو دوسری کفه مین
رکهین تو تمهاری اعمال کا کفه بسبب گرانسنگی کی زمین سی نه اوٹهه سکی اور دوسرا
کفه بسبب سبکی کی آسمان پر جا لگی اب عداوت کو اس فرقه کی ملاحظه کرنا چاهئی که جناب
امیرؑ کی نام کو بهی اس حدیث مین نه لکها اور ایسی هی حدیث الحسنؑ والحسینؑ سید اشباب
اهل الجنة کی مقابل الشیخان سید الکهول اهل الجنة وضع کیا هی مگر واضع یهه نه سمجها
که جنت مین کهول کهان هونگی که جنکی یهه سردار بنین گی اور جو اگر کهول سی کهول دنیا
مراد هون تو چاهئی که معاویه او یزید سردار پیرونکی هون والا بڈهون بیچارونکا
کیا قصور که یهه نے سردار کی رهین اور ایسی هی یهه حدیث جمله موضوعات سی هی
که جب جناب رسولخداؐ دیکهتی تهی که نزول وحی کو دیر هوئی تو حضرت کا رنگ مبارک
متغیر هو جاتا تها اور خوف اسبات کا طاری هوتا تها که مبادا مین نبوت سی معزول
هوا هون اور عمر منصوب هوا هو اور وحی اوسپر نازل هوئی هو سبحان الله انکو
اتنا خیال نه آیا که اس صورت مین عمر جناب رسولخداؐ کو هر وقت خار معلوم هوتا هوگا

اور ہمیشہ وہ جناب اوس سی کہٹکتی رہتی ہونگی اور ہر گہڑی اس امر کا خوف لگا رہتا ہوگا

مگر جای تعجب ہی کہ جناب رسولخدا کو شاید اس امر کا خیال نآیا کہ مین خاتم الرسل ہون

نبوت مجہہ پر ختم ہوئی ہی اس قبیل کی ہزارون حدیثین مدح مین خلفا کی وضاعین وکذابین

نی وضع کی ہین کہ مُبتدی اور صبیان بہی جنکو دیکہکر موضوع جانلین اور معاضد ہماری اس قول کا

قول فیروزآبادی کا ہی کہ جو ملقب بہ مجد الدین ہی اوسنی اپنی کتاب سفر السعادت

مین لکہا ہی کہ کل ما ورد فی شان ابی بکر فہی من المفتریات التی تشہد بہ بداہۃ العقل

بکذبہا یعنی کل احادیث جو حضرت ابو بکر کی شان مین وارد ہین پس وہ مفتریات سی ہین

کہ گواہی دیتی ہی اوسپر بداہۃ عقل اور ہم کہتی ہین کہ حضرت ابو بکر کی کچہہ خصوصیت

نہین خلفای ثلثہ کی مدح مین جتنی حدیثین ہین وہ سب موضوعات ہین جیسا کہ ابن ابی الحدید

معتزلی نی لکہا ہی کہ معاویہ نی بہت سی روپیہ خرچ کر کر خلفای ثلثہ کی شان مین اور اونکی

مدح اور فضائل مین ہزارون حدیثین وضع کرائین اور اونکو شہرت دی اور ایسا ہی

حال عبد الملک کا لکہا ہی کہ اوسنی بہی ہزارون حدیثین انکی تعریف مین وضع کرائین

اور جناب امیر کی مذمت مین اور ایک بڑی وضعین مین سی انکی ابو ہریرہ ہین کہ

وضع کرنیمین احادیث کی کچہہ خوف نکرتی تہی جیسا کہ جمع بین الصحیحین اور کنز العمال مین

بہی تعریف انکی لکہی ہی پس جبکہ یہہ حال انکی مذہب کی احادیث کا ہو تو پہر واعظین

بیچاری کیا کرین اور احادیث سچی کہانسی لادین جو بیان کرین اور یہہ جو کہا و منہا

قصصہم قصۃ کربلا الخ ظاہر اسیاق و سباق عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ کلمہ من کا

منہا مین تبعیضیہ ہی اور ضمیر مونث راجع ہی طرف موضوعات کی جیسا کہ مترجم رسالہ

ہذا نی ترجمہ مین اس قول کی لکہا ہی کہ ازانجملہ بیان کرنا اونکا قصہ کربلا کا اور قصہ

٦٩

جناب رسول کی وفات کی
کرانی پدر بزرگوار ابوبکر اور
عمر نے زہری اہلبیت کی حق
کمال بد عہدی کی اور قیمتی
عہد کیا تھا اوسکو توڑ ڈالا
اور ہماری کہنی پر عمل نہ کیا
جناب علی کی ... دیکھا تو
حضرت کو کتاب ... اور گریبان
خلافت مآب ... اور زمین پر دی
مار کی ... مبارک ... شکست
نصیب ہوئی اور گردن ... استقلال
... کرنی ہی جلا ہو جاتی

خوانی وفات کی اور سوای اسکی یعنی اور مومنین کی قصی بیان کرنی اور اونین حفصہ کی
کرنا انتہی پس حاصل اسکا یہہ ہوا کہ جملہ موضوعات سی قصہ کربلا کا ہی اور قصہ وفات صلعم
بلکہ جملہ قصص شہدا از حضرت آدم تا ختم رسل ہین پس یہہ قول اسکا منجر ہی اسکی
کفر وارتداد اور عداوت با اہلبیت اختیار کیا اور دلیل ہی اسکی مخالفت کی ساتھہ خدا
اور رسول خدا صلعم کی کما لایخفی اب ہم پوچھتی ہین کہ قصہ کربلا مین کونسی چیز موضوعات
سی ہی آیا شہید ہونا اوس جناب کا یا قتل و ذبح کرنا شمر کا یا فوجین لیکر آنا ہمنام
خلیفہ ثانی کا کربلا مین و اسکی تاراجی خاندان رسول کی یا قتل کرانا یزید کا امام مظلوم کو
یا ظلم و ستم کرنا اہلبیت پر یا بانی ہونا خلفا کا اس ظلم پر غرض کسی شی کو اس شخص
نی مخصص نکیا تا کہ معلوم ہو کہ کونسی شی اسمین موضوع ہی بہر حال صحت و قوع جملہ مذکورات
بالا کی بدلائل مذکورہ مثل روز روشن پیش اہل بینائی مبرہن اور منکشف ہے
گو کور باطن کی نزدیک مثل روز غیم و غمام تیرہ و تار ہو۔ گر نبیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ ✢ ثم قال فی الواقع ذکر قصہ اصحاب کربلا و وفات الشیخان
رض موجب آفات پر آفات از ارتکاب امور منہی عنہا مانند نوحہ و شیون و ماتم و شور
گریہ و زاری و فغان و بیقراری دران لازم می آید و شایع است کہ بیان این قصہ لامحالہ
مودی بود امور منکرہ مذکور نبشید و قاعدہ مطردہ فقہا کہ ما یودی الی ما لا یجوز لا یجوز
مقتضی و باعث بر منع انست کما لایخفی علی المتامل المنصف و ازین سبب بیان این قصہ
با وجود فرط محبت با اہل بیت نبوت در قرون ثلثہ درمیان سلف اخیار و علماء ثقات
متتبعان آثار سید ابرار رواج نیافتہ آری اسمہ مجامع ذدعاء خیر از ایشان مروی شدہ
کمالایخفی علی الماہر بالاخبار والآثار ترجمہ عبارت فی الواقع قصہ کربلا اور

۷۰

دفعات کا اونکی موجب آفات پر آفات ارتکاب امور منہی عنہا سی مانند نوحہ اور شیون
اور ماتم اور شور اور گریہ اور زاری اور فغان اور بیقراری کی اوسمین لازم آتا ہی اور ظاہر
ہی کہ بیان اس قصہ کا ضرور کرمودی طرف امور منکر مذکور کی ہوتا ہی اور قاعدہ مستقیمہ
فقہا کا ہی کہ جو چیز کہ پہونچانیوالا طرف اوس چیز کی ہو کہ نہین جایز ہوتی ہی مقتضی اور
باعث منع اوسکی پر بھی جیسکہ پوشیدہ نہین ہی اوپر متامل منصف کی اور اسیسببسی
بیان اس قصہ کی نی باوجود زیادتی محبت کی ساتھہ اہل بیت نبوت کی قبرون ثلثہ مین
درمیان سلف اخیار اور علماء ثقات متتبعان آثار سید ابرار کی رواج نہین پایا ہے
ہان انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا اور دعای خیر انسی التبہ مروی ہوا ہی جیسکہ نہین پوشیدہ
ماہر اخبار و آثار پر **اقول** واہبستعین قصہ پر غصہ کربلا کو پر آفت کہنا اور نوحہ و شیون
وغیرہ کو امور منہی عنہا مین داخل کرنا ستم تازہ اوپر جان اسلام و ایمان کی کرنا ہی اور باہر
دایرہ ایمانسی و اسلام سی باہر کہنا ہی اسلئی کہ یہہ وہ قصہ ہی کہ جسکو خدا یتعالی نے
اور اوسکی رسول نی اور ملایکہ نی بیان کیا اور سب فاضل آجتک بیان کرتی آئی ہین
کتابین طرفین کی اس قصہ سی مملو اور مشحون ہین پس جس قصہ پر اجماع انبیا اور فرشتون
اور ـــــ جنات کا ہو اوسکو پر آفت کہنا اور امورات منہی عنہا مین گننا داد شقاوت
اور کفر اور ارتداد کی دینا ہی خدا یتعالی فرماتا ہی کہ الخبیثات للخبیثین الخ کہ جسکی تفسیر اہل
سنت کی بڑی بڑی عالمون نی بری باتونکی ساتھہ کی ہی اور کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ
ہین کہ بری باتین واسطی بری مردونکی ہین پس اگر یہہ قصہ معاذ اللہ امورات منکرہ منہی عنہا
کی اقسام سی ہوتا تو عیاذاً باللہ خدا اور رسول اور عالم و فاضل کہ جنہون نی اس
قصہ کو بیان کیا ہی اس شیخ نجدی کی نزدیک بری باتونکی کہنی والی ہونگی سبحان اللہ

کیا اسلام و ایمان ان لوالعین یزیدیہ کا ہی کہ نہ خدا سی شرم نہ رسول سی آنزرم نکسی
عالم فاضل کا کچہہ پاس و لحاظ ہم حیران ہین کہ بروز جزا رسول خدا کو یہہ مالعین کیا جواب
دینگی جب وہ جناب انسی پوچہین گی کہ کس علت سی تمنی اس قصہ کو تحریف کہا تہا حق تو یہہ ہی
کہ شاعر نی ناحق شمر لعین کی حقمین یہہ شعر کہا ہی ع ہزار حیف مسلمان کیون ہوا
تہا شمر ٭ لعین نی نام بہی اسلام کا خراب کیا ٭ اگر ایسی لوگون کی حقمین کہتا تو بجا تہا
اسواسطی کہ شمر ملعون تو دعوی محبت اہلبیت کا نکرتا تہا اور یہہ لوگ تو دعوی محبت اہلبیت
کا کر کر در پردہ دشمنی ظاہر کرتی ہین در حقیقت اسلام کا نام انہون نی خراب کیا ہی اور
مذلول خسر الدنیا و الاخرۃ کا بنی ہین خذلہم اللہ فی الدارین سبحان اللہ رسولخدا تو فرماتی ہین
کہ من احبنی واحب الحسن والحسین واباہما کان معی فی الجنۃ یوم القیمۃ یعنی جو شخص
کہ دوست رکہی مجکو اور دوست رکہی حسن اور حسین کو اور ان باپ کو اونکی ہوگا میری ساتھہ
جنت مین اور یہی فرمایا ہی کہ حسین مجھسی ہی اور مین حسین سی ہون دوست رکہی خدا اوس
شخص کو جو دوست رکہی حسین کو اور یہہ مالعین یہہ دمسی خرچ کرتی ہین کہ اوسکی قصہ
پر غصہ کی بیان کو مانع آتی ہین اور شہادت کو اوسکی چہپاتی ہین اور امام رازی
نی اپنی تفسیر مین کہ ملقب بہ کبیر ہی یہہ لکہا ہی کہ خدا تعالی نی جسوقت اپنی حبیب سی یہہ فرمایا
قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربی تو صحابہ نی خدمت بابرکت رسول مقبول میں
عرض کی کہ یا رسول اللہ من قرابتک ہولاء الذین وجبت علینا مودتہم یعنی اپکی وہ
کونسی اقربا ہین کہ جنکی دوستی خدا تعالی نی ہمپر واجب کی ہی فقال علیؑ وفاطمۃؑ وابناہما
حضرت نی فرمایا کہ علیؑ اور فاطمہؑ اور دو لڑکی اوسکی حسنؑ اور حسینؑ اور یہہ لوگ فرمودہ خدا
پر اسطرح عمل کرین کہ اونکی مودت کو عداوت کی ساتھہ بدلین اور اونکی ذکر کو ممنوع

عنہا مین داخل کرین اور یہہ جو اسنی موجبات اس قصہ کی نوحہ اور شیون کو قرار دیا
ہی اور پہر اونکو امورات منہی عنہا اور آفت ٹہیرایا یہہ کمال بیدینی اس شیخ نجدی کی ہی
توضیح اسمقال کی یہہ ہی کہ نوحہ دو طرح پر ہی ایک وہ کہ میت کی واسطی وہ اوصاف
بیان کیی جائین کہ جو اوسمین حال حیات مین نہ ہوون جیسی کہ کفار کی عورتین حلقہ باندہکر
نوحہ کنندہ کو بیچ مین لیکر نوحہ کرتی ہین اور وہ نائحہ امور غیر واقعیہ اور اوصاف فرضیہ
کہ جو اوسمین نہتی اوسکی حقمین بیان کرکی عورات کفار کو نوحہ کرواتی ہی پس ایسا
نوحہ بلاشک ناجایز اور ممنوع اور امور منہی عنہا مین داخل ہی اور حدیث مین یہہ
جو ممانعت نوحہ کی آئی ہی وہ اسی نوحہ کی آئی ہی اور موید ہمارے اس قول کی دو حدیثین
ہین ایک تو یہہ کہ رسول خدا نی فرمایا کہ لعن اللہ النائحۃ والمستمعۃ یعنی لعنت کری اللہ
نوحہ کرنیوالی کو اور اوسکی نوحہ سنتی والونکو اور دوسرے حدیث یہہ ہی وتخرج النائحۃ
من قبرہا شعثاً غبراء وعلیہا مقنعۃ من اللعنۃ یعنی نکلی گی نوحہ کرنیوالی عورت اپنی قبر سی
مو پریشان اور غبار آلودہ اور اوسپر اوسکی برقعہ لعنت کا ہوگا پس ان حدیثون مین
کہ لفظ نائحہ کا کہ صیغہ مونث کا ہی مذکور ہی کہ مراد اوسنی عورتین کفار کی بیٹہنی والی ہین جو
مدح اون ملاعین دشمنان خدا کی کرتین ہین اور جو اگر مطلق نوحہ منع ہوتا تو حدیثون مین
تخصیص عورتونکی نہ ہوتی اور قسم دوسری نوحہ کی یہہ ہی کہ میت کی اوصاف
واقعیہ مرضیہ حقہ خالی کذب اور بہتان و افترا سی بیان کی جائین اور اون اوصاف
کو اوسکی بیان کرکر اوسپر ندبہ اور نوحہ کیا جاوی یا جو کوئی اوسپر مصیبت پڑی ہی
اور ظلم ہوا ہو اوس کو نوحہ اور مرثیہ مین بیانکرکی اوسپر ندبہ کیا جاوی پس اسطرح کا نوحہ
اور مرثیہ جناب امام حسین کا اسہی قبیل سی ہی کہ انمین بیان اون مصیبتون کا ہوتا ہے

کہ جو اوس جناب پر اور اوسکی اہل و عیال پر اعادی ظلمہ کفرہ سی دشت ماریہ مین واقع ہوئی ہین
اور کتب طرفین سی وہ سب پایہ ثبوت کو پہونچی ہین اور سند ایسی نوحہ کی صحیح ہونیکی نوحہ اور
اور مرثیہ کہنا حضرت آدم ابو البشر علی نبینا و علیہ السلام کا ہی اپنی فرزند ہابیل کی غم مین اور اپنی
فرزندونکو وصیت کی کہ اپنی اولاد کو ہمیشہ یہہ مرثیہ تعلیم کرتی رہین چنانچہ جب نوبت یعرب
بن قحطان بن ہود کی پہونچی جو ابو العرب ہین اور زبان عربی اونہین سی شروع ہوئی ہی
تو اونہون نی اوس مرثیہ کو عربی زبان مین نظم کیا چنانچہ شعر اوس مرثیہ کا یہہ ہی ؏
تغیرت البلاد و من علیہا ٭ فوجہ الارض مغبر قبیح ٭ اور ایسی ہی نوحہ اور مرثیہ کہنا ابوبکر
او صفیہ بنت عبد المطلب اور اور صحابہ کا غم مین جناب رسول خدا کی اور صاحب روضۃ الاحباب
نی اس کتاب مین جناب سیدہ کا مرثیہ کہا ہوا نقل کیا ہی وہ لکھتا ہی کہ فاطمہ زہرا نے
روز جزا ایک روز واسطی زیارت قبر اطہر جناب رسولخدا کی تشریف لائین اور ایک مشت خاک
قبر شاہ لولاک سی اوٹھا کر آنکھونسی لگائی اور یہہ شعر انشا کئی اوس حال مین کہ اشک خونین
دیدہ ہای نور آگین سی جاری تہی ؏ ماذا علی من شم تربت احمد ٭ ان لا یشم
مدی الزمان غوالیا ٭ صبت علی مصائب لو انہا ٭ صبت علی الایام صرن لیالیا ٭ الخ
و اشکو بارک مجاوبی ٭ اذا اشتد شوقی زرت قبرک باکیا ٭ اور یہی نوحہ کہا ہوا جناب
رسولخدا کی غم مین اپنی فرزند ابراہیم کی کہ جو مشکوۃ مین لکھا ہوا ہی وہ یہہ ہی ؎ ان العین تدمع
والقلب یحزن ٭ انا بفراقک یا ابراہیم لمحزون ٭ اور یہی روضۃ الاحباب مین جملہ ان
مراثی سی کہ جناب سیدۃ النسا کی طرف منسوب ہین یہہ دو بیت ہین نفسی علی زفراتہا
محبوسۃ ٭ یا لیتہا خرجت مع الزفرات ٭ لا خیر بعدک فی الحیاۃ و انما ٭ ابکی مخافۃ ان تطول
حیاتی ٭ اور یہی حاکم نی مستدرک مین بروایت عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی لکھا ہی

جسوقت جناب رسول خدا نی حضرت امیر حمزہ کی پیشانی مجروح دیکھی تو بہت روی جب اونکو مثلہ دیکھا تو نہایت بیقرار ہوی اور چیخین ماریں چنانچہ یہہ عبارت اوسکی ہی فلما رأی جبینہ بکی ولما رأی مامثل بہ شہق اس حدیث سی ثابت ہوا کہ رونا اور بیقراری کرنا اور شور و فغان مچانا درست ہی کہ خود نبی نی کیا پہر اس سی زیادہ کیا سند ہوگی ایس معلوم ہوا کہ حضرت نی جو نوحہ کو منع کیا ہی یہہ وہ ہی نوحہ قسم اول کا ہی کہ یہہ شخص بسبب پاس خاطر اپنی اسلاف کی اوسکو عام کرتا ہی حالانکہ سنیونکی سردارن نی بہی غم میں جناب امام حسین کے مرثیہ اور نوحہ کہی ہین اور اقرار اور اعتراف کیا ہی کہ اسپر ثواب عظیم اور اجر جسیم ملتا ہی چنانچہ کتاب جواہر العقدین میں سمہودی نی شافعی کی مرثیہ کہی ہوئی کی نقل کی ہی اور وہ یہہ ہی تأوّب ہمّی والفؤاد کئیب * وارّق عینی والرقاد غریب * تزلزلت الدنیا لآل محمد * وکادت لہم صمّ الجبال تذوب * قتیل بلا جرم کانّ قمیصہ صبیغ بماء الارجوان خضیب * یصلّی علی المختار من آل ہاشم ویغزی بنوہ انّ ذا لعجیب * لئن کان ذنبی حبّ آل محمد * فذالک ذنب لست منہ اتوب * ہم شفعائی یوم حشری وموقفی * وبغضہم للشافعی ذنوب
اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب نی بہی جناب معصومہ سیدۃ النسا کی غم میں مرثیہ کہا ہی فکفّ یدیہ ثم اغلق بابہ * وایقن انّ اللہ لیس بغافل * لکلّ اجتماع من خلیلین فرقۃ * وکلّ الذی دون الفراق قلیل * وانّ افتقادی فاطمۃ بعد احمد * دلیل علی انّ لا یدوم خلیل * — اور یہی روضۃ الاحباب میں ابوبکر کی مرثیہ کہی ہوی کی نقل موجود ہے لیت القیامۃ قامت عند مہلکہ * کیلا نری بعدہ مالًا ولا ولدا * واللہ اسفی علی شیٔ فجعت بہ * من البریۃ حتی ادخل اللحد ×

اخر جس سبب سی اونکو نوبت پہونچی ... سبب جاننا چاہیی کہ کل کی بات ہی ... سبب توفی ... جو ... خدا اور رسول ... سبب کیا تہی ... ابن ... سبب انکا ... نہیں ... اسوقت انکو دو ...

جب بہی کہ ... اونکی ... فرمایا کہ اگر ... سبب ... کہا کہ ... ناقص خدا اور ... اور رسول ... اور ... کیا اور ...

عباس عمر نی کہا کہ ... وسلم لیکن بہائی رسول ... علیہ وسلم فرمایا کہ ای عمر تو ... انکار کرتا ہی کہ معنی رسول ... بہائی اپنا کیا کہا ہان ... جناب نی ... کرکی فرمایا کہ ای گروہ مہاجر والضار تمکو قسم دیتا ہون خدا اور رسول کی کہ تم نی رسول خدا سی روز غدیر خم ... سنا کہ میری حق مین کیا کیا فرمایا

اور یہی اسہی کتاب مین عمر ابن الخطاب کی مرثیہ کی نقل لکہی ہوئی ہی کہ چند شعر اوسکی یہہ ہین
مَا زِلْتُ مُذْ وُضِعَ الْفِرَاشُ لِجَنْبِہٖ ۔۔ وَثَوٰی مَرِيضًا خَائِفًا اَتَوَقَّعُ ۔۔ شَفَقًا عَلَيْہِ اَنْ يَّزُوْلَ
مَكَانَہٗ ۔۔ عَنَّا فَنَبْقٰی الْعَهْدَ نَتَفَجَّعُ ۔۔ اور یہی حسان بن ثابت کی مرثیہ کی کہ جو اوس جناب
پر کہا ہی اس کتاب مین نقل لکہی ہوئی ہی ۔۔ مَا بَالُ عَيْنِكَ لَا تَنَامُ كَاَنَّمَا ۔۔ كُحِلَتْ مَاقِيْهَا بِكُحْلِ الْاَرْمَدِ
اور قوم نے جان نے بہی جناب امام حسین پر شب شہادت مرثیہ کہا ہی اور وہ یہہ تہے
مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِيْنَہٗ ۔۔ فَلَہٗ بَرِيْقٌ فِي الْخُدُوْدِ ۔۔ اَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ ۔۔ جَدُّهٗ خَيْرُ الْجُدُوْدِ ۔۔ اَلَا يَا اَيُّهَا الْقَاتِلُوْنَ
جَهْلًا حُسَيْنًا اَبْشِرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّنْكِيْلِ قَدْ لُعِنْتُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوُدَ وَمُوْسٰی وَحَامِلِ الْاِنْجِيْلِ
اور جلال الدین سیوطی نی تاریخ الخلفا مین اور شیخ عبد الحق دہلوی نی احوال رواۃ مشکوۃ
مین اور ابن حجر نی صواعق مین اور رازی وغیرہ نی روایت کی ہی کہ شب قتل امام مظلوم سبہی
نوحہ جنات کا سنا الغرض کہان تک نوحی اور مرثیہ لوگونکی کہی ہوئی نقل کیجاوی کہ طول رسالہ کا
ہوتا ہی مگر ہم جانتی ہین کہ اس فرقہ موتعنین کو بسبب عداوت دلی کی کچہہ اثر نہ ہوگا اگرچہ صاحبان
نصفت شعار کی نزدیک یہہ قول انکا باطل ہی اور سندہای مذکورہ انکی اس اعتقاد کی رافع ودافع
پس یہہ قاعدہ مستقیمہ جو اسنی لکہا ہی کہ جو چیز پہونچانی والی طرف امر ناجایز کی ہی ناجایز ہوتی
ہی اس جگہہ اس قاعدہ کا جاری کرنا دلیل ہی اسکی جہالت اور اعانت اور سفاہت پر بلکہ
قاعدہ مطردہ فقہا کا کہ جو اس جگہہ جاری ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ ذکر قصہ اصحاب کربلا مقدمہ ہی
گریہ مستحب کا اور مقدمہ مستحب کا مستحب ہی کما ثبت فی محلہ پس ذکر قصہ اصحاب کربلا مستحب تہی
اور یہہ جو اس شیخ نجدی نی اس اپنی قول پر حاشیہ لکہا ہی کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ علم حدیث
اور آثار کو اہل حدیث سی سند نہین لیا اور شوق ہوا وعظ کہنی کا جو قصہ اور روایت کسی کتاب
یا خدیسا مین دیکہی اوسکو بی تمیز بسبی ذکر کردیا حالانکہ صحیح حدیث مین آیا ہی کہ جو عمدا آنحضرت

یہ جہوٹ باندہی وہ سچ بہی نہین ہی انتہی **اقول** یہہ کل مضمون اس حاشیہ کا اس شیخ نجدی
پر صادق آتا ہی اسواسطی کہ اس شیخ موصوف نی بلا تحقیق اور تدقیق موضوعات مذہبی اپنی
کو دیکہکر بغیر اسکی کہ عیب اور سقم اور مخالفت اونکی قران اور احادیث صحاح نبی انس و جان
سی دریافت کری واسطی فریب دینی عوام کی یہہ رسالہ مثل نامہ بد اعمال اپنی کی سیاہ کرکر
چہپوا دیا اور خدا اور رسول پر عمداً جہوٹ باندہا اور مصداق حدیث مذکور کا ہوا اب ہم اس
شیخ مذکور سی پوچہتی ہین کہ یہہ جو کہا تہی کہ کتاب عوام فریب مین پایا اوسکو بی تمیز لیسی
بیان کیا آیا سب کتابین تمہاری مذہب کی مثل بخاری اور مشکواۃ اور صواعق اور
روضۃ الصفا اور روضۃ الاحباب وغیرہ کی کہ جنمین قصہ شہادت جناب امام مظلوم شہید
دشت بلا کا لکہا ہوا ہی یہہ جہوٹی عوام فریب ہین اور تمہاری عالم جہوٹی ہین کہ جو یہہ قصہ
اپنی کتابونمین لکہہ گئی ہین اسواسطی کہ جو کچہہ انمین لکہا ہی اوسی کو تو سب لوگ بیان کرتی ہین
نہ خلاف اوسکی اور شاہ عبد العزیز صاحب نی جو سر الشہادتین مین لکہا ہی انہین کتابونسی لکہا ہی
پس یا تو تم اپنی مذہب کی کتابونکی جہوٹ ہونیکا اقرار کرو یا اپنی عداوت کا اہلبیت کی ساتہہ
اور یہہ جو کہا کہ بیان اس قضیہ کی باوجود زیادتی محبت کی ساتہہ اہلبیت نبوت کی قرون ثلثہ میں درمیان
سلف اخیار اور علماء ثقات متتبعان آثار سید ابرار کی رواج نہین پایا الخ **اقول** سچ ہی
زمانہ خلفاء ثلثہ بلکہ تا زمانہ سلاطین عباسیہ و امویہ مین اس ذکر کو بخوف خلفاء مذکورہ
کوئی شخص زبان پر لا نہ سکتا تہا اور کیا مقدور تہا کسیکا کہ ذکر شہادت امام ہمام حسین
ابن علی کو بیان کرنی پاتا اور سبب اسکا عداوت خلفاء وغیرہ کی تہی اہلبیت کی ساتہہ کہ غصب
خلافت اور اخذ فدک اور احراق خانہ کاشانہ رسول مقبول اور اذلال و اہانت اور قتل و قمع سادات
عظیم الشان سی ظاہر ہو رہا ہی پس ایسی ازمنۂ ظلمہ مین عدم رواج اس ذکر کا باعث استعجاب و استبعاد نہین

رہی تابعین اور تبع تابعین پس اولا یہہ کہ وہ سب تابع ہی خلفاء ثلثہ کی بسبب اونکی تعصب کی اونکی زمانہ میں بہی عدم رواج اس ذکر کا محل استعجاب نہین اور ثانیا یہہ کہ اسی تابعداری کی سبب ان لوگون نی جناب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا پہر وہ اوسی ذکر کو رواج کیونکر دیتی مگر ہان جای تعجب اور استبعاد یہہ ہی کہ زمانہ حضرت آدم سی تا حضرت خاتم ملایکہ اور انبیا اور اوصیا اور امم سابقہ اور لاحقہ مین بلکہ تا الان یہہ ذکر شایع اور بغیر الم رہا ہی اور پہر باوجود اسکی یہہ رواج تو سند واسطی جواز ذکر اس قصہ کی نہوا اور عدم رواج فی قرون الثلثہ بباعث عداوت اہلبیت سبب اور واسطہ عدم جواز اور نشر حرمت اس ذکر کا اس فرقہ کی نزدیک ہوا اور یہہ جو قید فرط محبت کی لگائی یہہ بہی اغصاب جناب فاطمہ اور روفن معصومہ محدوحہ سی وقت شب اور ممانعت سی جناب سیدہ کی واسطی انکی احضار کی جنازہ پر ظاہر اور باہر ہی کہ حاجت بیانکی نہین اور اس شیخ نجدی نی جو اس قول پر حاشیہ لکہا کہ اسواسطی کہ ایسی امور کا رواج قرون ثلثہ مشہورہ ولہم بالخیر مین نہتہا اور جو چیز کہ ایسی ہوتی ہی وہ مکروہ تحریمی ہوتی ہی اور یہہ امر علماء حدیث و فقہہ و اصول پر پوشیدہ نہین انتہی **اقول** یہہ قول اسکا اول دلیل ہی اسپر کہ اس فرقہ کی نزدیک حکم خلفاء ثلثہ حکم خدا اور رسول سی افضل و بہتر ہی اسواسطی کہ جس امر کو خدا اور رسول اور ملایکہ نی رواج دیا اور خلفا نی اوسکو بسبب عداوت دلی اور دشمنی قلبی کی منع کیا اور تابعین نی اونکی اوس حکم کو کہ برعکس حکم خدا اور رسول کے ہی مان لیا اور بمتابعت اونکی اوس شئی مروج خدا اور رسول کی مٹانیمین سعی و سرگرم ہوئے ہوتو بس معلوم ہوا کہ انہون نی حکم شیخین اور ذو النورین کو بہتر اور افضل حکم خدا سی جانا مگر ہم یہہ کہتی ہین کہ اگر خلافت خلفا کی درحقیقت ثابت اور متحقق بہی ہوتی تو بہی حکم انکا ناسخ حکم خدا و رسول کو نہین ہو سکتا چہ جائیکہ خلافت انکی اصلا اور اجماع کسیطرح سی ثابت ہی نہین تو پس حکم انکا ماننا اور حکم خدا رسول کو چہوڑنا خاتم

ہونا بھی ایسا لیس اور یہہ جو بعضی کہا کہ خلافت انکی بالرضا اور اجماعا ثابت نہیں وجہ اسکی یہہ ہی کہ خلافت
خلفاے ثلثہ کی انکی نزدیک اجماعی ہی نہ منصوصی اور یعنی اجماع کی بنا بر علماء متقدمین مثل علامہ قوشجی وغیرہ کے
یہہ ہی کہ ایک امر جزئی پر آن واحد مین حیثیت واحدہ سے سب امت محمدی کا اتفاق ہو اور ظاہر ہی کہ ایسا اجماع
خلافت خلیفہ اول پر ثابت اور متحقق نہیں ہوا اسواسطی کہ قطع نظر کل امت کی کل مردمان اہل مدینہ
کا بھی اتفاق اسپر نہیں ہوا دیکھو کہ جناب امیر نی کہ راس و رئیس امت محمدی تھی اور تمامی بنی ہاشم اور بعض
انصار نی بھی اونسی بیعت نہ کی تھی اور خلافت پر راضی نہوئی تھی چنانچہ خطبہ شقشقیہ کہ منجملہ تصنیفات جناب
امیر سے ہی اور اوس حضرت کی اقوال مثل بارک اللہ فی ماساء نی و ستر کم جو کہ کتب اہل السنن مین حد تواتر کو
پہونچی ہین اور خود قول خلیفہ ثانی کا کہ کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ
معین اور معاضد ہمارا اس دعویکا ہی پس درصورتیکہ خلافت ہی انکی صحیح نہیں تو امورات مروجہ خدا ورسول کو بسبب
عدم رواج ازمنہ ثلثہ کی باطل نہیں ہو سکتی ایس جرات کو اس طائفہ کسبتیہ کے ملاحظہ کرنا چاہئی کہ ایسی امورات کو
بباعث محبت یزید و معاویہ ادر بالفت خلفاء غاصبہ بکردہ تحریمی مین داخل کیا اور یہہ جو بعض انکی مقتدا
متاخرین نے اس اجماع کی خرابی پر وقوف پاکر معنی بدلی اور کہا کہ بیعت ایک شخص کی بہی کافی ہی جیسی کہ بیعت
عمر کی واسطی ابوبکر کی یہہ زیادہ باعث انکی مذہب کی خرابی کا ہی اسواسطی کہ اس صورتین لازم آتا ہی کہ
یزید بہی خلیفہ بحق انکا ہو جائی کہ اوسکی خلافت پر بہی اکثر آدمیونسی معاویہ نی بیعت لی تہی پس یہہ جو
بعض اہل تسنن اوسکی خلافت سی انکار کرتی ہین اور اوس پر لعنت کرتی ہین وہ سب معصیت مین گرفتار ہونگی
اور اگر کوئی کہی کہ یزید فاسق اور فاجر تہا اس سبب سی خلافت اوسکی درست نہین ہو سکتی تو ہم کہتی ہین
کہ خلیفہ بسبب فسق و فجور کی انکی نزدیک معزول نہین ہو سکتا اور خلافت اوسکی باین سبب باطل نہین ہو سکتی ہی
چنانچہ شارح مقاصد نی کہا ہی کہ امامت منعقد ہوتی ہی کئی طریق سی ایک تو ساتھ بیعت حل و عقد کی علما اور
روسا اور وجوہ ناس کے کہ جنکا حضور آسان ہو بغیر اشتراط عدد سی اور نہ اتفاق کرنی سائر بلاد کے بلکہ اگر متعلق

محمد اختلاف نوح ہین اور آل ابراہیم
بعض واللہ سمیع علیم اور آل
علی العالمین ذریۃ بعضہا من
ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران
ونا نا ہی کہ ان اللہ اصطفی آدم
بن مخدوم پیر پریشان خاطر
حیران ہوی اور اپنی کہ

اور برگزیدہ سلالہ اسمعیل اور عزت
بیہم افخر الزمان اور اہلبیت نبوت اور
موضع رسالت اور محل آمد و شد
ملائکہ اور مانند آسمان بلند کی محل
رحمت الٰہی اور مانند کوہہای زمین

۸۰۱

امر خلافت کو شوری پر کہ یہہ بہی بمنزلہ استخلاف کی ہی اور تیسری قہر و غلبہ پس
جسوقت کہ مرجائی امام اور متصدی ہو امامت کا وہ شخص کہ جامع ہو شرائط امامت کا
غیر بیعت اور استخلاف کی یعنی کسینی اوس سی بیعت نکی ہو اور کسینی اوسکو خلیفہ نکیا ہو اور
آدمیونکو وہ مقہور اور مغلوب کری اپنی شوکت کی سبب تو خلافت اوسکی منعقد ہو جائیگی
اور ایسی ہی وہ اگر فاسق یا جاہل ہو علی الاظہر اور یہہ جو کہا کہ ان انا للہ وانا الیہ راجعون
کہنا مروی ہی **اقول** اوپر ہم ثابت کر چکی ہین کہ گریہ و بکا اور نوحہ و شیون جناب
امام حسین پر بہی مروی ہی فقط استرجاع ہی مروی نہین تو پس اس سی ثابت ہوا کہ استرجاع
مانع گریہ و بکا کا نہین ہی اور اسیہی سبب سی عزاداران امام مظلوم مصیبت اوس جناب کے
سنکر استرجاع بہی کرتی ہین اور روتی بہی ہین الحاصل ان دونون باہم کچہ ممانعت نہین
جیسا کہ ترجمہ طبریٰ مین مرقوم ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام کربلا مین پہونچی تو آپنی خواب مین دیکہا کہ جناب
رسولخدا ایک گروہ ملائک تشریف لائی ہین اور حضرت امام حسین کو بغل مین لیا اور سینہ سے
لگایا اور ارشاد فرمایا کہ ای فرزند گرامی مین خوب جانتا ہون کہ یہہ دشمنان دین بیدین
تیری دشمن ہین اور روز قیامت میری شفاعت انکو نصیب نہوگی اور قریب ہے
کہ خداوند عالم تجکو درجہ شہادت عطا کری اور بہشت تیری واسطہ آراستہ ہوا ہی
اور والدین تیری منتظر مین یہہ فرماکر دست حق پرست سینہ صفا گنجینہ امام حسین پر پہیرا اور
یہہ دعا کی کہ اللّٰہم اعط الحسین صبرا واجرا یعنی ای خدا حسین کو تو اس مصیبت مین صبر اور اجر عطا کر
پس وہ جناب یہہ خواب ہولناک دیکہکر بیدار ہوئی اور اہلبیت سی بیان کیا کہ سب سنکر
اوسکو خوب روئی اور انا للہ وانا الیہ راجعون زبان پر جاری کیا پس اس روایت سے
ثابت ہوا کہ استرجاع مانع گریہ کو نہین ہی اور بہی تقریر الشہادتین لکہا ہی کہ بعض روایات مین

وارد ہی کہ جناب حسینؑ ارض ماریہ مین در خیمہ پر بیٹہی قرانکی تلاوت فرماتی تہی اور آنسو
اونکی رخسارہ وپر بہہ رہی تہی ایک شخص نی دیکہکر پوچہا کہ یا ابن رسول اللہ آپ اس وادی پر خوف
پر کیون وارد ہوئی فرمایا کہ کوفیان غدار نی نامہای بیشمار بہیجکر مجہی بلایا اور اب جو مین آیا
تو سب مجہسی پہر گئی اور میری قتل کی درپی ہوئی حاصل یہہ کہ اگر رونا علامت بی صبری کی
ہوتو کہ وہ جناب سلطان الصابرین تہی ہرگز نروتی فقط استرجاع ہی فرماتی اور یہی واقدی
واقدی نی اپنی تاریخ مین لکہا ہی کہ جب اہلبیت رسالت نی مدینہ طیبہ کیطرف مراجعت کی اور
قریب شہر پہونچی تو اہل شہر نی خبر تشریف آوری کی سنکر استقبال کیا اور جب
نظر اونکی قافلہ اہلبیت پر پڑی تو شور و غل رونی اور پیٹنی کا مچا یا زینب بنت عقیل
نی نقاب خاک پر پہینک دی اور بال سر کی کہول دئی اور سب کہتی تہی واحسیناہ واخوتاہ
واویلاہ وامحمداہ پس یہہ امر قابل فکر و غور ہی کہ اس شیخ نجدی صاحب بہادر کو تو یہہ بات
معلوم ہوئی کہ اوس جناب پر رونا نہ چاہئی بلکہ استرجاع کرنا چاہئی اور اہلبیت اور اہل
مدینہ کو یہہ معلوم نہ ہوا ع برین عقل و دانش بباید گریست پس اگر استرجاع ہی مروی ہوتا اور رونیکی
ممانعت ہوتی تو یہہ اصحاب رسول کہ جو صحبت رسول سی مشرف ہوئی تہی اس ممانعت
کو رسول خدا سی کیا نہ سنتی اسواسطی کہ بموجب قاعدہ موضوعہ اہل خلاف کی کہ اصحابی کالنجوم
صحابہ سی خلاف حکم خدا اور رسول متصور نہین ہو سکتا اور یہہ جواب الزامی تو اوس صورت میں ہی
کہ جب احادیث مرویہ در باب ثواب گریہ و بکا علی حال الشہداء سی غض بصر کرین اور انکیطرف
التفات نہ فرمائین والا یہہ ہی حدیث واسطی صفر اشکنی اور سر کوبی اس شیخ نجدی کی
کافی اور وافی ہی چنانچہ ابو بکر خوارزمی نی لکہا ہی کہ رسول خدا نی فرمایا کہ من دمعت عیناہ
دمعۃ واحدۃ وقطرت عیناہ قطرۃ بوّاہ اللہ فی الجنۃ یعنی جو شخص کہ روئی الحسینؑ اوسکو

کہکر اونکو مسجد سی نکلوا دیا بعد اوسکی بریدہ اسلمی اوٹہا او کہا کہ تم لوگ جو

اور نکلی اوسکی آنکھہ سی ایک قطرہ آنسو لگا جگہہ دیگا اللہ اوسکو بیچ جنت کی اور بھی ابن
مندر سی اسی مضمونکی حدیث لکھی ہوئی ہی اور اوسکو جناب امام حسین سی نقل کیا ہے
سوای اسکی اوپر ثابت ہوا ہی کہ خود جناب رسولخدا شہادت امیر حمزہ پر روئی اور
زنان قریش کی اوس جناب کی رونی پر مدح اور ثنا کی پس اس سی ثابت ہوا کہ رونا بیچ
شہدا پر موافق شرح شریف کی ہی اور باتباع رسول مقبول اور مثل استرجاع مروی
اوس جناب سی ہی ثم قال المجیب قال الشیخ الشہاب الدین ابن حجر الہیثمی المکی فی الصواعق
المحرقۃ اعلم ان ما اصیب بہ الحسین رض فی عاشورا انما ہو الشہادۃ الدالۃ علی مزید حظوتہ
ورفعۃ درجتہ عند ربہ والحاقہ بدرجات اہل بیت الطاہرین فمن ذکر ذلک الیوم
مصائبہ لا ینبغی ان یشتغل الا بالاسترجاع امتثالا للامر احرازا لما رتبہ اللہ تعالی
بقولہ اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون ولا یشتغل ببدع
الرافضیۃ ونحوہم من الندب والنیاحۃ والحزن اذ لیس ذلک من اخلاق المومنین والا
لکان یوم وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اولی بذلک واحری او ببدع
الناصبۃ المتعصبین **اقول** یہہ جو اس شیخ ممدوح اپنی دعوی کاذبہ پر صاحب صواعق کی
قول کو شاہد عدل اور گواہ صادق جانکر نقل کیا ہی اسکی تکذیب اور تفسیق کے
واسطی فقط یہہ ہی امر کافی اور وافی ہی کہ اگر حصول مدارج علیہ اور مراتب رفیعہ شہدا
کہ جو انکو عوض شہادت کی نصیب ہوئی مانع گریہ و بکا ہوتی تو ملایکہ اور انبیا کہ جو مخزن
علوم الہی اور معدن احکامات لامتناہی ہین اس مصیبت عظمی مین پابند گریہ و بکا نہ ہوتے
حالانکہ استلزام گریہ و بکا جناب رسولخدا کا اس مصیبت مین اور حکم دینا اوس حضرت کا
اپنی امت کو واسطی رونی رولانیکی اس غم مین بوجہہ احسن کتب فریقین مین ثابت ہی چنانچہ

کہ اوپر گذر احتی کہ اوسجناب کو بعد وفات بہی لوگونی خوابین رونی ہوئی دیکہا چنانچہ
اسہی صاحب صواعق نی اسہی اپنی کتاب مین جس سی اس مدعی صاحب نی نقل کیا ہی
لکہا ہی کہ اخرج الترمذی ان ام سلمہ رات النبی باکیا وبراسہ ولحیتہ التراب فسئلتہ فقال
قتل الحسین انفا وکذلک راہ ابن عباس نصف النہار اشعث اغبر وبیدہ قارورۃ فیہا دم
یلتقطہ فسالہ فقال دم الحسین واصحابہ لم ازل اتتبعہ منذ الیوم فنظروا فوجدوا قد قتل فی
ذالک الیوم یعنی بیان کیا ترمذی نی کہ ام سلمہ نی خوابین دیکہا رسولخدا کو کہ روتی ہین
اور سر وریش مبارک پر گرد وغبار پڑا ہی اور روی مبارک گرد آلودہ ہی ام سلمہ
کہتی ہین کہ مینی پوچہا کہ یہہ کیا حال ہی آپکا ای رسولخدا فرمایا کہ حسین میرا درجہ شہادت
کو فایز ہوا اور ابن عباس نی بہی اوس جناب کو عالم رویا مین دوپہر کو دیکہا کہ ایک شیشہ
خون سی بہرا ہوا ہاتہہ مین ہی اور جب اوس جناب سی پوچہا کہ یہہ خون کسکا ہی ای رسولخدا
فرمایا کہ یہہ خون ہی حسین اور اصحاب حسین کا پس ان روایات سی تکذیب صاحب
صواعق کی قول کی واضح ہوئی اور جب گواہ جہوٹی ہوئی تو دعوی مدعی صاحب کا
بہی جہوٹا اور باطل اور غیر صحیح ہوگا مگر ہم مالیخولیائی صاحب صواعق سی عجب ششندر
اور حیران ہین کہ کاخ دماغ صاحب موصوف کو بخارات مظلمہ سودائی خام نی اسطرحسی
تیرہ وتار کیا ہی کہ مثل بلہا کلام مخبط وبیہودہ اپنی زبان پر جاری کی اور مثل مجانین
سخنان مشوش بیان فرمائی ہین یعنی کہی تو بسبب عداوت ودشمنی کی جب
کہ عرق تعصب جنبنگی مین آتی ہی تو اس ذکر کو منع کرنی لکہتا ہی اور حرام ٹہراتا ہی
اور جب کچہہ جوش سینہ فرو ہوتا ہی تو حق ابلنی لگتا ہی چنانچہ ایک روایت تو اوپر
گذری کہ جو اسنی اپنی کتاب مین لکہی اور دوسری روایت یہہ لکہی ہی کہ ابن سعد نی

٨٣

شعبی سی روایت کی ہی کہ ایکبار جس زمانہ مین جناب علی متوجہ طرف صفین کی ہوی اور
پہونچی زمین کربلا پر تو برابر نینوا کی کہ جو برلب فرات واقع ہی کہڑی ہو کر نام اوس زمین کا
پوچہا لوگون نی عرض کی کہ اسکا نام کربلا ہی یہہ نام سنکر وہ جناب اسقدر روی کہ
خاک اوس جگہہ کی آنسوؤن سی تر ہوگئی اور فرمایا کہ مین ایک روز رسول خدا کی خدمت
مین حاضر ہوا تو اوس جناب کو مشغول گریہ پایا اور مینی سبب گریہ کا دریافت کیا
تو فرمایا کہ ابہی مجھی جبرئیل نی خبر دی کہ حسین فرزند تمہارا زمین کربلا مین برلب فرات
قتل کیا جائیگا اور پہر ایک مشت خاک اوٹہا کر اوس جگہہ کی مجھی سونگہائی کہ اوسکی
سونگہنی سی مجھی تاب نرہی اور بی اختیار آنسو میری نکل پڑی پس ابن حجر نی خود ہی تو
یہہ روایات لکہین اور پہر گریہ کو آپ ہی منع کرتا ہی پس یہہ خبط و خلط اسکا نہین تو کیا ہی
غرضکہ ان احادیث عدیدہ متکاثرہ سی ثابت ہوا کہ رونا اوس جناب پر اسوۂ
حسنہ ہی ساتہہ رسولخدا کی جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
اور اسیہی جگہہ سی یہہ بہی ثابت ہوا کہ دلالت آیہ اولئک علیہم کی کہ جسکو یہہ اپنی اثبات
مدعا پر دلیل لایا ہی ساتہہ کسی دلالت کی دلالات ثلثہ سی اسکی مطلب پر نہین ہے
اسواسطی کہ اگر استرجاع مانع گریہ و بکا ہوتا تو یہہ حضرات فقط استرجاع ہی کرتی اور
گریہ و بکا نفرماتی اور یہہ جو صاحب صواعق نی لکہا کہ ولا یشتغل ببدع الرافضیۃ الخ
یہہ دلیل ہی اسکی عداوت اور دشمنی کی ہی اسواسطی کہ اوپر ثابت ہوچکا ہی کہ رونا شیعان
اہلبیت کا مصیبت فرزندان رسول پر بتاسی اور متابعت اور پیروی جناب رسول مقبول صلعم
کی ہی نہ بدعت شیعان اہلبیت سی دیکہو تو اس فرقہ کی اسلام اور ایمان کو کہ سنت
رسولخدا اور متابعت اور اسوہ کو اوس جناب کی بدعت اور ضلالت قرار دیتی ہین

اور پہر اسکا تم دعوی کرتی ہین غنیہ مین پیر دستگیر نی انکی لکہا ہی کہ بروز قتل امام حسین مین
ستر ہزار فرشتی آسمانسی نازل ہوئی اور قیامت تک اوس جناب پر روئینگی اور پہر
باوجود اسکی یہہ لوگ اس رونیکو بدعت کہتی ہین یہہ کیا طرفہ بات ہی النسان تو اس فرقہ
کی نزدیک بدعتی ہتی فرشتہ بہی بدعتی ہوگئی بلکہ آسمان و زمین اور ستاری اور پہاڑ
اور جن و حیوان سب بدعتی ہوگئی کہ یہہ سب اوس جناب پر روتی ہین جیسا کہ خود ہی صاحب
صواعق نی ابو نعیم حافظ سی کہ اوسنی کتاب دلائل النبوت مین لکہا ہی روایت کی ہی
کہ اس غم مین آسمان نی خون برسایا اور سیاہ ہوگیا اور ستاری دکہلائی دینی لگی اور
پتہرونکی نیچی سی خون تازہ اوبلتا تہا اور لشکر مین جسقدر ورس تہا کہ وہ ایک نبات
سرخ ہی رماد اور خاکستر ہوگئی اور لشکر مین ایک شتر کو نحر کیا تو اوسکی گوشت مین شعلہ
نکلتا تہا اور جب اوسکو پکایا تو مثل علقم کی ہوگیا اور آفتاب منکسف ہوا یہان تک
کہ نصف النہار مین ستاری نظر آنی لگی اور آدمیونکو گمان ہوا برپا ہونی قیامت کا اور
ستاری آپسمین ٹکراتی تہی اور سحر الشہادتین مین لکہا ہی کہ بروز قتل امام حسین کی
جو درخت کی شاخ قطع کی جاتی تہی اوس سی خون تازہ نکلتا تہا اور جب زمین پر سی کہ پتہر کی لی
ٹہو کی جاتی تہی خون اوس جگہہ سی نکل کر بہنی لگتا تہا اور ابن جوزی نی ابن سیرین سی روایت
کی ہی کہ تین دن تک دنیا سیاہ رہی پہر سرخی ظاہر ہوئی آسمانمین غرضکہ اسی قبیل سی
بہت سی عجائبات بروز شہادت آنحضرت زمین پر پیدا ہوئی کہ ثعلبی وغیرہ انکی
علمانی انکو لکہا ہی چنانچہ صحیح مسلم مین تفسیر آیہ فما بکت علیہ السماء والارض
مین لکہا ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو آسمان اوس جناب
پر رویا اور گریہ اوسکا سرخ ہونا اوسکا ہی اور شاہ عبد العزیز صاحب نی

اور شاہ عبد العزیز نی اپنی رسالہ صغیر مین اس حدیث کا اعتراف اور اوسکو قبول کیا ہے
پس ان احادیث سی ثابت ہوا کہ ان لوگون کی نزدیک جو جو جناب امام حسین علیہ السلام
پر رویا ہی جن یا انس یا ملائک وہ سب رافضی بدعتی ہین غرض کہ خود ہی تو بیان کیا
کہ انبیا اور ملائک اور ہماری پیغمبر اس مصیبت مین روئی اور آپ ہی اس رونی کو بدعت
قرار دیتا ہے حالانکہ بدعت نام ہی خلاف طریقہ رسول خدا کا نہ فعل اور اسوۃ اور متابعت
رسول مقبول کا ہم یقین کرتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان ماتمین لکہاسی
کمال بیزار ہونگی جیسا کہ قاتل حضرت حمزہ سی بیزار ہوئی چنانچہ ابن جوزی نی لکہا ہی
کہ حضرت عباس کی نالہ و فریاد نی جبکہ وہ بدر مین قید تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
کو سونی نہ دیا اور تمام شب بیدار رہا پس کیا حال رکہتا ہوگا نالہ حسین ع کا اور جبکہ
اسلام لایا وحشی قاتل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا تو پیغمبر خدا نی فرمایا کہ تو مونہہ اپنا مجہی
نہ دکہلا کہ مین دوست نہین رکہتا کہ اپنی محب کی قاتل کو دیکہون حالانکہ یہہ بہی فرمایا کہ
بسبب اسلام کی بخشی جاتی ہین گناہ پہلی پس کیونکر گوارا کرتی خاطر مبارک جناب
رسول خدا کی کہ دیکہتی اوس شخص کو کہ حسین کو ذبح کیا اونکی نواسی کو اور حکم کیا اوسکی قتل
کا اور سوار کیا اونکی اہلبیت کو شتران برہنہ پر انتہی پس جیسی کہ ان کی رونا ہی بخشی
دیکہنی سی وہ جناب بیزار تہی اسی طرح اونکی مونہہ دیکہنی سی بہی بیزار ہونگی کہ جو منع
کرتی ہین گریہ و زاری اور حزن و بیقراری کو مصیبت مین جگر گوشہ آنحضرت کی
اور یہی ماوردی نی اپنی سیر مین بیچ بیان غزوہ احد کی لکہا ہی کہ لما انصرف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الی المدینۃ مر بدار من دار الانصار فسمع البکاء و النوائح علی
قتلاہم فذرفت عیناہ رسول اللہ وبکی ثم قال لکن الحمزۃ لا بواکی لہ وامر سعد بن معاذ

واسعدبن حضیر لنساءهم ان یتحزمن ثم یذهبن فیبکین علی عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فلما سمع رسول اللہ بکائهن علی حمزة خرج الیهن وهن علی باب مسجده فقال ارجعن
یرحمکن واللہ فقد اسستن بانفسکن آورہی جمال المحدثین نے روضۃ الاحباب مین
بیچ ترجمہ غزوہ احد کی روایت کی ہی کہ جب جناب رسول مقبول مدینہ مین پہونچے
اور اکثر گھرونسے عورتونکی رونیکی آوازسنی مگر حمزہ کی گھرسے آواز رونیکی نہ آئی تھی
فرمایا کہ ولکن حمزہ لابواکی لہ یعنی حمزہ عورتین رونی والی نہین رکھتا کہ اوسپر روئین
انصار یہہ سنکر اپنی اپنی گھرونمین آئی اور اپنی عورتونسے کہا کہ تم پہلی حمزہ کی گھرمین
جاکر اوس عم رسول پر نوحہ وندبہ وگریہ کرو اور بعد اوسکی اپنی گھرمین آنکر اپنی مقتولون
کو روؤ ناسب زنان انصار جمع ہوکر مابین عشائین حمزہ کی گھرمین آئین اور تا
بہ نصف شب اونپر روئین اور جناب رسول خدا سوگئی تھی جب بیدار ہوئی
تو آواز گریہ عورتونکی سنی تو پوچھا کہ یہہ کیا آواز ہی اور کیسی آواز ہی لوگون نی
عرض کی کہ یہہ آواز زنان انصار کی ہی کہ تمہاری عم محترم حمزہ پر روتی ہین حضرت
نی فرمایا کہ رضی اللہ عنکن وعن اولادکن وعن اولاد اولادکن انتہی پس محل غور
وفکر ہی کہ جناب رسولخدا نی بسبب اسکی کہ امیر حمزہ پر عورتین روئین اونکی حقمین
دعای خیر کی اپنی فرزند کی رونی والونسے کیونکر خوشنود اور راضی نہونگے
اور دیکھو کہ روضۃ الشہدا مین لکھا ہی کہ عجیب تر یہہ ہی کہ بعض بلاد روم مین
ایک پہاڑ پر صورت شیر کی پتھر کی تراشی ہوئی ہی پس ہر سال روز عاشورہ
اوس صورت کی دونو آنکھونسے آنسو جاری ہوتی ہین اور صبح سے شام تک وہ
شیر رویا کرتا ہی اور اوس آنسوؤنکو آدمی وہانکی جمع کرلیتی ہین اور بطور تبرک

اوس پانیکو پی تی ہین اور اپنی گہرہ تمین لیجاتی ہین ع کوہ از حسرت ان تشنہ لبان

سنگ رنید + بحر از غیرت ان تشنہ لبان می جو شد + پس معلوم ہوا کہ صاحب صواعق

کی نزدیک یہہ شیر پتہر کا بہی رافضی ہی کہ اوس جناب پر ہر سال روتا ہی وای برین ہالنین

کہ یہہ پتہر سی بہی بدتر ہین شواہد مین مذکور ہی کہ زمخشری نی کتاب ربیع الابرار مین روایت

کی ہی کہ زینت جواہر زادہ مغیبہ کہتی ہین کہ ایکروز رسولخدا میری خیمہ مین سوتی تہی

جب بیدار ہوئی تو پانی وضوء کو طلب کیا اور ایک درخت خشک جانب خیمہ تہا آب

مضمضہ اوسکی جڑ مین اوس جناب نی ڈالا صبح کو مینی دیکہا کہ اوس خار بن سی ایک درخت

عظیم پیدا ہوا اور میوہ اوسمین خوشبو عنبر سی پیدا ہوا کہ طعم اوسکا شہد سی بہتر گرسنہ کو سیر

اور تشنہ کو سیراب اور بیمار کو صحیح اور گو سفند کم شیر کو پر شیر کرتا تہا ہم نی نام اوسکا

شجرہ مبارک رکہا تہا جب جناب رسول نی انتقال کیا تو میوہ اوسکا جاتا رہا اور جناب

امیر کی شہادت سی خار پیدا کر لایا اور جب جناب امیر شہید ہوئی تو ہر شاخ سی خون

اوسکی جاری ہوا اور برگ اوسکی پژمردہ ہوگئی اور وقت شب پینچی اوسکی سی آواز

نوحہ وزاری کی آتی تہی اور کوئی دکہائی نہ دیتا تہا اور یہہ جو صاحب صواعق نی برخلاف

قوانین اور اصول مذہبی اپنی کی اجتہاد کیا اور کہا کہ یا ساتہہ بدعتون نواصب تعصب

کرنیوالونکی مردود ہی کئی وجہہ سی اول یہہ کہ موافق احادیث خیر الانام الحسن والحسین سیدا

شباب اہل الجنۃ کی دونو گل ریحان رسول مرتبہ مین بس جمیع الوجوہ سوای بزرگی

اور خوردی اور تقدم وتاخر فی الامامۃ کی باقی امور مین مثل اور ما تہی پس جبکہ امام

ہمام اہل سنت معاویہ خاویہ اد خلہ اللہ فی الہاویہ نی در باب اظہار فرح اور سرور اور شہادت

جگر گوشہ رسول مقبول برادر بزرگ امام مقتول نور دیدہ بتول امام حسن کی اجتہاد کیا

تو اس منع کرنا صاحب صواعق کا شادی دسہرہ کو اوپر شہادت امام حسین کی خلاف
اجتہاد خلیفہ پنجم اس فرقہ کی ہوگا اور شاید کہ اس اجتہاد مین روح خلیفہ مذکور کی بسبب
مخالفت کذای کی روح شیخ شہاب الدین سی ہشت و مشت اور لکد کوب مین ہو گے
اور لوالعین طرفین کا تو حال معلوم نہین بلکہ ہم کہتی ہین کہ یہہ بات خلیفہ ششم انکی یزید پلید
کی بہی ناگوار ہوگی کہ وہ بہی جناب امام مظلوم کربلا کو شہید کر کر بہت خوش ہوا تہا تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہی کہ جار اللہ زمخشری نی ربیع الابرار مین لکھا ہی کہ جعل معاویة لجعدة بنت
الاشعث امراة الحسن مائة الف درہم حتی سمته ومکث شہرین وانه لیرفع من تحته کذا طستا
من دم وکان یقول اسقیت السم مرارا ما اصابنی فیہا ما اصابنی فی ہذه المرة لقد لطفت کبدی
ویؤیده ما فی الاستیعاب قال قتادة ابو بکر بن حفص سم الحسن بن علی سمته امراته جعدة
بنت الاشعث بن قیس الکندی وقالت طائفة کان ذلک منہا بتدسیس معاویة الیہا و
ما بذل لہا فی ذلک وکان لہ ضرائر واللہ اعلم خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ معاویہ باغیہ نی جعدہ بنت
اشعث زوجہ امام حسن کی پاس ایک لاکھہ درہم بہیجی تا اینکہ بطمع متاع دنیوی اوس ملعونہ
دشمن خدا نی اوس امام دوسرا کو زہر ہلاہل پلا دیا کہ اوس جناب کا جگر ٹکڑی ٹکڑی ہوگیا اور
طشت بہر بہر کر خون حضرت کی مونہہ سی قی کی راہ نکلتا تہا اور وہ جناب فرماتی تہی کہ مینی
اگرچہ کئی دفع زہر پیا ہی مگر جو صدمہ مجہی اسبار ہوا ہی اور دفعہ السابقہ مین نہین ہوا اور
مؤید اسکی وہ روایت ہی کہ جو استیعاب مین مذکور ہی کہ کہا قتادہ بن ابو بکر بن حفص
نی کہ امام حسن کو جعدہ نی زہر دیا اور ایک جماعت نی کہا ہی کہ معاویہ نی زر خطیر جعدہ کو دیکر
امام مسموم کو زہر دلوایا اور تاریخ الفی مین مذکور ہی کہ معاویہ نی مروان بن حکم کو کہ طرید
رسول خدا تہا یعنی نکلوایا ہوا اوس جناب کا مدینہ سی حاکم کیا اور پہر اوسکی پاس ایک

٨٩

رومال زہر آلود بھیجا تو اوسکو جعدہ کو دی اور کہو کہ وہ لعد مباشرت کی امام حسنؑ کو اس رومال سی
پاک کری کہ بمجرد مس کرنی اُس رومال کی وہ حضرت لسبب سرایت کرنی زہر کے عالم بقا کو انتقال
کر جائینگی تو ہم تجھی اسکی جلدو مین پچاس ہزار درہم دونگا اور یزید پلید کی ساتھ تیرا
نکاح کر دونگا کہ تو شاہزادی اور ملکہ تمام عالم کی کہلاے گی غرض کہ جعدہ نی باغوای مروان البیائے
یہہ کیا اور آخر وہ جناب شہید ہوئی اور قاضی محب الدین حنفی نی کتاب روض المناظر
فی علم الاوایل والاواخر مین اور اسمعیل بن محمد بن عمر بن شہنشاہ نی کتاب مختصر اخبار البشر
مین اور اور لوگون نی بھی اسیطرح لکھاہی پس جبکہ اوس شاہزادہ کونین نی اس دار ناپایدار
سی بدار القرار رحلت فرمائی اور معاویہ باغیہ کو اس حادثہ کی خبر پہونچی تو بہت خوش ہوکر
سجدہ شکر کا بجالایا اور جشن شاہانہ کیا چنانچہ دمیری شافعی نی حیوٰۃ الحیوان مین لکھاہی
کہ لما بلغ معاویۃ موتہ سمع تکبیرہ من الخضراء فکبر اہل الشام لذالک التکبیر فقالت فاختہ بنت
قرطہ لمعاویۃ اقرّ اللہ عینک ما الذی کبرت لاجلہ فقال مات الحسن فقالت اعلی موت الحسن
بن فاطمۃ تکبر فقال ما کبرت شماتۃ لموتہ ولاکن استراح قلبی وقد دخل علیہ ابن عباس فقال
لہ یا ابن عباس ہل تدری ما حدث فی اہل بیتک قال لا ادری ما حدث الا انی اراک مستبشرا
وقد بلغنی تکبیرک فقال ان الحسن مات الخ یعنی جبکہ معاویہ باغیہ کو خبر شہادت جناب امام حسن علیہ السلام
پہونچی تو اوسنی الیسی آواز بلند سی تکبیر کہی کہ سب اہل مجلس نی اوسکی تکبیر کو سنا اور دیکھا بعث
اوسکی سب اہل شام نی بھی تکبیر کہی فاختہ بنت قرطہ نی معاویہ سی کہا کہ خنک رکھی اللہ تیری
آنکھونکو کیا سبب ہی کہ تو نی اوسوقت تکبیر کہی معاویہ نی کہا مینی سنا ہی کہ امام حسنؑ نی وفات
پائی فاختہ بنت قرطہ نی کہا کہ آیا تو نی ابن فاطمہؑ کی مرنی پر تکبیر کہی معاویہ نی کہا کہ مینی از روے
شماتت کی اونکی موت پر تکبیر نہین کہی بلکہ اسواسطی تکبیر کہی ہی کہ میری دلکو راحت حاصل ہوئے

کہ اسمین ابن عباس تشریف لائی معاویہ نی دیکھکر کہا کہ ای ابن عباس تمہین بہی کچھہ معلوم ہوا
کہ تمہاری اہلبیت مین کیا حادثہ واقع ہوا ابن عباس نی کہا کہ مجھی کچھہ معلوم نہین مگر مین
اسوقت تجھی کمال خوشحال اور مسرور پاتاہون اور تیری تکبیر کہنی کی مجھی بہی خبر
پہونچی ہی معاویہ نی کہا کہ حسنؑ ابن علیؑ نی انتقال کیا الی اخر الروایت اور زمخشری نی
ربیع الابرار مین لکھا ہی جبکہ معاویہ کو خبر پہونچی کہ امام حسنؑ مسموم ہوی اور جام شہادت
نوش کیا تو اوسنی سجدہ شکر کیا اور حاضرین مجلس نے بہی بلحاظ اوسکی سجدہ شکر کا کیا
پس ابن عباس اوسکی پاس آئی معاویہ نی پوچھا کہ ای ابن عباس کیا امام حسنؑ نی وفات پائی
ابن عباس نی کہا کہ ہان اور مجھی تیری تکبیر کہنی کی بہی خبر پہونچی واللہ ای پسر جگر خوارہ اور
ای ابن اکلۃ الاکباد نہ بہر دیگا تیر احسد اوس جناب سی تیری قبر کو اور نہ زیادہ کریگا
اونکا مرنا تیری عمر کو انتہی اب ہم کہتی ہین کہ جس صورت مین معاویہ امام حسن علیہ السلام کے
شہادت سی خوش ہوا اور سجدہ شکر بجا لایا تو پس جناب امام حسین علیہ السلام کے
شہادت پر خوش نہ ہونی سی روح نحس اوسکی اپنی نور العین سی آزردہ ہوگی اسواسطی
کہ وہ فعل اوسکا تہا اور یہہ فعل یزید اوسکی بیٹی کا اور کمال تعجب ہی اس فرقہ کی ادن لوگونسی
کہ جو یزید کو برا کہتی ہین اور معاویہ کی مدح کرتی ہین ہم حیران ہین کہ بروز رستخیز یا بمقام
اسفل السافلین جبکہ معاویہ اور یزید سی ملاقات کرینگی اور اوسوقت وہ انسی پوچھی گا
کہ تمنی میری نور العین یزید پلید سی بعد میری مرنیکی بدسلوکی کیونکی اور زبان لعن و طعن
کے اوسپر کیون کہولی کہ وہ تو میری ٹہیک چلن پر تہا اسواسطی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی دو نواسہ تہی ایک کو مینی شہید کیا دوسری کو میری بیٹی نے پس ہم دونون
نی رسول مقبول کا خوب صاف کیا اور ہم چلی قدم بقدم شیخین کی اسواسطی کہ بنا خرابی خاندان

رسول کی اول رکہی ہوئی شیخین کی ہتی تو اوسکو کیا جواب دینگی بجز شرمندگی کہینچنی اور
انفعال اوٹہانیکی اب سنیے توضیح اس بنا کی کہ جو شیخین نے رکہی وہ یہہ ہی کہ اول تو بعد
انتقال فرمانے جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی سب آدمی اہلبیت سی پہر گئی اور شیخین نے
وقت پاکر خلافت اپنی طرف کہینچلی پہلی ابوبکر خلیفہ ہوا بعد اوسکی عمر اور خاندان رسولکو
ذلیل وخوار کردیا اور جبکہ شکم مبارک عمر صاحب کا ابولولو کی ہاتہہ سی پہاڑا گیا اور زندگی
اپنی سی مایوس ہوئی تو خلافت کو اوپر مشورہ چہہ آدمیونکی چہوڑا اور اونہین مین اوسکو
منحصر کیا کہ بعد میری ایک کا خلیفہ ہونا انہین سی چاہئی مگر چونکہ مین ان سب مین ایک ایک
عیب پاتا ہون اور اس سبب سی کسی کو قابل خلافت کی نہین دیکہتا لہذا باوجود ہونے
علم کی انہین کسی خاص کو معین نہین کرسکتا ہان اگر ابوعبیدہ جراح یا سالم مولای خذیفہ زندہ
ہوتا تو البتہ ان دو مین سی ایک کو اس منصب جلیلہ کے واسطی مقرر کرتا اور نہین چاہتا مین
زندگی مین یا بعد موت کی عہدہ انکی خلافت کا میری گردن پر رہجای پہر یہہ کہکر خلیفہ جی نی
ہر ایک کا عیب ظاہر کرنا شروع کیا پہلی عثمان کا عیب بیان کیا اور کہا کہ عثمان مین یہہ عیب ہے
کہ وہ اپنی یگانون اور خویشونکو بہت دوست رکہتا ہی پس اس سبب سی حق مسلمانونکا
ضایع اور برباد کریگا اور بیت المال اپنی اقارب کو دیگا اور اونکو اور آل ابی معیط کو گردن
مردم پر پہلائیگا اور علی مین یہہ عیب ہی کہ وہ مزاح اور خوش طبعی کو دوست رکہتا ہے
اور خلافت کو رونق اور فرق اور مدارا چاہیی اور عبد الرحمان ضعیف الرای ہی کہ اوسکی
عقل مین بکمال قصور ہی اور اوسکی مزاج مین ہٹ اور استبداد ہی اور خویشتن داری
رکہتا ہی اور بکمال عیب ہی اور خلافت کو رای باصواب چاہئی اور سعد وقاص مین نامردی
اور جبن اور بزدلی ہی اور خلافت کو شجاعت چاہئی کہ خلافت مین حرب وضرب سی نگہ رہے

اب صاحبان ذہن و ذکا اور رشا لقان اخبار رجال خلفا الصاف کو کار فرمائیں اور فطر سہ شیخصاحب کو ملاحظہ کریں اور باوجود اسکی کہ عبد الرحمان کی مذمت بیان کی اور عیب دہن نکالا پہر اس امر میں اوسہی کو سرپنچ مقرر کیا اور کہا کہ اِذَا اجتمع علیؓ وعثمانؓ فالقولُ مَا قَالاَہُ و اِذَا صار فرقۃ ثلثۃ فالقول فی الذین فیہم عبد الرحمان یعنی جسوقت جمع ہوویں علی و عثمان پس قول ان دونو نکا ہی اور اگر تین شخص ایک طرف ہوں اور تین شخص ایکطرف تو پس قول اونکا ہی کہ جسمیں عبد الرحمان ہو اور یہہ دانای کی تقسیم شیخصاحب کی اسواسطی تہی کہ یہہ جانتی تہی کہ جناب علی و عثمان کی رای سی اتفاق نفرمایینگی اور بلا شک اوس سی مخالفت کرینگی اور عبد الرحمان داماد ہی عثمان کا وہ بسبب مصاہرت کی عثمان سی مخالفت نکریگا تو طرح سی خلافت جناب امیر کو نہ پہونچی گی اور جو اپنا مطلب ہی یعنی محروم کرنا خلافت سی اہلبیت کو وہ حاصل ہوگا آندیم بر سر مطلب کہ پہر خلیفہ صاحب نی حال طلحہ کا بیان کیا اور کہا کہ ان لوگونکو تین دنکی مہلت دی گئی ہی اگر اسمیں کسیکو خلیفہ کر دیا تو بہتر و الا اسکو قتل کرنا اب خیال کرنا چاہیی جبکہ بزعم حضرت عمر اوصاف ان سبکی ایسی ہی کہ جیسی خلیفہ صاحب نی بیان فرمائی اور پہر با این ہمہ انہیں میں سی اوس شخص کو جو مخالف اہلبیت کی تہا خلیفہ کرنی کی واسطی مقرر کیا تو پس عین خیانت ہی خلافت مآب کی رعایا کی حقمیں دوسری یہہ کہ جب چہوؤن شخص خلیفہ جی کی نزدیک مساوی اور برابر تہی تو پہر عبد الرحمان کو ان سب پر رئیس کرنا و در حقیقت استحزا و تمسخر کرنا تہا خلیفہ صاحب کا پانچ شخص باقی کی ساتہہ مگر فائدہ اسمیں وہی تہا کہ اوپر ذکور ہوا یعنی یہہ جانتی تہی کہ عبد الرحمان بسبب عداوت جناب امیرؑ کی اور مصاہرت عثمان کی عثمان ہی کیطرف رغبت کریگا اور جناب امیر کو خلافت سی محروم رکہیگا اور اگر آپہی خلیفہ جی عثمان کو خلیفہ کرتی تو مطعون ہوتی انہی کلامہ

طعن و ملام سی بچایا بلکہ وہ تدبیر کے کہ جسمین قتل جناب امیر علیہ السلام کا مقصود تہا
سوای اسکی خلیفہ صاحب پر کئی اعتراض وارد ہوتی ہین اول تو یہہ کہ خلافت مآب نے
اس امر مین مخالفت کی خلیفہ اول اور جناب رسالت مآب کی خلیفہ اول نی قریب انتقال
عمر کو خلیفہ مقرر کیا تہا اور خلیفہ ثانی نی وقت مرنیکی کسیکو خلیفہ مقرر نکیا پس اسمین تو مخالفت کے
اپنی امام کی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی بزعم وگمان اس فرقہ کی کسیکو خلیفہ اپنا مقرر نہ کیا تہا
اور عمر نی خلافت کو شوری پر چہوڑا اسمین مخالفت کی رسول خدا کی دوسری یہہ کہ بعض
انکی علما نی یہہ لکہا ہی کہ خلیفہ اول نی وقت احتضار اپنی خلافت کو شوری مین ڈالا اور
جناب امیر سی کہا کہ ای علی اگر تمہاری ایمانکو ایک پلہ مین ترازو کی رکہین اور تمام اہل ارض
کی ایمان کو دوسری پلہ مین رکہین اور پہر ترازو کو اوٹہائین تو تمہارا ایمان سبکی ایمان پر
غالب آئی اور تمہاری ایمانکا پلہ بسبب گرانیکی زمین سی نہ اوٹہہ سکی اور سب آدمیونکی
ایمانکا پلہ بسبب سبکی کی آسمانتک جالگی اور عثمان سی کہا کہ انت من اہل النار اور طلحہ
سی کہا کہ مین تجہی دوست نہین رکہتا کہ تو نی قصد کیا تہا ازواج پیغمبر سی نکاح اور خطبہ کا
اور اسی سبب سی آیہ ولا تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا نازل ہوا ہی اور زبیر سی کہا تو مجہا ڈر
کہ مال مومنین کو بلا رضا غصب کرتا ہی اور سعد وقاص سی کہا کہ انک عندی لقارعون ہذہ الامہ
اور عبد الرحمان سی کہا کہ تو عاقل اور فصیح نہین ہی اور بعد اوسکی صہیب سی کہا کہ یا صہیب
اذہب وصل بالناس فان مضت ثلاثۃ ایام ورضی اربعۃ باحد منہم وابی واحد فاضربوا
عنقہ وان ابی اثنان فاضربوا عنقہما وان مضت ثلاثۃ ایام ولم یجتمعوا علی احد فاضربوا
اعناقہم یعنی ای صہیب تو جا اور آدمیونکی ساتہہ نماز پڑہ یعنی پیش نمازی کر لوگونکی پس
اگر تین روز گذر جائین اور چار آدمی ایک شخص کی امامت پر راضی ہون اور پانچوان شخص

راضی نہو تو اوس پانچوین شخص کو قتل کر اور اگر دو شخص انکار کرین تو دونو کی گردن مار اور اگر کوئی کسی کی خلافت پر راضی نہ ہو تو اسکی گردن مار پس اس روایت سی بہی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اسکو قتل جناب امیر منظور تہا اسو اسطی کہ یہہ تو جانتا تہا کہ وہ جناب امیر بہی کسیکی خلافت پر راضی نہ ہونگی اور جب کہ راضی نہ ہونگی تو بالضرور قتل کئی جائینگی مگر ہم حیران ہین اسبات مین کہ خود ہی تو عثمان کی حق مین یہہ بیان کیا کہ مال مسلمین کو تلف کریگا اور اور جا بیجا خرچ مین لائیگا اور پہر باوجود اس علم و دانش حال خلیفہ ثالث کی اوسکی خلافت پر راضی ہوگئی اور بہی صدہا جگہہ تو قول جناب امیر علیہ السلام کو مانا اور لولا علی لہلک عمر کہا اور یہان جو اوس جناب نی فرمایا کہ خلافت حق میرا ہی تم اسکو کیون مجہسی چہین تی ہو جیسا کہ کتب تواریخ اہل سنت سی واضح ہی تو یہان بسبب اپنی جر نفع کی اوس جناب کی فرمانی کو نہ مانا اور لولا علی لہلک عمر کو بہول گئی جیسا کہ ابن قتیبہ وغیرہ نی لکہا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی اپنی فرزند سی فرمایا کہ یا بنی مازلت مظلوما مبغیا علی منذ ہلک جدک یعنی ای فرزند مین ہمیشہ مظلوم اور ستم دیدہ رہا جس روز سی کہ تمہاری نانا نی وفات پائے اور بہی ابن قتیبہ نی اپنی تاریخ مین نامہ جناب امیر کو کہ اوس جناب نی مردمان عراق کو لکہا تہا نقل کیا ہی کہ بعض فقرات اوسکی یہہ ہین کہ جب پیغمبر خدا نی انتقال کیا تو مسلمانون نی خلافت پر جہگڑا کیا فو اللہ ما یلقی فی روعی ولا یخطر علی بالی ان العرب تعدل ہذا الامر عنی یعنی قسم ہی خدا کی کہ میری دلمین ہرگز اس امر کا خطرہ نہ تہا کہ عرب مجہسی خلافت کو غصب کرینگی پس دیکہا مینی کہ لوگ ابوبکر کیطرف راجع ہوئی مگر مینی اپنا ہاتہہ بیعت کیطرف سی کہینچا پہر جناب ولایت مآب علیہ السلام نی اوسہی نامہ مین ارشاد کیا اور یہ کہا کہ وقال قائلہم انک یا ابن ابی طالب علی الامر لحریص فقال لہم انتم لحرص الی آخر الفقرات یعنی کہنی والی نے مجہسی کہا

کہ تمکو طمع خلافت مین بہت ہی ہی اوسنی کہا کہ تم بہت حریص ہو خلافت پر آیا مینی حرص کی
کہ مین اپنی ابن عم کی میراث طلب کرتا ہون یا تمنی حرص کی کہ تم مجہین اور میری حق مین حائل
ہوی ہو اور حق امیر انہین دیتی خداوندا مین فریاد کرتا ہون تجہ سے داد چاہتا ہون مجتسی
اور پر قریش کی کہ اونہون نے میری رحم کو قطع کیا اور میری مرتبہ کو پست کیا اور مجسی
نزاع کی اور میری اوس حق کو مجسی چہین لیا کہ جسکا مین مستحق تہا اور یہہ نامہ بڑا طویل ہے
بعض مضامین پر اقتصار کیا گیا پس اس سی بہی ثابت ہی کہ جناب امیر اپنی حق کو جانتی تہے
اور یہہ لوگ ندیتی تہی اب ہم مقلدین و تابعین خلیفہ صاحب سی پوچہتی ہین کہ آیا تمہین
ایسی ہی مذہب پر کہ جسکی اور راہ سی تمہی فخر و ناز ہی جناب امام حسین علیہ السلام کے ماتم
داری تو تمہاری نزدیک ایسی بری ٹہیری کہ تم اوسکو منع کرتی ہو اور حرام کہتی ہو
اور عمر کی خلیفہ کرنی کو عثمان کی باوجود اس برائی کی برا نہین سمجہتی پس عاقل خبیر اسہی
پر قیاس کرلی کہ جیسی عمر نے جناب امیر کو بسبب عداوت قلبی کی حق کیا ویسی ہی
یہہ لوگ بہی اوسکی فرزند دلبند حسین علیہ السلام سی دشمنی کرتی ہین اور ہم یقین کرتی
ہین اس امر پر کہ اگر امام حسین علیہ السلام اس زمانہ مین بہی موجود ہوجائین تو یہہ لوگ بلا شک
وشبہہ مثل کوفیان غدار و فوج یزید پلید اوس جناب کی قتل پر آمادہ اور مستعد ہوجائین
اور یزید نے کیا کیا کہ جو یہہ لوگ اوس جناب سی بہتر سلوک کرین اور یزیدیون نے
اوس جناب پر تین دن دانہ اور پانی بند رکہا تہا یہہ لوگ دس دن تک اوس
جناب کو اور اوسکی اطفال خورد سال کو بہوکا اور پیاسا رکہین چنانچہ شاعر
کہتاہی ~ یک حسینی نیست تا گردد شہید * ورنہ بسیار است در عالم
یزید * وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قال الشیخ الموصوف فی الکتاب

علی عبارت صواعق المحرقہ جیسا کہ لوگ وفات اور عاشورہ کے دن فرح اور سرور اور اظہار
زینت کرتی ہین مثل لگانے اور باجی کی اور کپڑی سبز اور نیلی اور اوسپر ڈوزی سرخ
اور زرد اور سیر و تماشا اور خرید اشیاء لذیذ کی اور کہلونہ وغیرہ لڑکونکی لیے اور خوشی
اور قہقہہ اور یار ونکی ہاتہہ مین ہاتہہ اور گوٹہ کہانا بنانا اور جامہ انیان تیار کرنی اور تہوار منانا
اور تحائف مثل عید کی صمدہا نین بہیجنی وغیرہ ذلک خوشی کی سامان انتہی اقول و بہ نستعین
سبحان اللہ شیخ صاحب موصوف تو ہمین بڑی فہیم و عقیل معلوم ہوئی کہ بداونکی للہ کے
ہی کان کاٹی میاں صاحب تہین یزید پلید کی محبت اور الفت نی ایسا بی بصیرت اور اندہا
کیا کہ جو باتین کہ تمہاری مذہب مین حلال اور ہماری مذہب مین حرام ہین تم اونہین باتونسی
ہمپر کنایہ کرتی ہو اور ہمکو الزام دیتی ہو اور پہر آنکہہ مین آنکہہ ڈالکر بات کرتی ہو تمہین ذرا شرم
نہین آتی اپنی گریبان مین منہہ ڈالکر دیکہو کہ تمہاری مذہب مین کیسی خرابیان واقع ہین اور یہہ
باتین کہ جو ہماری اہل شیعہ نے اختیار کی ہین ان سب باتونکا مظلمہ تمہاری علما کی گردن پر ہے
توضیح اسکی یہہ ہی کہ جب کسیکی اصل مذہب مین جو بات کہ داخل ہوتی ہی اوسکا اعتبار ہوتا ہے
اور افعال جہلا سی کسیکی اصل مذہب پر اعتراض نہین ہو سکتا بلکہ معترض کو انکی فرقہ احمق
شمار کرتی ہین پس فضل خداوند عالم سی ہماری مذہب کی سب کتابین اصول اور فروع اور
تواریخ کی موجود کثیر الوجود ہین جس شخص کا دل چاہی اور جسکی مزاج مین آئی وہ انکو مطالعہ
فرمائی انشاء اللہ کہین کسی جگہہ حلت ڈہول اور تاشہ اور راگ راگنی ناچ رنگ اور نیرنگ کا نہ پاوے
سنائیگا اور یہہ نہ دیکہیگا کہ کسی جگہہ یہہ حلال لکہا ہی یا کسی عالم نی اسکو حلال کہا ہی بخلاف
مذہب اہل تسنن کی کہ انکی اصل مذہب مین حلت گانی اور بجانی اور ناچ دیکہنی اور شراب
اور بنگ و بوزہ اوڑانی اور قمار بازی اور اغلام کرنیکی داخل ہی تشریح اسکی یہہ ہی کہ جبکہ

رسول مقبول ہی گانا سنا اور ناچ دیکہا اور اپنی بی بی عائشہ ام المومنین کو گانا سنوایا اور ناچ دکہلایا تو پس بلاشک انکی اصل مذہب مین داخل ہوا تو ضیح مقال یہہ ہی کہ صحیح بخاری مین یہہ حدیث لکہی ہوئی ہی کہ جسکا ترجمہ یہہ ہی کہ خالد بن ذکوان نی ربیع بنت معوذ سی کہا کہ اوسنی ایکبار جناب رسول مختار نی مثل رحمت کردگار کی میری گہر مین نزول اجلال فرمایا اور میری فرشکو جلوس ہمینت مانوس سے مرتبہ عرش برین کا بخشا اور جیسی کہ تو میری قریب بیٹہا ہی اسیطرح وہ جناب میری متصل بیٹہہ گئی اور اسوقت کچہہ لونڈیان دف بجا کر نوحہ کرتی تہین میری باپ اور دادا پر کہ جو یوم بدر مارے گئی تہی پس جب رسول خدا تشریف لائی تو ایک لونڈی نی کہا کہ او سہم مین نبی ہی کہ جانتا ہی جو کچہہ کہ صبح ہونیوالا ہے حضرت نی فرمایا کہ یہہ نکہو بلکہ جو پہلی کہتی تہی وہی کہو اور یہی صحاح ستہ مین لکہا ہی کہ جناب رسول خدا نی عائشہ اپنی بی بی کو کاندہی پر چڑہا کر مردونکا ناچ دکہایا چنانچہ مرزا فصیح صاحب مرحوم برق لامع مین فرماتی ہین ۵ دکہایا ناچ اوس حضرت نی تا دیر + لگی پہر تو چہنی کیونکہ ہو چکی سیر + کہا اوسنی ابہی سیری نہین ہی + اثر مین خوشی میری نہین ہی + کی احمد نی گفتار + کہ نا جی جاؤ تم ٹہیرو نہ زنہار + ابہی لطف تماشا دیکہتی ہی + تمہارا رقص کرنا دیکہتی ہی + رہی اسوار وہ کاندہی پہ تا دیر + کہا لو اب اتارو مین ہوئی سیر + لگی پہر ہنسکی راویکو سنانی + سہاگ اپنا لگی اوسکو جتانی + مین کبکی ہو چکی تہی پہلی ہی سیر + مگر اسو سطکی جا نکر دیر + کہ دیکہون ہی انہین کتنی مری چاہ + نہایت پیار تہا الله الله + یہہ ہی انصاف کی جا ای عزیزو + ذرا انصف ہوا ای صاحب تمیزو + وہ پیغمبر جو ہو وی سب سی بہتر + دکہاوی ناچ وہ جورو کو لا کر + اوسی کتف مبارک پر بٹہائی + غضب ہی ناچ مردونکا دکہائی + بہلا اس جہوٹ کا ہی کچہہ ٹہکانا + کہ پیغمبر اوسی سنوائی گانا + پس اس

کہ ناچ اور رنگ دیکھنا اور دیکھانا انکی اصل مذہب مین داخل ہی اور رقاص خوش تماشی
اور بولیان فحاش اور سامعین سماع مستاب اور بر سر صواب بسبب متابعت خیر الوریٰ کی ہوتے
اسواسطہ کہ جب موافق اعتقاد اس طائفہ کی نسبت کی رسولخدا کی گانا سنا اور ناچ دیکھا اور
اپنی بی بی کو دکھایا تو فعل نبی کا ہوا اور متابعت کرنیوالا فعل نبی کا مستوجب درجات اور
مستحق ثواب کا ہوتا ہی اور یہی باعث ہی کہ بارہ وفاتین درگاہ نبی کریم بیچ شہر دہلی مین
اہل سنتین ناچ اور رنگ اور نوبت نوازی کراتی ہین اور بارہ دن تک ایک میلا لگا دیتا ہی
اور جملہ مردمان دہلی عوام و خواص خوانندہ و ناخواندہ سب جاتی ہین اور کسیکو منع نہین کیا
اسی خیال سی کہ رسولخدا نی بہی ناچ دیکہا ہی چنانچہ جناب مرزا فصیح صاحب مرحوم فرماتی ہین

ہوئین نزدیک جب بارہ وفاتین ✤ تہین شادیکی دن عشرتکی راتین ✤ دہر بہین
نوبتین ہی دہم دہم سرپا ✤ جدہر دیکہو تو ہی سامان طرب کا ✤ ہزارون رنڈیان لاکہون تہی
لونڈی ✤ اودہر نارنگیان اس سمت لونڈی ✤ کہین تو نقل کرتی ہین کہڑی بہانڈ ✤ کہین آزاد
پہرتی ہین بنی بہانڈ ✤ ہر ایک جا خانگی والی سی آکر ✤ سرہ بیٹہی ہی چلمن لگا کر ✤ عیان
ہر ایک یون چلمن مین پری رو ✤ کہ جون فانوس مین ہو شمع روشن ✤ ہزارون عشق کی ہوتی ہین
پابند ✤ پڑی پہرتی ہین سیروانو کی مانند ✤ مشایخ ڈاڑہی والی پان کہائی ✤ کہڑی ہین آنکہ مین
سرمہ لگائی ✤ پڑی کاندہی ہو پیشگری دوپٹی ✤ تو بیکل سی بیٹہا اینٹہی کہیٹی ✤ سرو تیری تو پیاد
گوشیکی نشانی ✤ گلو بند بکائی تسبیح کانی ✤ کوئی ہی ناصری گردن مین ڈالی ✤ کہین بیٹہی ہین فخر الدین
والی ✤ کہین حضرت کہاری والی یا وہ ✤ غرض بکرا ہوا آویکا آوا ✤ وہ بنی ڈاڑیان بیٹہی
صفاچٹ ✤ مگر سب امردونکی ساتہہ غٹ پٹ ✤ کہڑی سی لونڈونکو گیدی بہانپ تی ہین ✤
پڑی گہوڑی کی صورت ناچتی ہین ✤ مگر ساتہہ اسکی ہر دم ذکر الّا ✤ لگی ہی جسطرح مردونکو گہیرا

ہم اہلبیت کی اپنی دلہنین چہپا کے رکہتی ہین اور اون امور کو کہ جنکی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنا ہی عرض کرو تا حجت اسپر تمام ہو جاوی اور کوئی عذر اسکو باقی نرہی الحاصل

کریگا اور اوسکی معاونت اور یاری
وبعث کی ہی اور اگر میں مبعوث نہوتا
کتا ہوں کبھی ہم سے جدا نہ ہوگا
اور ہم میں اپنی پروردگار کی حکم
اور خلیفہ میری بعد میری تم ہی ہو
تم تہا اور کہو کہ علی امیر المؤمنین ہی بعد میری
مہاجر و انصار تمکو وصیت کرتا ہوں

تو تمہاری حضرت بہتر ہوگا اور
جو شخص تم پر حاکم اور والی ہوگا اور
اہلبیت وارث میرے ہیں میری
اور میری امت کی امور میں بعد
میری ... اوس جناب نے

سبب انکی خوشی کا ہی یہہ ظاہر ✲ سوئی یعنی رسول پاک طاہر ✲ اور اسیہی سبب سی یوم
وفات پیران اہل تسنن مثل نظام الدین اور خسرو اور قطب وغیرہ کی کہ جس دن ان لوگون نے
دنیا سی رحلت کی ہر ایک کی قبر پر میلا اور خلایق کا ازدحام اور ریلا ہوتا ہی اور وہ بدعتین
لوگ کرتی ہین کہ یقیناً وہ طبقہ زمین کا بہی لرزتا ہوگا ✲ ہر ایک کی گور پر لگتا ہی میلا ✲
زنا لکارونکا وہان ہوتا ہی ریلا ✲ طلا لون جا کی ٹک دہر ہیت ہین گاتی ✲ پس از مردن بہی ہین
اوسکو رجہاتی ✲ کہین قوال گاتی ہین ترانی ✲ کہین لڑتی ہین پہکر کہیہ زنانی ✲ ہین جتنی کسبیان
کرتی ہین مجرا ✲ کہ پر ہو راگ سی ان سب کا حجرا ✲ کوئی گاتی ہی ڈہولک کو بجا کر ✲ مشایخ
ناچتی ہین حال لاکر ✲ ہر ایک جا کر زیارتکی بہانی ✲ زنا کرتا ہی ان سبکی سرہانی ✲ مشایخ جا کی
کروانی ہین اغلام ✲ کہ ایسا کون کرسکتا ہی بدنام ✲ اور بہی ایام بہار ہین کہ جب سرسون
پہولتی ہی اور انواع اور اقسام کی شگوفہ اور طرح طرح کی غنچہ کہلتی ہین اور دن ہوتا ہی بسنت کا
کہ جو اعیاد ہنود سی ہی اوس دن بمقتضای من تشبہ بقوم فہو منہم مریدان پیر پرست کپڑے
نفیس رنگ برنگ کی زرد اور سرخ اور سفید پہن کر ڈاڑہیان جہاج سی ناف تک لنبیان منہ کالا کرکے
پان کہائی آنکہونمین سرمہ لگائی اپنی پیرونکی قبرون پر جا کر بیٹہتی ہین اور گلدستہ پہولونکی اور
گڑوی بسنت کی یعنی شگوفہ گلونکی اور درخت گندم کی آبخورونمین رکہکر اور ریتی سی اوسی سفید
کرکر اور چمکا کر قبرون پر رکہتی ہین اور مغنی خوش الحان اور قوالان غزلخوان مزامیر مثل ساز کی
اور ڈہولک اور سنجیرونکی ہاتونمین لیکر ترانہ سنجی اور غزلخوانی مانند بلبلان نواسنج کی شروع
کرتی ہین اور مریدان با اعتقاد بخلوص نیت بنا بر خوش ہونی پیرونکی ارواح کی اٹہکہیلیان کرتی
ہین اور مثل بندرونکی کود کود کر اور اچہل اچہل کر وہ شور و غل ہای ہو کا مچاتی ہین کہ
شیاطین مرجومہ کو بہی ہنسی آتی ہوگی اور اوسکا نام حال کہ سراسر خلاف قال ہی رکہا ہی

اور بسبب اوسی سند بالا کی اوسکو عبادت سمجھتی ہین مگر عوام شیعہ اور خواص اہل سنت میں
اتنا فرق ہی کہ عوام شیعہ مرثیہ کو سوز مین سنکر روتی ہین اور تاشہ نوازی کو عبادت نہین جانتی
بلکہ گناہ سمجھتی ہین اور خواص اہل سنت اصلا پاس و لحاظ پیر کا نکر کر ترانہای موسیقی کو
سنکر خوش ہوتی ہین اور مسرور اور جلسہ رقص اور سرود کو عبادت سمجھتی ہین اور بہی گیارہین ربیع الثانی
روز وفات عبد القادر جیلانی کو اوسکی مقبرہ کی نقل بانس اور کاغذ سی بناکر اور پارچہ
رنگین سی اوسکو ملفوف کرکر انواع نقش اور اصناف الوان سی منقش اور ملون اور منبط
کرتی ہین اور نام اوسکا رکھتی ہین مہندی شیخ عبد القادر جیلانیکی اور پھر اوسکو وقت شب
شمعہای کافوری اور مشعلہای مومی اور قمقمہائی ابرکیسی روشن اور خوان مالیدے
اور شیرینی عاید و غریب اور کشتیہائی حنا باخون مشتاقان آغشتہ ہمراہ لیتی ہین اور اوسکی
آگی نوبت نقارہ بوق و دف بجتی ہوئی اور پیچھی اوسکی مداح اور ثنا خوان مثل بہانڈون
روبرو مہندیکی کرامتین اور معجزات شیخ ممدوحکی پڑہتی اور ناچتی اور گاتی اوس مہندیکو
باین ہیئت اوٹھا کر ایک جگہہ سی دوسری جگہہ لیجاتی ہین پھر جو وہان رقص و سرود اور راگ
و رنگ اچہل اور کود اور ہائی ہو ہوتا ہی اوسکا کیا بیان کہ توبہ کی بہی پاؤن لغزش مین آتی ہیں اور
زاہد صد سالہ کا بہی ارادہ توبہ شکنی کا ہوتا ہی اور پرہیزگار بہی قصد عہد شکنی کا رکہتی ہین
اور مریدان پیران پیرسنیان ہزارون روپیہ اسمین خرچ کرتی ہین اور انواع و اقسام کی
بدعتین عمل مین لاتی ہین اور بہی پانی پت اور کرنال وغیرہ اکثر جا درگاہین بو علی قلندر کے
اس عمارت عالیہ سی بنی ہوئی ہین کہ کسی مکان بادشاہی کو بہی اوس سی نسبت نہین اور
ہر روز پانچون وقت بجائی پنجگانہ کی درگاہون مین نوبت نوازی ہوتی ہی اور بروز عرس
جو کہ امورات ممنوعہ منہی عنہا خلاف شرع اور افعال شنیعہ سرزد ہوتی ہین یقین ہی کہ دریا کے

پھرا ہی جو ستین اٹہا ہوگا پس جبکہ جہال شیعہ نی یہہ دیکھا کہ اچھی بہلی آدمی تعالی ہو رہی

نکہی عمامہ بند گلو میں بنی بنی تسبیحیں کالی کالی ڈالی زلفیں ایل بڑی ڈاڑہی جہالی تو سیاہ

کالی گری پیشانی پر لگائی اپنی مرشدو نکی قبر پر میلا جائی ناچ دیکھتی ہیں اور ڈہول اور تاشہ

بجواتی ہیں کوئی سر نکی قبر پر کچھ دعا کر رہا ہی کوئی منت مانگتا ہی کوئی وصل یار کا طالب ہے

کسیپر خیال معشوق کا غالب ہی کوئی بیٹی کی تمنا کرتا ہی کوئی فراق یار میں مرتا ہی اور جدا

بکر و فن مخدوم صاحب کی قبر پر دو طرفہ کہڑی ہوئی مورچہل ہاتو نمین لئی قبر کی ملش اٹی

کر رہی ہیں اور مثل جمنا واس برہمن یا اجودیا پرشاد مصر کی مانند پرشاد ہنومان کی مورت

یا مہادیو کی صورت کی تبرک پیر صاحب کی قبر پر تقسیم کرتی ہیں تو پس وہ بیچاری یہہ

دیکھکر انکی تقلید سی اپنی مجلسو نمیں بہی ڈہول اور تاشہ بجوانی لگی پس ان سب باتوں کا

مطلب اس فرقیکی گردن پر ہی اب وہ تمہاری جواب میں کہہ سکتی ہیں کہ ہمنی تو تمہاری روایات

اور تمہاری اقوال و افعال کی تقلید کی ہی اور تمہاری پیر پرستو نکی متابعت کی ہی یہاں

کہ جب رسول خدا کی بموجب تمہاری روایاتکی ناچ دیکھا اور گانا سنا اور تم سب کا بہی اسپر

عمل ہی تو پہر ہم مرد عوام ہی اگر نوحہ اور ماتم اوس جناب کی فرزند کا ساتہہ تاشہ وغیرہ کی

کرتی ہیں تو کیا گناہ اور خطا کرتی ہیں اور تمہارا ہمپر کیا اعتراض وارد ہوتا ہی اب رہے

کپڑی سیاہ اور نیلی وغیرہ لباس ماتم پہننا سو سب پر ظاہر اور باہر ہی اور سب جانتی ہیں

کہ یہہ لباس غم کا ہی کہ مصیبت زدہ ماتم دار ایسی کپڑی پہن لیتی ہیں لباس شادیکا نہیں پہنتے

پس اسپر زبان طعن کو دراز کرنا سیاہ ٹیکا کلنک کا اپنی ماتہی پر لگانا ہی اور ہم جو ایسا لباس

ایام عشرہ میں پہنتی ہیں سبب اسکا یہہ ہی کہ ہم ماتم دار ہیں فرزند رسول خدا کی کہ وہ ہمارا

آقا اور مولا اور امام اور پیشوا مخدوم زادہ ہمارے پیغمبر کا تو ایسا اندوہ نہیں ہوا کہ ایسا سا

ایادی ظلمہ فسقہ سی شہید ہوای ہین اندنونین زینت کرنی اور خوشی ہونیسی کیا کام
خوشی اور زینت کی دن تمہاری ہین کہ تمہارا امام زادہ حرامزادہ یزید پلید۔ خلف
معاویہ پسر جگرخوارۂ حضرت امیر حمزہ اولاد امجاد رسول مقبول پر فتح نصیب ہوا تم اسکی
خوشی کرتی تہو ذرا اپنی کتابونکو تو دیکہو تمہارا اثر امیر جو سب سی بڑا پیر ہی اپنی کتابمین لکہہ
گیا ہی کہ روز عاشورہ خوشی کرنا اور کپڑی شاہانہ اور لباس بادشاہانہ پہنا اور آرایش
اور زینت کرنا پان کہانا سرمہ اور مستی لگانا معانقہ اور مصافحہ کرنا سنت ہی کہ یہہ دن
خوشی اور شادی اور فرح او سرور کا ہی نہ اندوہ اور غم اور رونی اور پیٹنی کا اور ابن حجر
کا قول اور مولوی اسمعیل کا مقولہ تو خود صاحب رسالہ نی بہی نقل کیا ہی پس طعن کرنا
ان باتونپر درحقیقت طعن کرنا ان علماؤنپر ہی نہ ہمپر اسواسطہ کہ ہماری کتابونکو جس شخص
نی دیکہا ہوگا اوسکو معلوم ہوگا کہ کس شد و مد کی ساتہہ اونہین لکہا ہی کہ عشرہ محرم مین
ضرور ہی محبان اہلبیت کو کہ سب ترک لذات کرین اور زینت کرنیکو چہوڑ دین دشمنوا
دل تک غمزدونکی صورت بنائین رکہین عیش و عشرت کی طرف رغبت نکرین غرض اسطرح پر
رہین کہ جیسی اپنی عزیزترین فرزند کی مرنیمین غمگین رہتی ہین اور صدہا وہ حدیثین جو عظمت
پر اس مصیبت کی دلالت کرتی ہین وہ سب ہماری کتابونمین لکہی ہین جسکا دل چاہی وہ
دیکہہ لی پس ہم لوگ بفضلہ تعالی اس غم مین اسیطرح پر رہتی ہین جسکو اسکا امتحان منظور
ہو وہ لکہنئو مین کہ دار المومنین ہی یا جہان جہان کہ مومنین ہین وہان آنکر دیکہہ لی کہ محبان
حسین کسطرح روتی اور پیٹتی ہین اور غم کرتی ہین کہ کسی اپنی عزیز کی مرنی مین بہی ایسا
حال اپنا نہین کرتی اور قطع نظر ان سب باتونکی ہم کہتی ہین کہ جناب رسولخدا سیاہ عمامہ
باندہ لی تہی سیاہ موذی پہن لی تہی اور لوگون نی عالم رویا مین اوس جنابکو اس غم مین

سیاہ کپڑے پہنے دیکہا ہے اور خلفاء عباسیہ کا لباس سیاہ تہا کہ جنکو یہہ لوگ امیر المومنین کہتے ہین
خانہ کعبہ کی پوشش سیاہ ہی اور معاویہ امام پنجم نے انکی سرور شہادت امام حسن از راہ ظاہر
داری اور رفع الزام کی کہ حضرت امام حسن کو اسینے زہر دلواکر شہید کرایا تہا خود بہی سیاہ
کپڑے پہنے تہی اور شہر کو بہی سیاہ پوش کرایا تہا لبس الیسی لباس کو کہ جو بنی اور انکے
پیشواؤن نے تہی برا کہا یا دائرہ اسلام سی باہر رکہتا ہے اور یہہ جو کہا کہ سیر و تماشا
اور خرید و فروخت اشیاء لذیذہ ظاہر ہے کہ یہہ سب باتین بہی فرقہ اہل تسنن ہی مین جاری ہین.
نہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ مین اسواسطہ کہ ان لوگونکا وہ دن رونے اور پیٹنے کا ہی انکو اوس روز
ان باتونکا کب ہوش رہتا ہے تمام دن فاقہ کرتے ہین عبادت خدا مین مصروف رہتے ہین۔

بارہوین اور یہہ بہی مین بخلاف اہل تسنن کی کہ عشرہ محرم مین علم اٹہاتی
ہین اسطرح پر کہ جیسی چہڑیان مدار کے بازارونمین لئی پہرتے ہین اور ہزارون آدمی اس
فرخنگی لباس عید پہنکر اور بناؤ کر کر اونکے سیر و تماشے کے واسطے گہرونسے نکلتی ہین اور
اونکی ساتہہ جہرمٹ ہزارون رنڈیونکا ہوتا ہے اور سب مرد رنگین کپڑے پہنے ہوئے
رنڈیونکی ہاتونمین ہاتہہ ڈالی ہوئے قہقہہ لگاتے ہنستی پان کہائے انکہونمین سرمہ
لگائی تمام کوچہ و بازارمین پہرتے ہین گویا کہ اونکی عید کا دن ہی اور شیعونکو جو روتی اور پیٹتی دیکہتی
ہین تو اونپر طعن و تشنیع کرتے ہین اور ہنستی ہین اور قہقہہ لگاتی ہین اور ڈہول اور تاشہ اور باجا نوبت
اونکی ساتہہ الیساغل ہوتا ہی کہ زمین کے پردونکی تحت اور آسمان تک اواز پہونچتی ہوگی اور شب عاشورہ اور روز
عاشورہ کو تو ایسی خوشی اور شادی کرتی ہین کہ کبہی عید کو بہی ایسی خوشی نکرتی ہونگے ہزارون
رنڈیان اور لاکہون مرد وقت شب تماشی اور سیر کو گہرونسی نکلتی ہین اور سلال بہرلی وعلم الیسکی اوسپر سونے کی ... ہین

اور بازاروںمین اور کوٹہونپر طرح طرح کی سوانگ اور تماشی کرتی ہین کہین شیدیان نچائی جاتی ہین کہین بنیٹی پہنکی جاتی ہی کہین پہلوان حلقہ باندہی پٹا لڑتی ہین دوکاندار دوکانو پر انواع واقسام کی چیزین لگائی بیچتی ہین کمہار جابجا عمدہ عمدہ کہلونی لئی بیٹہی ہین اور زن و مرد گودلونمین بچی لئی ہوئی سودی اور کہلونی خریدتی پہرتی ہین اور باہم دیگر بطور تحفہ بہیجتی بہجاتی ہین غرض سب سامان عید کا مہیا اور موجود ہوتاہی اور ہم لوگونکو یہہ حال دیکہکر معرکہ شام کا یاد آتاہی کہ جس روز سر شہداء کربلا کی اور اسراء اہلبیت شام محنت انجام مین داخل ہوئی تہی تو یہہ ہی سامان اور دہوم دہام اہل شام نی کی تہی پس ہم لوگ بہی مثل اونہین لوگونکی ہو کہ شیعونکیطرف ان باتونکا خیال کرنا کمال بی انصافی ہی مگر ہان جہان شیعہ یہہ کہہ سکتی ہین کہ ہم جو اس غم کو شور و غل اور تاشہ اور ڈہولکی ساتہہ کرتی ہین سبب اسکا یہہ ہی کہ ہم سنیونسی ڈرتی ہین کہ جیسی اور شہادتونکو مکر گئی شہادت امام مظلوم کو بہی مکر نجائین جیسا شاعر کہتاہی ؎ حق کو علی کی غصب کیا اور مکر گئی + باغ فدک کو چہین لیا اور مکر گئی + حضرت حسن کو زہر دیا اور مکر گئی + محسن تلک شہید کیا اور مکر گئی + اسواسطہ یہہ دہوم ہی اس شور و شین کی + ایسا نہو کہ مکرین شہادت حسین کے الغرض ایسی چیزونپر اسکا اعتراض کرنا اور مانع آنا درحقیقت اپنی بزرگان دین اور پیشوایان ایمان پر اعتراض کرناہی اسواسطہ کہ جب ابن حجر اور مولوی اسمعیل وغیرہ اس روز کو روز عید اور روز شادی مقرر کرین اور حکم زینت کا دین تو پہر منع کرنا ان چیزونکا درحقیقت ان لوگون پر اعتراض کرناہی قولہ وسر الشہادتین بلا ریب از تصنیفات جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ است اور سر الشہادتین بلا شک تصنیفات جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کا کہتی ہین اقول سبحان اللہ است کا ترجمہ کہتی ہین کیا بہرحال یہہ اقرار اسکا لسانی بسبب

شہرت مصنف سر الشہادتین کی ہی واا تا قاعدہ مقررہ بزرگان اس شیخکا ہی کہ جو کوئی مدح
اہلبیت کی کرتا ہی یہہ اونکی فضیلت یا حال مصیبت اپنی کتابمین لکہتا ہی تو اوسکو رافضی قرار دیتی ہین
یا اوسکی کتابکو کسی شیعہ کیطرف نسبت دیتی ہین یا اوسکی راویونکی مذمت کرتی ہین کہ فلان
راوی اسکتابکا رافضی ہی فلان جہوٹا ہی سو سر الشہادتین کی واسطی بہی یہہ بات شروع
ہوگئی ہی چند سال کی بعد جب کوئی شاہصاحب کی زمانیکا آدمی باقی نرہیگا تو یہہ کتاب بہی
کسی شیعہ کی تصنیف سی ہوجائیگی قولہ امور غامضہ کہ منتہیان از ان فائدہ گیرند و عبرت پذیرند
باعث تصنیف آن بودہ است نہ برای عوام کہ از فہم بعض مطالب آن عاری ہستند چہ فہم بعض مطالب
مخصوص بقومی دون قومی است پس بیانش روبروی عوام بجز تحریص بر محذورات
امری دیگر متصور نیست و فقہامی نویسند ضرر العام مقدم علی ضرر الخاص ترجمہ اور
امور پوشیدہ کہ منتہی اوس سی فائدہ لین اور عبرت پکڑین باعث تصنیف اوسکیکا ہوا ہی نہ واسطے
عوام کی کہ فہم بعضی مطالب بلغیہ اوسکیسی عاری ہین کیونکہ فہم بعضی مطالب کا مخصوص ساتہ ہی
ایک قوم کی سوای دوسری قوم کی ہی پس بیان اوسکا روبروی عام کی سوای رغبت
دلانی کی اوپر ممنوعات کی کوئی امر متصور نہین ہی اور فقہاء لکہتی ہین کہ ضرر عام مقدم ہی
ضرر خاص پر **اقول** اس شیخ ممدوح نی جو جہلاء کی دہوکا دینیکو سر الشہادتین مین امور
غوامضہ قرار دیئی ہین یہہ محض سفسطہ اور فریب اسکا ہی اسواسطی کہ قران اور احادیث
کی غوامض اور مشکلات اور اسرار تو سب پر ظاہر ہوگی سر الشہادتین مین ایسی غوامض ہین
کہ کسی عالم اور فاضل پر ظاہر نہوئی فاضلون نی اسکا ترجمہ کیا کسینی غوامض اوسکی بیان
نکئی عجب معمات اوسمین بہری ہوئی ہین کہ کسیپر نہین کہلتی سوای اس شیخ نجدی کی مگر اسنی
بہی تو کوئی غامض اوسکا بسبیل انموذج بیان نہ کیا تا معلوم ہوتا کہ اس قبیل کی غوامض

دشمن بہری ہین واہ کیا فریب کی بات ہی جب اور کچھہ جواب اس شیخ موصوف کو نہ بن آیا
تو دہوکھا دینی عوام کالانعام کے یہہ مہمل بات بنائی مگر اس ہی تو شیکو تو خیال کرنا چاہیی کہ
یزید کی محبت کی سبب کس کس طرح حقکو چھپاتا ہی بیچاری عبد العزیز نی تو صاف صاف
اپنی عبارتمین حال شہدائی کربلا کا لکھا کہ جسکو سب سمجھتے ہین یہہ دشمن اہلبیت اوسمین
تاویل ہو ناز کار کرتا ہی اور یہہ جو کہا کہ فہم بعضی مطالب کا مخصوص ساتھہ قوم دون
قوم کی ہی معلوم نہین کہ وہ قوم آیا قسم جنات سی ہی یا خلیقات سی اسواسطہ کہ قوم انسانی
سی تو وہ بعض مطالب کسیکی فہم مین نہین آئی اور یہہ جو اسنی کہا کہ بیان اونکا و عوام
کی سوائی رغبت دلانی کی اور ممنوعات کی کوئی امر متصور نہین یہہ زیادہ تر جائی ہنسی
اور تماشا گاہ اطفال خورد سال ہی کہ شیخ عبد العزیز نی عجب کتاب لکھی کہ جسکا ظاہر خلاف
باطن کی ہی ظاہر مین اچھی اور باطنمین وہ غوامض بہر دئی کہ جو منجر با مورات بد مین غرضکہ
روح شاہصاحب کی اس شیخ نجد لیسی نہایت خوش ہوئی ہوگی کہ کیا خوب اونکی کتابکی
صفت وثنا بیان کی کہ وہ ایسی کتاب ہوئی ہی کہ جسکی معنی حقیقیہ کے سمجھنے سی آدمی
ضلالت اور گمراہی اور ارتکاب امورات منہی عنہامین پڑتا ہی خوب ہی اوسکی تعریف ہوئی
شاہصاحب بیچاری نی تو خون جگر کہا کر واسطہ ثواب و ہدایت عوام کی ایک کتاب لکھی
اس شیخ نجدینی ایک بانکی باتمین اوسکو دنیا ہی سی کہو دیا مگر ہم کہتی ہین کہ وہ محدثات
اس شیخ نجدیکی نزدیک نہین ہین مگر نوحہ اور ماتم امام حسین پر جیسا کہ آگی بیان کیا
پس اس صاحب جرأت سی کہنا چاہیی کہ تو کس شمار و قطار مین ہی کہ جو امورات مجوزہ
خدا اور رسول و علما و فضلا کو محذورات ٹہیراتا ہی اور حرام کہتا ہی ہیرا
پیر و مرشد شاہ عبد العزیز ایسی امورات کی حلت اور جواز اور متضمن ہونی ثواب مین

کتاب تصنیف کرجاتی اور دلائل عقلی اور نقلی اوسپر قائم کرے پہر تو کہ ادنی شاگردونکی
برابر بہی اونکی نہین ہی کیا حقیقت رکہتا ہی کہ جو ان امور انکو ممنوعات سی کہتا ہی **قولہ**
درینصورت بیان قصہ کربلا کہ مہیج بر نوحہ و ماتم و اہانت و ذلت اہل بیت باشد بہ نسبت عوام
کالانعام ممنوع بلاشبہ خواہد بود ازین جہت امام غزالی در بعض تصانیف خود بیان قصہ
کربلا را از منہیات شمردہ ترجمہ اس صورت مین بیان قصہ کربلا کہ برانگیختہ کرنیوالا اوپر
نوحہ اور ماتم اور اہانت اور ذلت اہلبیت کی ہووی بہ نسبت عوام کی کہ جو مانند چار
پایونکی ہین ممنوع بلاشبہ ہوگا اس جہت سی امام غزالی نی بعض تصانیف اپنی مین بیان
قصہ کربلا کو منہیات سی گنا ہی **اقول** بفضلہ تعالی ہم اوپر بخوبی ثابت کرآئی ہین کہ
نوحہ اور ماتم جناب امام حسینؑ پر موافق روایات طرفین موجب اجر و ثواب اور باعث
ارتفاع درجات ہی نہ ممنوع و حرام اور نہ بیان اس ذکر کا مستلزم ہی اہانت اور
ذلت اہلبیت علیہم السلام کو باستشہاد ذکر حال مصیبت انبیا اور ذکر حال حضرت
مریم و حال عائشہ صدیقہ سنیان کہ جو قران اور کتب تواریخ اور تفاسیر مین مذکور
و مسطور ہی اور یہہ جو اسنی قید کالانعام کے لگائی ہی اس سی ثابت ہوتا ہی کہ انکی عوام نے
اہلبیت کو ذلت نہین دی حالانکہ یہہ بات غلط ہی اولا تو اسکی عوام کا ذلت دینا بدولت
انکی خواص کی ہی اسواسطی کہ جہال بیچارونکا کیا قصور یہہ ساری خرابیان ڈالی ہوئین
پڑہی ہوئونکی ہین کہ جہلاکو ورغلا نکر اس غم مین ہنسواتی ہین اور بہکاتی ہین کہ اس ذکر مین
ذلت اہلبیت کی ہوتی ہی تاکسیطرح سی یہہ ذکر موقوف ہوجائی اور دل حرورت منزل
انکا کہ مثل دیگ کی جوش مارتا ہی آسائش پائی والا جیسیکہ علمای اہلبیت جہلاکو ہدایت
کرتی ہین اور سمجہاتی ہین کہ رونا اور اس مصیبت کو یاد کرنا باعث ثواب رکہتا ہے

اسیطرح اگر اس فرقیکی کل عالم مثل بعض علماء سابقین اس مذہب کی بہی جہلاکو فہمالیش کرتے رہیں تو یہہ بات کیون زبان زد عوام کالانعام ہوتی کہ اس فرقہ میں ذلت اہلبیت کی ہے
پس درحقیقت و دراصل یہہ علما ذلت اہلبیت کو دیتے ہین اور جہلا انکی تبعیت کرتے ہین
دوسری یہہ کہ جسقدر انکی علما نے اہلبیت کو ذلتین دی ہین اور دیتے ہین جہلا بیچارے
نہین دیسکتے توضیح اس مقال کے یہہ ہے کہ رسولخدا نے دو چیزین گرانمایہ اپنی امت
مین چہوڑی تہین ایک قران اور دوسرے اہلبیت اپنی اور فرمایا تہا کہ انسے کسیطرح کے
برائے نکرنا اور انکو ذلت ندینا سو اس فرقہ نے دونون کو ذلتین دین قرانکو جلایا اور
اوسکے راکہہ کو خاک مین ملایا اور اہلبیت کو در بدر سر برہنہ پہرایا اور انواع انواع کے
ذلتین دین اور انکی علما بہ تاسی اپنی مقتداونکی ذلتین دیتے چلے آتے ہین چنانچہ درباب
ام کلثوم بنت جناب امیرؑ آج تک جو کچہہ خرابیان کرتے ہین اوس سے صاف ظاہر
ہوتا ہے کہ یہہ فرقہ کمال دشمن اہلبیت کاہی چنانچہ اس باب مین ایک رسالہ مطبوعہ
نظر اختصر سے گذرا مناسب مقام جانکر خلاصہ اوسکا لکہا جاتا ہے مگر حقیقت یہہ ہے کہ
جسکو خداوند عالم عزت دی تو اونکو ذلت کون دیسکتا ہی ~~ س ~~ چراغی را کہ ایزد برفروزد
اگر کس پف کند ریشش بسوزد ۞ اور یہہ بہی عذر کیا کہ اوسکو مینے اپنی بہائی جعفر طیار کے
بیٹی کی لیئے رکہا ہے پس عمر نے یہہ سنکر کہا کہ مین اوس سے ارادہ صحبت کا نہین
رکہتا مگر رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ ہر سبب اور ہر نسب قیامت
کے دن منقطع ہوجاوینگی الا میرا نسب اور سبب کہ یہہ منقطع نہوگا اور نیز بہی کتاب
استیعاب مین یہہ روایت لکہی ہی کہ عن محمد بن علی ان عمر بن الخطاب خطب الی علی
ابنتہ ام کلثوم فذکر لہ صغرہا فقیل لہ انہ ردک فعاودہ فقال لہ علی ابعث بہا الیک

فان رضیت فہی امرأتک فارسل بہا الیہ فکشف عن ساقہا فقالت لہ لولا انک امیر المومنین للطمت عینیک یعنی جبکہ عمر نے جناب علیؑ سی ام کلثوم کے خواستگار ہے کی اور حضرت نے اونکی صغر سنگی عذر پیش آیا اور لوگون نے اوسکو ورغلانا اور کہا کہ علیؑ نے تیرے کہنی کو رد کیا اور تیرے قولکو نمانا اور عمر نے پہر درخواست کی تو اسوقت حضرت علیؑ نے کہلا بہیجا کہ مین اوسکو تیرے پاس بہیجتا ہون اگر تو راضی ہو تو وہ تیری زوجہ ہے پس علیؑ نے ام کلثوم کو عمر کے پاس بہیجا عمر نے اونکی ساق پا کو کہولا ام کلثوم نے خفا ہو کر عمر سے کہا اٹہا ہاتہہ اپنا اگر تو امیر المومنین نہوتا تو مین تیرے انکہہ مین گہونسا مارتی اور کتاب مودت ہشتم شیخ شہاب الدین دولت آبادی کی باب ششم مین شرح خصاف سی لکہا ہی کہ جب عمر نے یہہ درخواست کی اور جناب علیؑ نے وہی عذر کیا تو عمر نے کہا کہ مجہی عورتونکی طرف کچہہ حاجت نہین ہے مگر رسول خدا سی مینے ایسا ایسا کچہہ سنا ہی پس علیؑ نے اوسکا نکاح عمر سے اوپر مہر چالیس ہزار درہم کے کردیا اور سن ام کلثوم کا چار یا پانچ برسکا تہا اور عمر عمر کے چہاسٹ برسکی تہی فاجلسہا عمر الی جنبہ فرفع میزرہا ومسح یدہ علی راسہا فمدّ دساعتہا فرفعت یدہ وکادت ان یلطمہ وقالت لولا انت امیر المومنین للطمت علی خدک فقال عمر دعوہا فانہا ہاشمیۃ قرشیۃ یعنی پس بٹہلایا عمر نے اونکو اپنی پہلو مین اور اٹہائے اونکی سر سے چادر اور پہیرا اونکی سر پر اپنا ہاتہہ اور ننگا کیا اونکی ساق پاکو پس اٹہایا ہاتہہ ام کلثوم نے عمر کیطرف اور کہا کہ اگر تو امیر المومنین نہ ہوتا تو مین تیرے موںہہ پر طمانچہ مارتی عمر نے کہا چہوڑدو اسی کہ یہہ ہاشمیہ قرشیہ ہی اور بہی کتاب استیعاب کہ کتب معتبرہ معتمدہ اہلسنت سی ہے لکہا ہی خطبہا عمر ابن الخطاب الی علیؑ فقال انہا صغیرۃ فقال لہ عمر زوجنیہا یا ابا الحسن فانی ارصد من کرامتہا ما لا یرصدہ احد فقال علیؑ انا ابعثہا

الیک فان رضیتہا فقد زوجتک ہا فبعثہا الیہ ببرد فقال لہا قولی لہ ہذا البرد الذی قلت لک فقالت ذلک بعمر فقال قولی قد رضیت رضی اللہ عنک و وضع یدہ علی ساقہا فکشف فقالت اتفعل ہذا لولا انک امیر المومنین لکسرت انفک ثم رجعت یعنی درخواست کے عمر نے ام کلثوم کے علی سی پس کہا علی نے کہ وہ صغیرہ ہی پس کہا عمر نے علی سی کہ اوسکو میرے ساتھہ تزویج کرین اوسکی بزرگی کا امیدوار ہون پس کہا علی نی مین اوسکو تیری پاس بہیجتا ہون اگر تو اوسکو پسند کریگا تو مینی اوسکو تیرے ساتھہ تزویج کیا پس اوسکو بہیجا ساتھہ ایک ایک چادر کے اور اوسی کہا کہ میر لطر فسی عمر کو کہنا کہ یہہ وہ چادر ہی کہ جسکو مینی تجھسی کہا تہا ام کلثوم نے بہی عمر سے کہا عمر نے کہا کہ تو میر لطر فسے کہنا کہ مین راضی ہوا خدا تجہسی راضی ہو اور عمر نے ہاتہہ ام کلثوم کے ساق پاپر رکہا اور اوسکو کہولا ام کلثوم نے کہا تو اگر امیر المومنین نہ ہوتا تو مین ناک تیری توڑ ڈالتی یہہ کہکر چلی گیئن اور بہی ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری نی لکہا ہی کہ ان علیا لما ابی عن نکاح ابنتہ لعمر واستعذر لصغرہا لم یکن یقبل منہ ذالک العذر حتی الجاہ الی ان یراہا ایاہ فارسلہا فلما رآہا عمر اخذ ہا وضمہا وقبلہا یعنی جب علے نے انکار کیا نکاح کرنی سی اپنی بیٹی کا عمر کے ساتھہ اور عذر اوسکی صغر سنکا کیا تو عمر نے اس عذر کو قبول نکیا تا اینکہ لاچار اور مضطر کیا علی کو اس امر پر کہ اوسکو مجہی دکہا دے پس علے نے اوسکو عمر کے پاس بہیج دیا جب عمر نے اوسکو دیکہا پکڑ لیا اوسکو اور چہاتی سی چمٹایا اور بوسہ اوسکی لیئی غرض نقل کرنے ان عبارتوں سی یہہ ہے کہ سب اہل خبرت اور بصیرت پر حال انکی ذلت وفضیحت اہلبیت کو بخوبی کہل جائی کہ کوئے کہتا ہی کہ اوس جناب کے ساق پا کو ننگا کر کر ہاتہہ لگایا کوئے کہتا ہے کہ اوسکو چہاتی سی لگایا بوسی لیئے کوئے تہمت رکہتا ہی نکاح کر دینکی پس اس سے اور کیا زیادہ ہتک حرمت اور ذلت اہلبیت کی ہوگی

ہتی ہین غیر مردنی اونکی بوسی لئی اور چہاتی سی لگایا اور پنڈلیونکو ہاتہہ لگایا ابہی جو کسیکے بیٹی کا ایسا حال جہوٹا بیان کرئے تو تمہرے شخص مارنے پر مستعد ہو جاتا ہی اور اہلبیت کے سیہ ذلت کرتی ہین حالانکہ نکاح ام کلثوم بنت فاطمہ کا عمر کے ساتہہ کسیطرحسی ثابت نہین ہوتا اسواسطہ کہ ان روایات سی یہہ ثابت ہوتا ہی کہ جس زمانمین عمر نے حضرت ام کلثوم کے خواستگاری کی تہی اوس زمانہ مین عمر کے عمر ساٹہہ برس کے تہی اور از روی حسابکی بہی ثابت ہوتا ہی کہ عمر عمر کے ساٹہہ برس یا زیادہ ساٹہہ برس سے تہی اسواسطہ کہ کتب معتبرہ اہل خلاف مثل استیعاب وغیرہ مین لکہا ہی کہ عمر سنہ چودہ ۱۴ عام الفیل مین پیدا ہوا ہی اور سنہ تیرہ ۱۳ ہجرے مطابق سنہ چہیاسٹ ۶۶ عام الفیل مین مسند آرائی خلافت مغصوبہ ہوا اور ساڑہی دس برس حکم رانی کی اور سنہ تیئیس ۲۳ ہجرے مطابق سنہ چہہتر ۷۶ عام الفیل کے راہی ملک عدم ہوا پس چودہ ۱۴ عام الفیل سے چہہتر عام الفیل تک تریسٹہہ ۶۳ برس ہوتے ہین اور اٹہتر سال کے عمر اوسکی جو روایات مذکورہ مین وارد ہی وقت خواستگاری ام کلثوم کے سن بیس ہجر مین تہی مطابق اور سن تیس ۲۳ ہجر لکا ساتہہ سنہ چہہتر عام الفیل کے بہی کتاب استیعاب وغیرہ سے ثابت ہوتا ہی کہ اوسمین لکہا ہی کہ جناب رسولخدا نے سنہ چونسٹہہ ۶۴ عام الفیل مین وفات پائی اور وہ مطابق ہوتی ہین سنہ ۱۱ گیارہ ہجرے کو اور عمر حضرت ام کلثوم کی گیارہ برس یا بیش برسکی تہی نہ کی چار سال کے بہرحال بالغہ تہین کیونکہ زنان ہاشمیہ گیارہ برسکی عمر مین بالغہ ہو جاتی ہین اور ثبوت اس امر کا اسطرح پر ہے کہ بتصریح ارباب سیر و تواریخ وعلمائی فریقین رسول خدا شروع سنہ ۱۱ گیارہ ہجر مین اٹہائیسوین صفر کو یا دوسری ربیع الاول کو عازم ملک لقا ہوے اور جناب معصومہ اوسوقت میں حضرت محسن کا حمل رکہتی تہین چنانچہ کتب معتبرہ اہل خلاف مثل کتاب توضیح الدلائل ابو جعفر بن محمد بن علی رازی سنی اور کتاب

میزان ذہبی وغیرہ کے کہ یہہ سنین میں لکہا ہی کہ خلیفہ ثانی نی جناب معصومہ کے پہلو پر دوازہ
گرا دیا اور حمل اوس جناب کا کہ نام اوسکا محسن تہا ساقط ہوا پس لامحالہ ولادت ام کلثوم کی
قبل از سال یازدہم ہوگی اور ناقل کہ دس ہجری میں ہوئی ہوگی اور دس ہجری لیسے اور بیس
ہجری تک گیارہ برس ہوتے ہیں اور سوائی اسکی صاحب مواقف نی لکہا ہی کہ جب جناب رسول
مقبول نے انتقال کیا اور ابو بکر خلیفہ ہوا اور فدک جناب فاطمہ علیہا السلام سے چہین لیا
اور اوس معصومہ نے دعوی ہبہ کا کیا اور ابو بکر نے گواہ ہبہ کے طلب کی تو حسنین اور ام کلثوم
نے گواہی دے پس معلوم ہوا کہ ام کلثوم اول زمانہ خلافت ابو بکر میں کہ سنہ تہی قابل ادای
شہادت تہیں تو بیس سنہ میں ہجری میں کہ زمانہ درخواست عمر کا تہا بیس برس سے زیادہ
عمر ہوگی پس جس ام کلثوم کے کہ عمر نے خواستگاری کی وہ یہہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ
کسیطرح سے نہیں ہوسکتیں بلکہ وہ ام کلثوم کہ جسکی درخواست عمر نے کی تہی وہ بنت ابو بکر تہے
کہ جب جناب امیر نے اسماء بنت عمیس زوجہ ابو بکر سے بعد موت ابو بکر کے نکاح کیا تو یہہ ام کلثوم
اونکی ہمراہ آئی تہی اور چار برس کی تہی باوجودیکہ ربیبہ حضرت کے تہی مگر اوس جناب کو ایسی
ربیبہ کا بہی نکاح کرنا عمر سے منظور نہ ہوا کہ صغر سنی کا عذر کیا اور جب عذر مقبول نہ ہوا تب
لاچار ہوکر اوسکا عقد کر دیا پس اپنی بیٹی کا نکاح کیونکر منظور ہوتا خصوص اس صورت میں کہ
جناب سیدہ ایسی آزردہ گئیں اور اونکو اپنی جنازہ پر آنے نہ دیا کما ثبت فی محلہ پس اس صورت
اوس جناب کی دختر نیک اختر کو جناب امیر کیونکر عمر کو دیتے مگر ہاں چونکہ عرب میں ربیبہ کو بہی
بنت کہتی ہیں تو راویوں نے عمر کے عزت بڑہانیکی لئی ام کلثوم بنت فاطمہ کو اوس جگہہ پر
مقرر کیا اور فقرہ کل سبب ونسب کا اور لگایا تا یہہ روایت صحیح ہو جائی اور عوام کالانعام
دہوکا کہا جائیں والا عمر کو رسول خدا کی ساتہہ پہلی ہی سببت حاصل تہی کہ اوسکی حفصہ بیاہی

حبالہ نکاح مین ہتی پہر اوسکو اس سبب کا ڈہونڈنا کیا ضرور رہتا اور نئی سبب کے طرف کیا
احتیاج تہی کیا وہ سبب سبب نہ تہا پس اس سے ثابت ہوا کہ ام کلثوم کا عقد عمر کے ساتہہ
نہین ہوا بلکہ اونکا عقد ہوا ہی محمد بن جعفر طیار کے ساتہہ اور سند اسکی کتب اہلسنت سے
بہی ثابت ہی چنانچہ صاحب استیعاب نے محمد بن جعفر کے ترجمہ مین لکہا ہی کہ محمد بن جعفر بن
ابیطالب ہو الذے تزوج ام کلثوم بنت علے بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ بعد موت عمر
ابن الخطاب پس اس عبارت سے یہہ ثابت ہوا کہ عقد اونکا محمد بن جعفر سے ہوا اور یہہ جو
بعد موت عمر لکہا ہی یہہ اوپر کے روایات مذکورہ اہل خلاف سے ثابت نہین یہہ فقط صاحب
استیعاب نے از راہ عداوت اور دشمنے کی لکہا ہی بلکہ عمر سے اوسہی ام کلثوم دختر ابوبکر
ربیبہ جناب علی کا عقد ہوا ہے اور سند اسکی کتب معتبرہ اہل خلاف مثل کتاب استیعاب
اور کنز العمال اور ریاض النضرہ مین موجود ہے کہ ام کلثوم ابوبکر کے بیٹی اسما بنت عمیس کے پیٹ سے ہے
اور نکاح ہونا اس ام کلثوم دختر ابوبکر کا کتاب بوارق محرقہ اور کتاب بہجت السعدا وغیرہ
کتب معتمدہ فرقہ تسنن سے ثابت ہے چنانچہ عبارت کتاب بہجت السعدا کے یہہ ہے کہ ام کلثوم دختر ابوبکر بود
و مادرش اسما بنت عمیس کہ اول زن جعفر طیار بود و باز در نکاح ابوبکر آمدہ از ابوبکر پسر عبدالرحمن
نام و یک دختر ام کلثوم زائید بعد ازان بہ نکاح علے بن ابیطالب در آمد ام کلثوم ہمراہ مادر
آمدہ عمر ابن الخطاب با ام کلثوم دختر ابوبکر نکاح کرد انتہی پس ہم حیران ہین کہ یہہ کیا کور باطنی اور فرط
اعمی کی ہے کہ باوجودیکہ انکی کتابوںمین تصریح اس ام کلثوم بنت ابی بکر کے نکاح کے عمر کے ساتہہ
اگئے ہے اور ام کلثوم بنت علی کا عمر کے ساتہہ نکاح ہونا از روے حساب ثابت اور متحقق
ہوتا ہی اور پہر اندہی بنکر از راہ عداوت تعامی باخاندان رسول کے ہتک حرمت اور ذلت
اہلبیت کے کرتے ہین اور گالیان دیتی ہین اور خدا اور رسول سے شرم نہین کرتے اور ہمارا طریق

نسبت ذلت کی دیتی ہین حالانکہ ہمارے نزدیک ایسی لوگ کافر ہین اور بعض روایات شیعہ مین جو کہین ذکر ام کلثوم کا آگیا ہے کہ جناب علی نے بعد مرنے عمر کے اور قبل گذرنے عدت کی ام کلثوم کو اپنی گہر لے آئی تہے وہ یہہ ہے ام کلثوم بنت ابی بکر ہے اور یہہ جو ایک روایت موضوعہ شیعونکے طرف نسبت دیتی ہین کہ جناب صادق نے فرمایا کہ اول فرج غصب بنا یہہ روایت موضوعات اور مفتریات اہل خلاف سی ہی کہ کتب شیعہ مین کہین جسکا اثر نہین ہے اور اگر ہم اسکو مان ہی لین تو فرج بنت ابوبکر کے مغصوب ہوگئے سو تمہین اس سے لاج ہوگا نہ ہمین کہ تمہارے خلیفہ کے بیٹی تہی اور لفظ مناسب ادنی ملابست کی ہی جیسی کہتی ہین ہمارا شہر اور یہہ جو اس شیخ نجدی نے کہا کہ اسی جہت سی امام غزالی نے بعض تصانیف اپنی مین بیان قصہ کربلا کو منہیات سی کیا ہی **اقول** یہہ تاویل قول مذکور کے جو اس شیخ نجدی نے کی ہے تاویل بمالا یرضی بہ قائلہ اور مثال آسمان گفتن اور ریسمان خواستن کے ہی اسواسطے کہ غزالی نے تو فقط علت اس ذکر کے حرمت بغض اصحابہ کو گردانا ہی اور یہہ جو مضمون اوسکی عبارت سی اس شیخ نجدی نے نکالا ہی اوسکی ذہن مین کبہی عالم رویا مین بہی نہ گذرا ہوگا واللہ وہ یہی ہے اسہی علت کو بیان کرنا اور قطع نظر اسکی ہم اوپر ثابت کرچکی ہین کہ نوحہ اور ماتم اوس جناب پر بموجب احادیث صحیحہ کی مستلزم اجر و ثواب اور متضمن خوشنودی خدا اور رسول کو ہی اور جو امر کہ ایسا ہو اور جسکو ملائکہ اور انبیا عمل مین لائی ہون وہ علت ممانعت کے نہین ہوسکتا اور نہ کچہہ اس ذکر مین اہانت اور ذلت اہلبیت کی ہی اسواسطے کہ انبیا سابقین پر جو ظلم کفرہ فجرہ سی گذرے وہ سب قران اور کتب تواریخ وغیرہ مین منضبط اور مذکور ہین یہان تک کہ بنی اسرائیل نے جو کلمات سو ادب حضرت مریم کے حق مین کہی وہ بہی کتاب خدا مین مذکور ہین قالوا یا مریم لقد جئت شیئا فریا یا اخت ہارون ما کان ابوک امرا سوء و ما کانت امک بغیا اور یہی

خواستہ بر مختتم سال ورقم زد قلم
سیف حسینی علم گشت بوجہ حسن ۱۲۸۲

قطعہ تاریخ طبع

بُرش ہای سیف حسینی ببین
کہ اعدای دین را سرکین برید

جہاد قلم کم ز شمشیر نیست
شکست اندر آمد بآل یزید

چو پیدا است بر عقل دانش گرای
کہ این نیست بی عون شاہ شہید

رقم گشت از بہر تاریخ طبع
غزای حُسام حسین وحید ۱۲۸۳

تتمہ رسالہ صولت حیدریہ

ولا حجۃ لہ و من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ خلاصہ معنے کا یہہ ہے کہ جبکہ یزید کی بیعت سی لوگون نے خلع کیا اور جمع ہوئے اوپہ بیت ابن مطیع کے تو آیا ابن عمر پس کہا عبد اللہ ابن مطیع نے کہ فرش کرو ابو عبد الرحمان کے واسطے عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ مین تمہارے پاس بیٹھنے کو نہین آیا بلکہ اسواسطے آیا ہون کہ تمہارے روبرو حدیث رسولخدا کی بیان کرون کہ اوس جناب نی فرمایا ہے کہ جو شخص کہ خلع کرے کسے ہاتہہ کے تئین طاعت خدا سے یعنی بیعت کر کر کسے سی توڑ ڈالے تو ملاقات کریگا قیامت مین خداوند عالم سی اوس حالمین کہ کوئی حجت اوسکی لئی نہوگے اور جو شخص کہ مرے اور نہو اوسکی گردنمین بیعت تو وہ مریگا موت کفار کیسی پس جبکہ یہہ معنی لئی اجماع کے تو لازم ہی کہ کافہ حضرات تسنن یزید کو خلیفہ برحق اور امام حسینؑ کو خارجی مثل بعض اپنی علمائی متقدمین کی جانین سبحان اللہ و ای برین دین واسلام کہ یزید خلیفہ ہو اور امام حسینؑ فرزند رسول الثقلین بسید شباب اہل الجنۃ خارجی ہو دوسری ہم پوچھتی ہین کہ اگر ایک شخص گواہی دی کہ ایک درہم زید کا عمر پر آتا ہے تو پس آیا اس ایک شخص کے گواہی اس امر مین قبول کروگے پس جس صورتمین کہ ایک درہم

جیسا کہ صاحب کشاف نے لکھا ہے اطاعت اہلبیت کی چھوڑ دین اور غیر کی اطاعت کرین

قولہ اور وہ کہتے ہین کہ اگر حضرت جناب امیر نے تقیہ کیا تو وہ اسد اللہ نہین رہے **اقول** تقیہ کرنا جناب امیر کا اس مقدمہ مین کسی کتاب اہل سنت سے اور کسی کتاب امامیہ اثنی عشریہ سے ثابت نہین ہوتا بلکہ روایات اہل السنۃ مین جو کہ اوپر گذرین صاف لکھا ہوا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے چھہ مہینہ تک بیعت نکی اور اس عرصہ مین جب اوس جناب سے بیعت طلب کی تو اوس جناب نے فرمایا کہ مین تم سے بیعت نکرونگا تم قابل اسکی نہین ہو کہ مین تم سے بیعت کرون بلکہ مین قابل اور مستحق اس امر کا ہون کہ تم مجھسے بیعت کرو اور سلطنت محمد کو اونکی گھر والنسے اپنی گھر وین نہ لیجاؤ اور ہمارا حق غصب نکرو پس یہہ باتین خلاف ہین تقیہ کے اگر تقیہ فرماتے تو یہہ باتین کیون کہتے بلکہ جس روز سب نے سقیفہ مین بیعت کے تہی وہ جناب بہی اوسہی روز بیعت کر لیتے اور انکار نکرتے تلوارین کیون کہنچتین گھر جناب رسالت مآب کا کیون جلایا جاتا اور جناب فاطمہ کی پہلو پر در کیون گرایا جاتا حضرت محسن کیون شہید ہوتے جیسا کہ ابن ابی الحدید نے اپنے اوستاد کے نقل کی ہے پس ان باتوں پر کونسا عاقل خبیر کہیگا کہ اوس جناب نے تقیہ کیا سوای اسکے وہ جناب ہمیشہ غاصبین حق کو روبرو اونکی برا کہتے تہے جیسا کہ خطبہ شقشقیہ اور دعای صنمی قریش اس مدعا پر دو گواہ عادل ہین اور قطع نظر اسکی اگر وہ جناب تقیہ بہی کرتے تو شیخین یعنی ابو بکر اور عمر کو کاذب اور غادر اور آثم اور خائن کیون فرماتے کہ یہہ باتین تقیہ کے خلاف ہین دیکھو صحیح مسلم کے کتاب جہاد مین لکھا ہے کہ حضرت علی اور حضرت عباس حضرت عمر کے پاس آئے خلیفہ صاحب نے بعد کلام طویل کے کہا کہ جسوقت رسول خدا نے انتقال کیا تو ابو بکر نے کہا کہ مین ہون ولی رسول خدا کا پس آئے تم دو نو اوسکے پاس پس تو نے طلب کی میراث اپنے بہائی کی بیٹی کی اور اسنے طلب کے

نہ ڈالنا چاہیئے تہا کہ اوس پر گذر الیس اسواسطے اوس جناب نے جہاد سے نالی نہ فرمایا فقط جہاد لسانی پر کفایت کی مگر صاحبان عقل وداد اپنی دلمین تصور کرین کہ جس شخص کو معصوم یا محفوظ عن اختلاف المذہبین بسند آیہ تطہیر اور آیہ کونوا مع الصادقین اور بحدیث مثل اللہم ادر الحق مع علی حیث دار اخائن اور کاذب اور اثم جانین وہ در حقیقت کیسا ہوگا والعاقل تکفیہ الاشارہ پس ان اوصاف پر سند نشینی جناب خاتم النبیین واہ سبحان اللہ اب مقلدین حضرات شیوخ فارہ عن الزحاف کو لازم ہی کہ کوچہ سرگشتگی اور صراط اعوجاج سی فرار کرکر اوپر راہ مستقیم اور شاہ راہ قویم اہلبیت کی چراغ راہ ہدایت الی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدے کے روشنی مین اسطرف چلی آئین اور اپنی امام فخر الدین رازی کی قول پر عمل کرین کہ تفسیر کبیر مین جہان ذکر بسم اللہ کی پکار کی پڑہنی کا نماز مین ہی لکھتا ہی کہ ومن اقتدی فی دینہ بعلی بن ابیطالب فقد اہتدی واصاب الحق والدلیل علیہ قولہ اللہم ادر الحق مع علی حیث دار یعنی جس شخص نے اقتدا اور پیروی کی اپنی دین مین علی بن ابی طالب کی پس اوسنی ہدایت پائی اور حق کو پہونچا اور دلیل اسپر قول جناب رسول مقبول کا ہے کہ بار خدایا پہیرے حق کو جسطرف کہ علی پہرے انتہی پس جب کہ حق طرف علی کی ہی تو حق چہوڑنا مصداق خسر الدنیا والاخرۃ کا بنا ہی اور جو اگر بالفرض والتسلیم وہ جناب تقیہ بہی کرتے تو اسوۂ اہلبیت کے خلاف ہونیکی کیا وجہ ہی اسواسطے کہ مرتبہ امامت اور وصایت کا کمتر مرتبہ نبوت سی ہی اور جس صورت میں کہ انبیا نی تقیہ کیا تو پہر اونکی نائبون نی بہی تقیہ کیا تو خلاف اسوۂ اہلبیت کیونکر ہوا اسواسطی کہ مرتبہ نبی کا فوق ہی مرتبہ سے اوسکی وصی کی پس اگر تقیہ دلیل جبن کے ہو تو چاہئی کہ انبیا بہی معاذ اللہ جبان ہون حالانکہ معتقد اسکا مرتد ہی اسواسطی کہ تقیہ کرنا انبیا کا بموجب حکم خالق ارض وسما کی تہا کہ اسمین علی حکمت اور مصلحت باری تعالی کی ہی وہ تعالی

خائف اور ترساں تھی اور اونکی پہونچانی مین توقف فرماتی تھی اور تقیہ کرتی تھی جب خدای تعالی نے اونسی محافظت اور صیانت کا وعدہ کیا جب اوسکو جاری کیا اور یہی تقیہ کرنا انبیا کا کتب صحاح اہلسنت سی بہی ثابت ہی کہ حضرت یوسف نے اپنی بہائیونسی بخوف جان تقیہ کیا جبکہ اونہون نے وقت بیع کہا کہ یہہ ہمارا غلام ہی تو یہہ نہ کہا کہ مین حر ہون اور انکا بہائی ہون بخوف اسکی کہ مبادا یہہ قتل کرین پس اس خوفسے حضرت یوسف نے تقیہ کیا اور حریت کو اپنی چہپایا حضرت موسی قبطی کو مار کر بخوف فرعون بہاگی اور حضرت شعیب کے پاس جا کر چہپی حضرت ابراہیم نے بتونکی ناکین کاٹین اور جب کفار نے پوچہا تو حضرت نے چہپایا اور کہا کہ بڑی بت نے یہہ کام کیا ہی پوچہو اس سی اگر یہہ بات کری جناب رسولخدا نے اپنے نام کو صلحنامہ مین سی کفار کی تکرار کرنیسی نکلوا ڈالا اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین عائشہ صدیقہ سی روایت کی ہی اور اوسکو شارح وقایہ نے کتاب حج مین نقل کیا ہے کہ رسولخدا نے عائشہ سی کہا کہ اگر تیرے قوم کا عہد کفر اور زمانہ جاہلیت نہوتا اور یہہ خوف مجہی نہ ہوتا کہ یہہ انکار کرین گے تو البتہ مین حکم دیتا کہ خانہ کعبہ کو گرا کر بنای حضرت ابراہیم پر اوسکو تیار کرین پس یہہ کمال تقیہ اوس جناب کا ہے کہ بخوف کفار اصلاح خانہ کعبہ سی اپنی ہاتہکو باز رکہا اور بخاری نے درباب اکراہ حسن بصری سے روایت کی کہ اونہنی کہا کہ تقیہ تا روز قیامت باقی ہی یا جایز ہے الغرض کہ تقیہ سجیہ مرضیہ اور خصلت پسندیدہ حضرت رسالت پناہ کا تہا اور تمامی اہل اسلام پر ظاہر اور باہر ہی کہ جناب ختمی مآب جانتی تہی کہ دین اوس حضرت کا تمام روی زمین پر منتشر ہوگا اور اوس جناب کو تسلط عظیم اور اقتدار تام حاصل ہوگا اور نشکرکان عرب حضرت کی ہاتہہ سی ماری جائین اور مواہب لدنیہ مین ابن عمر سے منقول ہی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا ان اللہ قد رفع الی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمة

صحیحنامہ اغلاط رسالہ سیف حسینی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	الاالیم	الالیم
۳	ایضاً	حافظ	حافظ قارے سید
۴	۸	بغیض	بیغض
ایضاً	۱۶	عبارتہ ہٰذا	عبارتہ ہکذا
۶	۲	یہی	بہی
ایضاً	۱۱	مجھے مجتنب	مجھے اور مجتنب
ایضاً	۴	دہرہ	وغیرہ
۸	۱۱	کہ تاریخ	اور تاریخ
۹	۵	کہی	کہی گا
۱۱	۱۵	ھے	شکر کرنا ھے
۱۴	۱۱	سقیق	سقیت
ایضاً	۱۴	محروم پیچھے	محروم اور پیچھے
۱۵	۱	سکہ	اثمار
۱۷	۱	امانت	امانت
۱۸	۸	جا	جانب
ایضاً	۱۲	سبی	شعبی
۱۹	۸	الہی کمبین	الہی کہ مبین
۲۱	۱	وی روح	ذی روح
۲۲	۱	فاضل روزبہانے	فضل بن روزبہان
۲۴	۷	اسمہم کا	اسی کا
۲۷	۵	اہل البنۃ	اہل سنت
۱۸	۱	شبیہ	شنیعہ
ایضاً	۳	تواریخ	تراویح
ایضاً	۶	اہلسنت	اہلبیت
۲۹	۸	لن یقیرفا	لن یفترقا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۱	براہکہتی ہین	براکہتی تہی
ایضاً	۱۶	تہجین	لائق تہجین
۳۳	ایضاً	خسرطال	خسران مآل
ایضاً	۱۶	طورمار	طومار
۳۵	۵	ازیبا	نازیبا
۳۱	۲	لکھنا	نہ کہنا
ایضاً	۶	دین اللہ دخلا	دین اللہ دخلا وفی نطفۃ دغلا
۴۴	۷	جاد	جاز
ایضاً	۱۵	اشتیار	اشتباہ
ایضاً	۱۴	کر	سکر
۴۶	۱۲	ملی	انکی
ایضاً	۱۳	سکنز العمل	سکنز العمال
۴۷	۱۴	ملکیہ	ملکہ
ایضاً	۷	النبی	النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
ایضاً	۹	التسقطم	التسقطہم
ایضاً		فقال ابوبکر	فقال ابوبکر ما الزبابۃ
×	×	مالناطاقۃ	ولکا الورد و ما الحشم
×	×	فبین لنا	فقال الزبابۃ
ایضاً	۸	الضبون	الضبون
ایضاً		اہکھونسے	جسم سے
ایضاً	۱۳	حضرت ابوبکر	حضرت سے پھر
۵۰	۱۰	خیرہم	خبرہم فقال اخذ
ایضاً	۱۱	تذرفاہم	تذر فانہم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۱۶	متہم	متم
ایضاً	۱۷	اقتباسات	انتساب
۵۷	۱۰	دہ مردود	مردود
ایضاً	۶	مبین	ہہین
۵۹	۳	پرستش کے اور جو	پرستش کے پس
×	×	×	اگر کہنے والی نے
×	×	×	خدا کی بات کی یعنے
×	×	×	حق اور سچ کہا
×	×	×	تو اوسنے خدا کے
×	×	×	پرستش کے اور جو
ایضاً	۷	خدا تعلے	خدا تعالے نے
۶۰	۵	فرماتی ہین کہ	فرماتی ہین کہ قصہ
×	×	×	خاتونکو مسجد سے
×	×	×	نکال دیتے تہے
×	×	×	حالانکہ یہ قصہ
ایضاً	۱۵	اسی	الیسی
ایضاً	۱۹	مقابلہکہ	مقابلہ کے
۶۳	۱۷	توابعین	توابعین خلیفہ جب
۶۴	۲	ہم میرہبے	پس اگر ہم مین ہی
×	×	×	کوے اس حالکو
×	×	×	اونکی لکھتا
۶۴	۳	خاص	خاص اونکو
ایضاً	۵	اس امرکو	اسی امرکو
ایضاً	۹	جزاول	جزاول
۶۵	۷	قصہ	قصے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۰	وہی	وہ وہی قصہ
ایضاً	۱۲	ہین	تہبے
ایضاً	۱۲	علماکا	علماکارہا
ایضاً	۸	بلکہ	بلکہ مجھے کرنا اوسکا اور باعث
۶۷	۱۲	کہ جاہل بلکہ اہلسنت	کہ جہال اہلسنت
ایضاً	۱۶	کثرت	کثرت سے
ایضاً	۱۸	خلفای	خلفائے ثلثہ
۶۸	۱	فی کفتہ الخر	فی کفتہ اخرے
ایضاً	۳	کفہ	ایک کفہ
ایضاً	ایضاً	×	×
ایضاً	ایضاً	رکہتی	رکہین
ایضاً	۴	رکہتی	رکہین
ایضاً	ایضاً	انا	آؤن
۶۹	۲	اس قبیل	عرض کہ اس قبیل
۷۰	۴	اخیار کیا	اخبار کا
۷۰	۱۵	لایجواز	لایجوز
ایضاً	۱۱	کہ لفظ	لفظ
ایضاً	۱۳	کرتے تین	کیا کرتے
۷۴	۱۵	رسولخدا کے	رسولخدا کا
۷۵	۱	جب	اور جب
ایضاً	۴	درست ہے	سینہ پر درست ہے
×	×	×	کہ خود نبی نے نسبت پر
×	×	×	الگا اور تشخص کیا
۷۶	۳	قبقی البدہ	قبقبے لیدہ
ایضاً	۴	گلت	گلت مافیہا بمحل الارض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۶	جنبیہ	جلبینہ
ایضاً	۴	اعانت	غوایت
ایضاً	۱۹	ماحوس	یا حدیث
۷۷	۱۵	خلفاء ثلثہ کتا بانہ	خلفائے ثلثہ بلکہ تا زمانہ
۷۹	[illegible]	لیعہد	ولیعہد
۸۰	۱۰	پو	تو
۸۱	۵	تو کہ وہ	تو وہ جناب کہ سلطان
۸۲	۹	اخرازا	احرازا
۸۲	۱۳	المتعصبین	المتعصبین الخ
ایضاً	ایضاً	ممدوح	ممدوح نے
۸۶	۱۹	علینا	حینا
۸۷	۱	تنخرین	تنخرگین
۸۸	۵	زینت جوہر	زینب خواہر
۸۹	۵	کہ ہے	کو ہے
۸۹	۹	ابوبکر	بن ابوبکر
ایضاً	۱۹	مدینہ	مدینہ کا
۹۰	۱	تو	کہ تو
۹۳	۲	اور باوجود	کہ باوجود
۹۴	۱۲	ازواج مین	ازواج نبی مین
۹۶	۱۱	حق کیا	بے حق کیا
۹۹	۱۶	گوٹیگی	گدڑ سکے
۱۰۰	۱۱	لیتبہ	تشبہ
۱۰۱	۱۸	پنجگانہ	نماز پنجگانہ
۱۰۲	۱	قال	قابل
ایضاً	۵	خلابر	حداہم پر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۶	ملس	نگس
۱۰۲	۱۴	اب وہے	اب رہے
۱۰۴	۶	لذند	لذیذہ
۱۰۵	۸	کہ شبون	اور شیعون
۱۰۶	۲	بیہوانکی	یا اونکے
۱۰۹	۱۰	زبان اور	زبان زد
۱۰۹	ایضاً	خرابیان سرتے	خرابیان بیان کرتے
۱۰۹	۱۹	دک	ردک
۱۱۰	۳	صغر سنکی عذر پیش رہا	صغر سن کا عذر پیش کیا
۱۱۲	۲	ہوجاتا ہے	ہوجاے
۱۱۵	۹	گیا ہے	گنا ہے
۱۱۶	۱	اکلین	قول اکلین

صحیحنامہ اغلاط صولت حیدریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۹	لس	اس
ایضاً	۲۲	سکو	اوسکو
۱۱	۲	معتمدن	معتمدین
۱۵	۷	جلیلہ	جلیل
۱۸	۸	اوران	آکر ان
۲۳	۱۴	جو غضب	جو غضب اوسکو مین لایا
۲۷	۱۳	انثین	اثنین
۲۸	۸	نی حلہ	نبی صلعم
۳۳	۲۴	ساتہہ	ساتہہ لڑین گے
۳۳	۸	کہ ہو جو کہ ہو	کہ ہو جو کچھ کہ ہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
الف	۱۸	کسی	کسی نے	۸۱	۱۰	اوٹہا	اوٹہتا
۳۴	۱۷	کہ بلکہ	ابوبکر سے کہ بلکہ	۸۴	۸	یقتلونے	یقتلونی
۳۵	۲	مہاجرین	پہر مہاجرین	۹۳	۱۲	پیہراہن	پیراہن
الف	۳	بہعیت	بہی بیعت	۹۵	۵	نصیب	مصیبت
الف	۱۶	دلیل	ذاہل	"	۲	یقتلونے	یقتلوننے
۳۹	۱۶	اواسوہ	اور استوار مین	۹۷	۱	فراسن	فراست
۴۱	۷	تمروار	تاخروا	۹۸	۱۸	تلقین	تمکین
الف	۹	تقتلہ	لقتبلہ	۹۹	۱۲	نسبت	کہ نسبت
"	۲	اتساق بجرائم	التساق بجرائم	۱۰۱	۱۶	جیلہ	مسئلہ
۴۲	۹	لاطالبین	لاطلبن	۱۰۵	۱۷	اگر	امر
۴۵	۳	ناالانصاف	فاالانصار	۱۰۶	۱۱	ہین	کہین
"	۱۵	طولانے	طولانے ھے	۱۰۸	۱۹	جملہ سنظر	کہڑا ہوا اور کہا کہ
۴۷	۹	نظام	نظام جناب امیر کا	×	×	×	یارسول اللہ کون ہیں
"	۱۳	اپنی	اپنی کے	۱۰۸	۲	اکی	آپکی
۴۸	۳	فرمانے	فرماتے تہے	۱۱۴	۴	حرف	تصرف
"	۴	یوم الناس	یومنا	۱۱۵	۱۷	درس	درست
"	۱۰	کہ ایک شخص	جب ایک شخص	الف	۲۲	اسر	انپر
۵۰	۸	لرای	ای	۱۱۷	۱۶	وہ دلو	وہ دونون
۵۱	۱۰	کما اعجاز	کہ اعجاز	۱۱۸	۴	ثابب	ثابت
۵۹	۱۳	شب	وقت شب	الف	۷	جانتاہے	خدا جانتاہی
۶۱	۲۳	اب	سب	۱۱۹	۹	انا	ان
۶۲	۳	مرحومہ ور معصو	مرحومہ اور معصومہ				
۶۶	۶	کہ بیعت	کہلا بہیجا کہ بیعت				
۷۲	۸۱	پیرا	گر پڑا				
۷۳	۴	وہ جب	وجناب				

تنبیہ

ناظرین ماھرین پر واضح ہو کہ یہہ رسالہ اول سے مطبع آئینہ سکندر
مین باہتمام تراب علیصاحب کی چھپا تھا ہو اخرابے کار پردازان
مطبع مذکورہ سے جسقدر اسکے تصحیح مین اہتمام کیا گیا
اوسیقدر کثرت سے غلطیان باقی رہین چنانچہ اس نظر سے
یہہ رسالہ مطبع النوریمین محمد بخش کی اہتمام سے
آخر کو یہہ پہنچا چونکہ اول رسالہ کے
اغلاط سے دل سرد
ہو گیا تھا
اکثر جگہہ
غلطیان باقی
رہگئین ہر چند صحیحنامہ فولکا
بنادیا ھے لیکن اب بہی اغلاط
باقے ہین چاھیے کہ مصحح اور مصنف دام ظلہ
کو معذور رکہین فقط تمت